

نیکیوں کی جزاؤں اور گناہوں کی سزاؤں سے متعلق آیات، احادیث اور حکایات پر مشتمل تالیف

۱۸۰۵۳



قُرَّةُ الْعُيُونِ وَمُفْرِحُ الْقُلُوبِ الْمَحْزُونِ

ترجمہ بنام

نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

مؤلف
رحمة الله تعالى عليه
فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی
المتوفی ۳۷۳ھ



پیش: مجلس المدینة العلمیة (دعوت اسلامی)
شعبہ تراجم کتب

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔

فون: 4126999-93/4921389 فیکس: 4125858

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب پڑھنے کی دعا

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا
پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَأَنْشُرْ
عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما! اے
عظمت اور بزرگی والے! (المستطرف ج ۱ ص ۴۰ دارالفکر بیروت)

نوٹ: اول آخر ایک ایک بار دُرُودِ شَرِيفِ پڑھ لیجئے۔

طالبِ غم
مدینہ
و بقیع
ومغفرت



۱۳ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ

نیکیوں کی جزاؤں اور گناہوں کی سزاؤں سے متعلق
آیات، احادیث اور حکایات پر مشتمل تالیف

بنام

نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

ترجمہ

قُرْةُ الْعُيُونِ وَمُفْرِحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُونِ

مؤلف

فقہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی

رحمة الله تعالى عليه

المتوفى سنة ٥٣٧٣ھ

پیش کش: مجلس المدینة العلمیة (شعبہ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصَّلوةَ وَالسَّلَامَ عَلَيَّ وَآلِ عَالِيكَ وَسَلَّمَ يَا حَسْبَ عِلْمِي وَعِلْمِي وَالسَّلَامَ عَلَيَّ وَآلِ عَالِيكَ وَسَلَّمَ يَا حَسْبَ عِلْمِي

نام کتاب:	نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں
ترجمہ:	قُرَّةُ الْعُيُونِ وَمُفْرِحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُونِ 84402
مؤلف:	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
پیش کش:	مجلس المدینة العلمیة (شعبہ تراجم کتب)
سن طباعت:	رجب المرجب ۱۴۲۸ھ، اگست 2007ء
ناشر:	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

- مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی
- مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
- مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی
- مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
- مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
- مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹی، حیدرآباد
- مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر

E.mail:ilmia26@yahoo.com

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:021-4921389-90-91 Ext:1268

تنبیہ کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”مجھے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے 23 حروف

کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”23 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ“ یعنی مسلمان کی نیت اس

کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵، دار احیاء التراث)

دو مدنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعویذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز

کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل

ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رضائے الہی عزوجل کیلئے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کروں

گا۔ ﴿۶﴾ حشی الوضع اس کا باوضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رومطالعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی

آیات اور ﴿۹﴾ احادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا

نام پاک آئے گا وہاں عزوجل اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا

وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے

پہلے اس کے مؤلف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ ﴿۱۳﴾ اس روایت ”عِنْدِ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ

نَزَلَ الرَّحْمَةُ“ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (حلیۃ

الاولیاء، الحدیث: ۱۰۷۵۰، ج ۷، ص ۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لوٹوں گا ﴿۱۳﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنْدَ الضَّرِّ ورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ ﴿۱۵﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) کے ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری زکات لکھوں گا۔ ﴿۱۶﴾ کتاب مکمل پڑھنے کے لئے روزانہ چند صفحات پڑھ کر علم دین حاصل کرنے کے ثواب کا حق دار بنوں گا۔ ﴿۱۷﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۸، ۱۹﴾ اس حدیث پاک ”تَهَادُوا تَحَابُّوا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ ﴿موطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۷، الحدیث: ۱۷۳۱﴾ پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔ ﴿۲۰﴾ اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا ﴿۲۱﴾ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کیا کروں گا اور ہر اسلامی ماہ کی دس تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروادیا کروں گا ﴿۲۲﴾ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیا کروں گا اور ﴿۲۳﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلَع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

المدینة العلمیة

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ
مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وآله
وسلم تبليغ قرآن وسنته كى عالمكبر غير سياسى تحريك "دعوت اسلامى" نيكي كى دعوت،
احيائے سنت اور اشاعت علم شريعت كو دنيا بھر ميں عام كرنے كا عزم مصمم ركھتى ہے،
ان تمام امور كو حسن خوبى سرانجام دينے كے لئے متعدد مجالس كا قيام عمل ميں لايآ گيا
ہے جن ميں سے ايك مجلس "المدینة العلمیة" بھی ہے جو دعوت
اسلامى كے علماء و مفتیان كرام كثر همہ اللہ تعالى پر مشتمل ہے، جس نے
خاص علمى، تحقیقى اور اشاعتى كام كا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس كے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- (۱) شعبہ كُتب اعلیٰ حضرت
- (۲) شعبہ درسى كُتب
- (۳) شعبہ اعلاى كُتب
- (۴) شعبہ تقمیس كُتب
- (۵) شعبہ تخریج
- (۶) شعبہ تراجم كُتب

"المدینة العلمیة" كى اولین ترجیح سركار اعلیٰ حضرت امام

اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین و ملت، عالمی

سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعیت خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“

کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیر گنبد خضراء شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ عزوجل نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس کرۂ ارض میں بھیجا اور اس کی ہدایت کے لئے اپنے انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے اور ان کے ذریعے انسان کو اپنی عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کا حکم دیا، اس پر کچھ فراموش بھی عائد کئے اور اس کے اختیارات کی کچھ حدود بھی متعین فرمائیں۔ لیکن انسان بڑا ناشکرا ہے کہ وہ لذاتِ حیات سے تو لطف اندوز ہوا مگر زندگی عطا فرمانے والے خالق و مالک عزوجل کی عبادت کی طرف کماحقہ مائل نہ ہوا۔

آج کے پُرفتن معاشرے میں جبکہ لوگوں کے دلوں سے خوفِ خدا عزوجل ختم ہوتا جا رہا ہے اور وہ گناہوں پر دلیر ہوتے جا رہے ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ زیر نظر کتاب ”نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں“ محدثِ جلیلِ فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مختصر مگر جامع تصنیف ”قُرَّةُ الْعُيُونِ وَمُفْرِحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُونِ“ کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جنت کی نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے اور مختلف گناہوں کی سزاؤں کے بارے میں قرآن و حدیث میں وارد و عیدیں ذکر کی ہیں، مثلاً بے نمازی، زانی، شرابی، سو بخور، توتکے والے، والدین کے نافرمان وغیرہ کی سزا۔ یہ کتاب گناہوں کے علاج کا بہترین نسخہ ہے، اللہ عزوجل کی رحمت سے قوی امید ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والے کے دل میں خوفِ خدا عزوجل ضرور پیدا ہوگا جس کے

نتیجے میں اسے گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے رغبت نصیب ہوگی اور اسے اپنی جہینِ نیاز اللہ عزوجل کی بارگاہِ بے نیاز میں جھکانے کی توفیق رفیق مل جائے گی۔

اس کتاب کا ترجمہ دعوتِ اسلامی کی ”مجلس المدینة العلمية کے شعبہ تراجم کتب“ کے مدنی اسلامی بھائیوں نے کیا ہے ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل امور کا خیال رکھا گیا ہے:

- ☆..... ترجمہ میں حسی الامکان آسان اور عام فہم الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔
- ☆..... آیات کا ترجمہ امام اہل سنت، مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے شہرہ آفاق ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ سے لیا گیا ہے۔
- ☆..... اکثر مقامات پر مشکل الفاظ کے معانی و مطالب بریکٹ میں لکھے گئے ہیں۔
- ☆..... کئی الفاظ پر اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔
- ☆..... حسب ضرورت حاشیہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ اسے نہ صرف خود پڑھیں بلکہ دوسروں کو بھی اسے پڑھنے کا ذہن دے کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیں۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینة العلمية کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ السبی الامین علیہ السلام و آلہ وسلم

شعبہ تراجم کتب (مجلس المدینة العلمية)

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
10	تعارف مصنف	1
13	بے نمازی کی سزا	2
22	شرابی کی سزا	3
33	زانی کی سزا	4
39	لوطی کی سزا	5
45	سود خور کی سزا	6
48	کم تولنے اور ڈنڈی مارنے والے کی سزا	7
49	پانچ گناہوں کی دنیوی سزا	8
51	فوجہ کرنے والی کی سزا	9
69	زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی سزا	10
71	صدقہ لیا ہوا پیٹھنا	11
73	صدقہ سے ٹر میں اضافہ	12
76	حاکم اور قطع رحمی کرنے والے کی سزا	13
82	حسن معاشرت	14
86	مرد پر بیوی کے حقوق	15
89	سلمہ رحمی اور قطع رحمی کا بیان	16
95	والدین سے نافرمانی کی سزا	17
101	ریگنے والا گدھا	18
103	کاسے اپنے لیے ممانعت	19
105	بحث نامیانی (نیکوں کی جزائیں)	20

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

تعارفِ مصنف

ولادتِ باسعادت:

امام ابواللیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ الثانی ازبکستان کے شہر سمرقند میں پیدا ہوئے جسے عربی میں سمران کہا جاتا ہے یہ مشہور شہر ”ماوراء النہر“ کے نام سے معروف ہے اس کی مساجد اور مدارس آج بھی اس کی روشن تاریخ اور شہرت پر دلالت کرتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفسر، محدث، فقیہ، حافظ، مشہور عابد و زاہد، صوفی اور ائمہ احناف میں سے ہیں، فقیہ اور امام الجہدی کے لقب سے ملقب ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اصل نام سے زیادہ اپنی کنیت ابواللیث سمرقندی سے مشہور ہیں۔

اساتذہ کرام:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی اساتذہ سے علمی فیض حاصل کیا، چند کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)..... آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد گرامی محمد بن ابراہیم التوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۲)..... الفقیہ ابو جعفر الہندوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۳)..... المفسر محمد بن الفضل البلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۴)..... خلیل بن احمد القاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تلامذہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کئی تشنگان علم نے علمی فیوض و برکات حاصل کئے جن

میں سے چند کے نام یہ ہیں:

(۱).....لقمان بن حکیم الفرغانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یہ آپ کی کتابوں کے راوی ہیں)

(۲).....ابو سہل احمد بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۳).....محمد بن عبد الرحمن الزبیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ان کے علاوہ بھی آپ کے کئی شاگرد ہیں۔

تصنیفات:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چند تصنیفات کے نام درج ذیل ہیں:

(۱).....بستان العارفين

(۲).....تفسیر القرآن (یہ چار جلدوں میں ہے)

(۳).....تنبيه الغافلین

(۴).....حصر المسائل، فی الفروع

(۵).....خزانة الفقه

(۶).....دقائق الاخبار فی ذکر الجنة والنار

(۷).....شرح الجامع الصغير للشيباني، فی الفروع

(۸).....عیون المسائل

(۹).....الفتاویٰ

(۱۰).....مبسوط، فی الفروع

(۱۱).....مختلف الروایة، فی مسائل الخلاف

(۱۲).....مقدمة فی الفقه

- (۱۳)..... نوادر الفقہ
 (۱۴)..... النوازل ، فی الفروع
 (۱۵)..... مقدمة الصلوة المشهورة
 (۱۶)..... تأسیس النظائر الفقهية
 (۱۷)..... قرۃ العیون و مفرح القلب المحزون
 (۱۸)..... عمدة العقائد
 (۱۹)..... فضائل رمضان
 (۲۰)..... شرعة الاسلام
 (۲۱)..... تفسیر جزء "عم يتساءلون"
 (۲۲)..... رسالة فی اصول الدين

وصال پر ملال:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ صاحب جواہر المضية اور صاحب تاج التراجم نے ۳۷۳ ہجری ذکر کی ہے اور علامہ داؤدی نے طبقات المفسرین میں ذکر کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۳۸۳ ہجری میں ہوا۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیر اعلام النبلاء میں اس بات کو ترجیح دی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۳۷۵ ہجری میں ہوا۔

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

پہلا باب: **بے نمازی کی سزا**

﴿۱﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
كِتَابًا مَوْقُوتًا (پ ۵، النساء: ۱۰۳)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک نماز مسلمانوں
پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

﴿۲﴾

وَاتَّبِعُوا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ
عَذَابًا (پ ۱۶، مریم: ۵۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی خواہشوں
کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ
میں غی کا جنگل پائیں گے۔

﴿۳﴾

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (پ ۳۰، الماعون: ۵، ۴)

ترجمہ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی
خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے
ہیں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: ”جہنم میں

”وَيْلٌ“ نامی خوف ناک وادی ہے جس کی گرمی سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اور یہ اس

شخص کا ٹھکانا ہے جو نماز کو وقت گزار کر پڑھتا ہے۔“

بے نمازی کی سزا کے بارے میں احادیث مبارکہ:

(۱)..... حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”مسلمان اور کافر کے درمیان نماز کو چھوڑنے کا فرق ہے۔“

پس جس مسلمان نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔

(۲)..... نبی مکرم، نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عبرت نشان ہے: ”جو نماز کے معاملے میں سستی کرے گا اللہ عزوجل اسے پندرہ (15) سزائیں دے گا۔ ان میں سے چھ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلنے کے بعد ہوں گی۔“

دنیا کی چھ سزائیں یہ ہیں: (۱) اللہ عزوجل اس کی عمر سے برکت ختم

کر دے گا (۲) اللہ عزوجل اس کے چہرے سے نیک لوگوں کی علامت مٹا دے گا

(۳) اللہ عزوجل اس کے کسی عمل پر اجر و ثواب نہ دے گا (۴) اس کی کوئی دعا حق تعالیٰ

آسمان تک بلند نہ ہونے دے گا (۵) دنیا میں مخلوق اس سے نفرت کرے گی اور (۶)

نیک لوگوں کی دعا میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

موت کے وقت کی تین سزائیں یہ ہیں: (۱) ذلیل ہو کر مرے گا

(۲) بھوکا مرے گا (۳) مرتے وقت اتنی سخت پیاس لگے گی کہ اگر سارے دریاؤں کا

پانی بھی اسے پلا دیا جائے تو پیاس نہ بجھے گی۔

قبر میں تین سزائیں یہ ہوں گی: (۱) اللہ عزوجل اس پر اس کی قبر تنگ کر

دے گا اور قبر اسے اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے

میں پیوست ہو جائیں گی (۲) اس کی قبر میں آگ بھڑکادی جائے گی جس کے

انگاروں میں وہ دن رات اُلٹ پلٹ ہوتا رہے گا (۳) اس پر ایک اثر دھا مسلط کر دیا جائے گا جس کا نام ”الشَّجَاعُ الْأَقْرَعُ“ (یعنی گنجا سانپ) ہے اس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہوں گے ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی، وہ گرج دار بجلی کی مثل آواز میں کہے گا: ”میں الشَّجَاعُ الْأَقْرَعُ ہوں، مجھے میرے رب عزوجل نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے فجر کی نماز ضائع کرنے کے جرم میں صبح تا وقت ظہر اور نماز ظہر ادا نہ کرنے پر ظہر تا عصر، نماز عصر ضائع کرنے پر عصر تا مغرب، نماز مغرب نہ پڑھنے پر مغرب تا عشاء اور نماز عشاء ضائع کرنے پر (عشاء سے) صبح تک مارتا رہوں۔“ اور جب بھی وہ ایک ضرب لگائے گا تو مردہ ستر (70) ہاتھ زمین میں دھنس جائے گا تو وہ اپنے ناخن زمین میں داخل کر کے اس کو نکالے گا اور یہ عذاب اس پر قیامت تک مسلسل ہوتا رہے گا۔“

(ہم عذاب قبر سے اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرتے ہیں)

قیامت کے دن کی تین سزائیں یہ ہیں: (۱) اللہ عزوجل اس پر ایک فرشتہ

مسلط کر دے گا جو اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لے جائے گا (۲) حساب کے وقت اللہ عزوجل اس کی طرف ناراضگی والی نظر سے دیکھے گا جس سے اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا (۳) اللہ عزوجل اس کا حساب سختی سے لے گا جس سے زیادہ سخت و طویل کوئی عذاب نہ ہوگا، اللہ عزوجل اس کو دوزخ میں لے جانے کا حکم صادر فرمائے گا اور جہنم کتنا برا ٹھکانا ہے۔

(۳)..... نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”نماز تیری میزان ہے اور اسی پر تیرے وزن کی انتہاء ہے اگر

وزن میں پورے اترے تو نجات پاگئے اور اگر کمی کی تو عذاب دیئے جاؤ گے۔“

(۴)..... نبی کریم، رؤوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے

چالیس دن تک صبح کی نماز اس طرح پڑھی کہ اس کی ایک رکعت بھی فوت نہ ہوئی تو اللہ عزوجل اس کے لئے جہنم اور نفاق سے آزادی لکھ دیتا ہے۔“

(۵)..... شہنشاہِ خوشِ خصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جود و نوال،

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو صبح کی

نماز جماعت سے پڑھے پھر بیٹھ کر طلوعِ آفتاب تک اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہو

جائے تو اللہ عزوجل اس کے لئے سب سے اعلیٰ جنت، جنت الفردوس میں محل بنائے گا۔“

بعض روایات میں یہ بھی ہے: ”ستر (70) محلات بنائے گا ہر محل میں سونے

اور چاندی کے ستر (70) دروازے ہوں گے۔“

(۶)..... سرکارِ والا تبار، ہم بے کموں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و

مختار، حبیبِ پروردگار عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”نماز کی

مثال اس نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر جاری ہو اور وہ دن میں

پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے یہاں تک کہ اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہ رہے

، اسی طرح نماز بھی گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔“

(۷)..... تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت،

محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے

پانچوں نمازوں پر ان کے وضو، اوقات، رکوع اور سجود کے ساتھ اس بات کا

اعتراف کرتے ہوئے ہمیشگی اختیار کی کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو

جہنم پر حرام فرما دے گا۔“

(۸)..... اللہ کے محبوب، دانائے غیب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ”جس نے نمازوں کی حفاظت کی تو وہ نماز بروز قیامت

اس کے لئے (ذریعہ) نجات، نور اور دلیل ہوگی اور جس نے نمازوں کی حفاظت نہ کی تو

قیامت کے دن وہ اس کے لئے نجات ہوگی، نہ نور، نہ دلیل اور نہ ہی امان۔“

(۹)..... حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے جو شخص نماز میں سجدہ کرے تو وہ اپنے چہرے سے مٹی

صاف نہ کرے کیونکہ فرشتے اس کے لئے اس وقت تک دعاءِ مغفرت کرتے رہتے

ہیں جب تک سجدے کا اثر اس کے چہرے اور پیشانی پر رہتا ہے۔“

(۱۰)..... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،

قراری قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی روحِ اقدس سینہ مبارک میں ہی تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: ”میں

تم کو نماز اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔“ آپ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم برابر تاکید فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ

کلام منقطع ہو گیا۔“

(۱۱)..... سرکارِ مدینہ، قراری قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عبرت نشان ہے: ”جب کوئی قصداً ایک فرض نماز چھوڑ دیتا ہے تو اس کا نام جہنم کے

دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے کہ فلاں کا جہنم میں داخلہ لازم ہو گیا۔“

(۱۲)..... حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، نبی کریم، رءوف رحیم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”دعا یوں مانگا کرو: اے اللہ عزوجل! ہم میں سے کسی کو بد بخت اور محروم نہ رہنے دے۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”جانتے ہو بد بخت و محروم کون ہے؟“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ”نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ارشاد فرمایا: ”نماز کو ترک کرنے والا بد بخت و محروم ہے اس لئے کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔“

(۱۳)..... حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ اقدس ہے: ”اللہ عزوجل صحت کی حالت میں نماز چھوڑنے والے کی توحید و امانت، صدقہ و روزہ اور شہادت قبول نہیں فرماتا اور تحقیق اللہ عزوجل، اُس کے فرشتے اور انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اس شخص سے بیزار ہیں۔“

(۱۴)..... نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”اللہ عزوجل صحت کی حالت میں نماز چھوڑنے والے کی طرف نہ نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ اس کو پاک کرنے کا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہے مگر یہ کہ وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔“

(۱۵)..... نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”اللہ عزوجل میری امت میں سے دس (10) طرح کے افراد پر قیامت کے دن اظہارِ ناراضگی فرمائے گا اور ان کو جہنم میں لے جانے کا حکم دے گا اور ان کے چہرے بغیر گوشت کی ہڈیاں ہوں گے۔“ عرض کی گئی: ”یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ”(۱) بوڑھا زانی (۲) گمراہ پیشوا (۳) شراب کا عادی (۴) والدین کا نافرمان (۵) چغل خور (۶) جھوٹا گواہ (۷) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا (۸) سود خور (۹) ظالم اور (۱۰) نماز چھوڑنے والا، ہاں! نماز چھوڑنے والے کو ذگنا عذاب دیا جائے گا، وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے اور ملائکہ اس کے چہرے، پشت اور پہلو پر مارتے ہوں گے۔ جنت اس سے کہے گی: ”نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تیرے لئے ہوں۔“ دوزخ اس سے کہے گا: ”تو مجھ سے اور میرے اندر رہنے والوں میں سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ آ، میرے قریب آ، خدا عزوجل کی قسم! میں تجھے سخت عذاب دوں گا۔“ پھر اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو وہ تیز رفتار تیر کی مانند جہنم کے دروازہ میں داخل ہو جائے گا، اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسائے جائیں گے اور وہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ ہوگا۔“

(۱۶)..... سَيِّدُ الْمُبْلَغِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا فَرْمَانِ عِبْرَتِ

نشان ہے: ”تارک نماز کو زکوٰۃ نہ دو، نہ اس کو اپنے پاس ٹھہراؤ اور نہ ہی اس کو اپنے

پاس بٹھاؤ اس لئے کہ اس پر آسمان سے لعنت برتی ہے۔“

(۱۷)..... شہنشاہِ خوشِ نھال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال،

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”میں نے

والدین سے حُسن سلوک کرنے والے اپنے ایک اُمّتی کو دیکھا جس کی موت کا وقت

قریب تھا تو والدین سے حسن سلوک نے اس سے موت کی سختیوں کو دور کر دیا۔

ایک اور اُمتی کو دیکھا جس پر عذابِ قبر مسلط کیا گیا تھا اس کے پاس وضو کی نیکی آئی اور اسے بچا لیا۔ ایک دوسرے شخص کو دیکھا کہ دوزخ کے فرشتے اس کو دہشت زدہ کر رہے ہیں تو دنیا میں اس کے ذکر الہی عزوجل اور تسبیح پر مامور فرشتے آگئے اور اسے عذاب کے فرشتوں سے بچا لیا۔ اپنے ایک اُمتی کو دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اسے گھیرے ہوئے تھے اس کی نماز کی نیکی آئی اور اس کو بچا لیا۔ ایک اُمتی کو دیکھا جس کی زبان پیاس کی شدت سے باہر لٹک رہی تھی جب بھی وہ (پانی کے) حوض کے قریب آتا تو لوگوں کا ہجوم اس کو حوض تک پہنچنے نہ دیتا، اس کے روزوں کی نیکی آئی اور اس کو سیراب کر دیا۔

اپنی اُمت میں سے ایک شخص کھڑا دیکھا جبکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حلقہ در حلقہ بیٹھے تھے، جب بھی وہ شخص کسی حلقہ کے قریب آتا تو فرشتے اس کو دور کر دیتے تو نماز کے لئے غسل جنابت کی نیکی نے آکر اسے میری ایک جانب بٹھا دیا۔ ایک اُمتی کو دیکھا جس کے سامنے، دائیں بائیں، اوپر نیچے ہر طرف اندھیرا اور تاریکی تھی اس کی حج و عمرہ کی نیکی آئی اور اُسے اندھیرے سے نکال کر روشنی میں داخل کر دیا۔

ایک اُمتی کو دیکھا کہ وہ ایمان والوں سے کلام کرنا چاہتا ہے لیکن ایمان والے اس سے کلام نہیں کرتے، صلہ رحمی کرنے کی نیکی آئی اور کہا: ”اے گروہِ مومنین! اس سے کلام کرو اس لئے کہ یہ شخص صلہ رحمی کیا کرتا تھا۔“ تو وہ اس سے کلام کرنے لگے اور سلام و مصافحہ بھی کرنے لگے۔

اپنے ایک اور اُمتی کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے چہرے سے دوزخ کی آگ، اس کی گرمی اور شعلے ہٹا رہا تھا تو اس کا صدقہ کرنے کا ثواب آیا اور اس کے

چہرے پر پردہ، سر پر سایہ اور آگ سے حجاب (یعنی رکاوٹ) بن گیا۔“

(۱۸)..... سرکارِ والاخبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و

مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جہنم میں ایک

وادی ہے اس کا نام ”لَمْلَم“ ہے۔ اس میں اژدھے ہیں، ہر اژدھے کی موٹائی اونٹ

کی گردن کی مانند ہے، اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے، اس وادی میں

جب وہ سانپ بے نمازی کو ڈسے گا تو اس کا زہر اس کے جسم میں ستر (70) سال تک

جوش مارتا رہے گا پھر اس (بے نمازی) کا گوشت گل جائے گا اور ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی

اور وہ تمام کے تمام اژدھے اس وادی میں اس کو عذاب دیتے رہیں گے اور جہنم میں

ایک وادی کا نام ”جُبُّ الْحُزْنِ“ ہے، جس میں بچھو ہیں، ہر بچھو سیاہ خچر کی مانند ہے

اس کے ستر (70) ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے، جب وہ بے نمازی کو

ڈنک مارے گا تو اس کا زہر سارے جسم میں سرایت کر جائے گا تو وہ اس کے زہر کی

حرارت ہزار سال تک محسوس کرے گا پھر اس کا گوشت بڈیوں سے جھڑ جائے گا، اس

کی شرمگاہ سے پیپ بہے گی اور تمام انہی اس پر لعنت بھیجتے ہوں گے۔“

ہم جہنم سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔

پس اے ضعیف و ناتواں بندے! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے تجھ پر

توبہ لازم ہے۔ بے شک رضائے الہی مزید واضح اور روشن ہے۔



شرابی کی سزا

دوسرا باب:

(۱)..... تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ

رَبِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”اللہ عزوجل شراب، اس کے بیچنے والے، اس کے پینے والے اور خریدنے والے پر لعنت بھیجتا ہے۔“

(۲)..... اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”شرابی قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ سیاہ چہرہ، نیلی

آنکھیں اور زبان سینے پر لٹکتی ہوگی اور اس کا لعاب (یعنی تھوک) خون کی طرح بہتا ہوگا

قیامت کے دن لوگ اس کو پہچانتے ہوں گے۔ پس تم اس کو سلام نہ کرو، اگر بیمار ہو جائے تو

اس کی عیادت نہ کرو اور جب مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو (یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ

وہ حلال جان کر پیتا ہو۔) کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بت پرست کی طرح ہے۔“

(۳)..... حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”ہر نشہ لانے والی چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے تو جو دنیا

میں شراب پیئے گا، اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر آخرت میں جنت کی شراب (طہور) حرام

فرمادے گا۔“

84402

(۴)..... شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نُزولِ سلینہ، فیض

گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تین اشخاص جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ

سکیں گے اگر توبہ نہ کریں، حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی

جاتی ہے۔ (۱) شراب کا عادی (۲) والدین کا نافرمان اور (۳) زانی۔“

(۵)..... سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”شرابی قبر سے مردار سے بھی زیادہ بدبو دار حالت میں نکلے گا کہ اس کی گردن میں شراب کی بوتل لٹکی ہوگی اور ہاتھ میں جام ہوگا سانپ اور بچھو اس کے سارے جسم پر چمٹے ہوں گے اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا اس کی قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوگی جو فرعون و ہامان کے قریب ہوگی۔“

(۶)..... اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم، ربّ و رفیع رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے شرابی کو کھانے کا ایک لقمہ کھلایا، اللہ عزوجل اس کے جسم پر سانپ اور بچھو مسلط کر دے گا اور جس نے اس کی کوئی حاجت پوری کی اس نے اسلام کو ڈھانپنے پر اعانت کی اور جس نے اس کو قرض دیا اس نے مسلمان کو قتل کرنے پر مدد کی اور جس نے اس کو اپنی مجلس میں بٹھایا، اللہ عزوجل اس کو اس طرح اندھا اٹھائے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی۔ اور شرابی سے نکاح نہ کرو، اگر بیمار ہو جائے تو عیادت نہ کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! شراب وہی پیتا ہے جو توراہ، انجیل، زبور، قرآن مجید اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل کیا اس کا منکر: وہ اور جس نے شراب کو حلال جانا، میں اس سے بڑی اور وہ مجھ سے بڑی ہے۔“

(پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا) بے شک اللہ عزوجل اپنی عزت

و جلال کی قسم بیان کر کے ارشاد فرماتا ہے: ”جس نے دنیا میں شراب پی وہ قیامت

کے دن سخت پیاس میں مبتلا ہوگا اس کا دل جل رہا ہوگا اور زبان سینے پر لٹکتی ہوگی اور

جس نے میری رضا کی خاطر شراب چھوڑ دی، میں اس کو قیامت کے مقدس دن اپنے عرش کے نیچے جنت کی شراب سے سیراب کروں گا۔“

(۷)..... حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بندہ جب پہلی مرتبہ شراب پیتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے، جب دوسری مرتبہ پیتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام اس سے بیزار ہو جاتے ہیں، جب تیسری مرتبہ پیتا ہے تو اللہ کے رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سے بیزار ہو جاتے ہیں، چوتھی مرتبہ پینے پر کرانا کاتبین اور پانچویں مرتبہ پینے پر جبرائیل علیہ السلام، چھٹی مرتبہ پینے پر اسرافیل علیہ السلام اور ساتویں مرتبہ پینے پر میکائیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں اور جب آٹھویں اور نویں مرتبہ پیتا ہے تو ساتوں آسمان اور اہل آسمان اس سے بیزار ہو جاتے ہیں اور جب دسویں مرتبہ شراب پیتا ہے تو جنت کے دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں اور جب وہ گیارہویں مرتبہ شراب پیتا ہے تو جہنم کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں، بارہویں مرتبہ پینے پر حاملین عرش (یعنی عرش اٹھانے والے فرشتے)، تیرہویں مرتبہ پینے پر کرسی، چودھویں مرتبہ پینے پر عرش اور جب پندرہویں مرتبہ شراب پیتا ہے تو اللہ جبار و قہار عزوجل اس سے بیزار ہو جاتا ہے۔ تو جس شخص سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام، تمام ملائکہ اور خود رب جبار و قہار جل جلالہ بیزار ہو جائے تو وہ جہنم میں گناہ گاروں کے ساتھ ہوگا۔“

(مزید ارشاد فرمایا) بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے جہنم میں آگ کے پیالے سے

پلائے گا جس سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں گی اور اس پیالے کی پیش سے اس کا

گوشت ہڈیوں سے جھڑ جائے گا اور جب وہ اس پیالے سے پئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کٹ کر اس کی شرمگاہ سے نکل جائیں گی۔ ہلاکت ہے! شرابی کے لئے کہ وہ عذابِ جبار و قہار جل جلالہ میں گرفتار ہوگا۔“

(۸)..... حضرت سیدتنا أسماء بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس شخص کے پیٹ میں شراب گئی تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی کوئی نیکی قبول نہیں فرمائے گا اور اگر وہ شراب چالیس دن تک (اس کے پیٹ میں) رُکی رہی اور بغیر توبہ کئے چالیس دن سے پہلے مر گیا تو کافر ہو کر مرا (جبکہ شراب کو حلال جانتا تھا) اور اگر توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر دوبارہ شراب پئے تو اللہ عزوجل ضرور اس کو ”طِينَةُ الْخَبَالِ“ سے پلائے گا۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ”طِينَةُ الْخَبَالِ“ کیا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”یہ جہنمیوں کے زخموں کا نچوڑ، خون اور پیپ ہے۔“

(۹)..... حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جب کوئی شرابی مر جائے تو اسے دفن کرو پھر اس کی قبر کھود کر دیکھو اگر اس کا چہرہ قبلہ سے ہٹا ہوا نہ پاؤ تو مجھے قتل کر دینا، اس لئے کہ سِنْدُ الْمُبْلِغِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَلَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جب کوئی چار مرتبہ شراب پی لے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے اور اس کا نام جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں لکھ دیتا ہے اور پھر نہ اس کی نماز قبول فرماتا ہے نہ روزہ اور نہ ہی صدقہ، مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے ورنہ اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور جہنم کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔“

(۱۰)..... حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوشِ نِصَال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ بُو و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”قیامت کے دن زانیوں اور شرابیوں کو دوزخ کی طرف گھسیٹا جائے گا جب وہ جہنم کے قریب ہوں گے تو اُس کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے اور عذاب کے فرشتے لوہے کے گرزوں سے ان کا استقبال کریں گے، اور وہ ان کو دنیا کے دنوں کی گنتی کے برابر دوزخ میں مارتے رہیں گے پھر انہیں جہنم میں ان کے ٹھکانے پر پہنچادیں گے تو چالیس سال تک جہنمی کے جسم کے ہر عضو پر پھوٹ نک مارتے رہیں گے اور سانپ اُس کے سر پر ڈستے رہیں گے پھر بھی وہ اپنے مقررہ مقام تک نہ پہنچے گا تو آگ کی لپٹ اُسے آخری سرے تک پہنچادے گی اور دوزخ کے فرشتے اسے ماریں گے تو وہ جہنم کی تہ میں گر جائے گا۔

(پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی)

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ
جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ
(پ ۵، النساء: ۵۶)
انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں۔

پھر وہ پیاس کی شدت سے چلا کر کہیں گے: ”ہائے پیاس! ہائے پیاس!

ہمیں پانی کا ایک ہی گھونٹ پلا دو۔“ ان پر مقرر عذاب کے فرشتے جہنم کے جوش مارتے اور کھولتے ہوئے پانی کے پیالے سامنے کریں گے تو جب شرابی پیالے کو منہ لگائے

گاتو اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا، پھر جب وہ کھولتا ہو اپنی اس کے پیٹ میں پہنچے گاتو اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا اور وہ اس کے پچھلے مقام سے باہر نکل جائیں گی پھر آنتیں اپنی حالت پر لوٹ آئیں گی، پھر عذاب میں گرفتار ہوگا تو یہ شرابی کی سزا ہے۔“

(۱۱)..... سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”قیامت کے دن شرابی اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن میں شراب کا برتن لٹک رہا ہوگا اور اس کے ہاتھ میں لہو و لعب کا آلہ ہوگا حتیٰ کہ وہ آگ کی سولی پر لٹکا دیا جائے گا تو ایک منادی ندا کرے گا: ”یہ فلاں بن فلاں ہے۔“ اس کے منہ سے بدبو خارج ہو رہی ہوگی اور لوگ اس پر لعنت کرتے ہوں گے پھر عذاب کے فرشتے آگ کی سولی سے اتار کر جہنم میں ڈال دیں گے وہاں ایک ہزار سال تک جلتا رہے گا پھر پکارے گا: ”ہائے پیاس! ہائے پیاس!“ تو اللہ تعالیٰ بدبودار پسینہ بھیجے گا تو وہ پکارے گا: ”اے میرے رب عزوجل! مجھ سے اس پسینہ کو دور فرما۔“ لیکن ابھی وہ پسینہ دور نہ ہوگا کہ آگ آجائے گی اور وہ اسے جلا کر راکھ کر دے گی۔

پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو دوبارہ آگ میں سے پیدا فرمائے گا تو وہ سزاوار ہو جائے گا اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں بندھے ہوئے ہوں گے اسے زنجیروں کے ذریعے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا، پیاس کی وجہ سے پکارے گا تو اسے کھولتا ہو اپنی پلایا جائے گا، بھوک کے لئے فریاد کرے گا تو کانٹے دار درخت سے کھلایا جائے گا جو اس کے پیٹ میں جوش مارتا ہوگا۔

(داروغہ جہنم) حضرت مالک علیہ السلام کے پاس آگ کی جوتیاں ہوں گی وہ جہنمی کو پہنائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا یہاں تک کہ ناک اور کان کے راستے بہہ جائے گا، اس کی داڑھیں چنگاریوں کی ہوں گی، اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکلیں گے، اس کی آنتیں کٹ کٹ کر اس کی شرمگاہ سے گزریں گی، پھر اسے چنگاریوں اور شعلوں کے ایسے تابوت میں رکھا جائے گا جس کا عذاب ہزار سال کے طویل عرصہ تک ہوگا اور اس تابوت کا دہانہ تنگ ہوگا اس کے جسم سے پیپ بہتا ہوگا اس کا رنگ متغیر ہو چکا ہوگا۔

وہ فریاد کرے گا: ”اے میرے رب عزوجل! آگ نے میرے جسم کو کھالیا ہے۔“ تو ہلاکت ہے! اس شخص کے لئے کہ جب وہ فریاد کرے گا تو اس پر رحم نہیں کیا جائے گا، جب وہ ندا کرے گا تو اسے جواب نہیں دیا جائے گا اس کے بعد پیاس کی فریاد کرے گا تو حضرت مالک علیہ السلام اسے کھولتا ہوا پانی پینے کو دیں گے، شراب خور جب اسے پکڑے گا تو اس کی انگلیاں کٹ کر گزریں گی اور جب اس کو دیکھے گا تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں گی اور رخسار کا گوشت گر پڑے گا۔

پھر ہزار سال کے بعد تابوت سے نکالا جائے گا اور ایسے قید خانے میں ڈالا جائے گا جس میں مٹکے کی مانند سانپ اور بچھو ہوں گے اور وہ اسے اپنے پاؤں تلے روندیں گے پھر اس کے سر پر آگ کا پتھر رکھا جائے گا، اس کے بدن کے جوڑوں میں اوہا چڑھا دیا جائے گا، اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور گردن میں طوق ہوگا پھر اسے ہزار سال کے بعد قید خانے سے نکالا جائے گا تو عذاب کے فرشتے اسے پکڑ کر ”وَيْل“ نامی وادی کی طرف لے چلیں گے اور وہ جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے جو

دیگر وادیوں سے زیادہ گرم، زیادہ گہری اور جس کے سانپ، بچھو بھی زیادہ ہیں، شرابی ہزار سال تک اس وادی میں جلتا رہے گا۔

پھر فریاد کرتے ہوئے پکارے گا: ”یا محمد! یا محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)“ تو مومنین پر رحم و کرم فرمانے والے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی ندا سن کر اللہ رحمن و رحیم عزوجل کی بارگاہ میں عرض کریں گے: ”اے میرے رب کریم عزوجل! جہنم سے میرے کسی امتی کی آواز آرہی ہے۔“ اللہ عزوجل فرمائے گا: ”یہ تیرا وہ امتی ہے جو دنیا میں شراب پیا کرتا تھا اور بغیر توبہ کئے مر گیا تھا۔“ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوبِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے: ”اے میرے رب عزوجل! یہ میری شفاعت کے قابل تو نہیں مگر تو اسے معاف فرما دے۔“ پس اے بندے! گناہوں سے توبہ کر لے اور اس کی بارگاہ سے خطاؤں کو

بخشوالے۔

(۱۲)..... حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”شرابی اپنی قبر سے اس حال میں اٹھے گا کہ اس کی پنڈلیاں سوجی ہوئی ہوں گی اور اس کی زبان اس کے سینہ پر لٹکی ہوئی ہوگی اور اس کے پیٹ میں آگ اس کی آنتوں کو کھا رہی ہوگی تو وہ اونچی آواز سے چیخے چلائے گا جس سے ساری مخلوق گھبرا جائے گی جبکہ بچھو اس کے گوشت پوست (یعنی جلد) میں ڈستے ہوں گے، اسے آگ کے جوتے پہنا دیئے جائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔

شرابی جہنم میں فرعون و ہامان کے قریب ہوگا تو جس نے شرابی کو ایک لقمہ کھلایا اللہ عزوجل اس کے جسم پر سانپ اور بچھو مسلط کر دے گا اور جس نے اس کی کوئی حاجت پوری کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی اور جس نے اس کو بطور قرض کوئی چیز دی اس نے قتل مسلم پر اعانت کی اور جس نے اس کی مجلس اختیار کی اللہ عزوجل اس کو بغیر کسی حجت کے اُندھا اُٹھائے گا اور شرابی سے نکاح نہ کرو، بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا! شرابی پر توراہ، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں لعنت کی گئی ہے۔ جس نے شراب پی اس نے انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل کردہ اللہ عزوجل کے تمام (احکام) کو جھٹلادیا اور شراب کو کافر ہی حلال ٹھہراتا ہے اور میں (یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس سے بیزار ہوں اور شرابی پیسا مرے گا تو وہ ہزار سال تک فریاد کرتا رہے گا: ”ہائے پیاس“ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا! شرابی قیامت میں جب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا: ”اے فرشتو! اسے پکڑ لو۔“ تو اس کے سامنے ستر ہزار فرشتے ظاہر ہوں گے اور اسے منہ کے بل گھسیٹیں گے۔“

(پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ممن تمہیں مزید بتاتا ہوں کہ جس شخص کے دل میں قرآن مجید کی سو (100) آیات ہوں اور وہ شراب پی لے تو قیامت کے دن قرآن مجید کا ہر حرف آکر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس شرابی سے جھگڑا کرے گا اور جس سے قرآن مجید نے جھگڑا کیا تحقیق وہ ہلاک ہو گیا۔“

(۱۳)..... حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے، آپ فرماتے ہیں:

”میں ایک رات مسجد کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں چند عورتوں کو دیکھا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے ان سے رونا کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: ”ہمارا ایک مریض ہے جسے ہم بلاتی ہیں اور بار بار کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتی ہیں لیکن وہ کلمہ نہیں پڑھتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے چلیں اور اس کو کلمہ کی تلقین کر کے اجر و ثواب کمائیں۔“ تو میں نے چل کر اس مریض کو کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ کی تلقین کی لیکن اس نے کلمہ نہ پڑھا، میں نے کلمہ کو دوبارہ دہرایا تو اس نے آنکھیں کھولیں اور کہا: ”میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا انکار کرتا ہوں اور دین اسلام سے بیزار ہوں۔“ اور اسی حالت میں اس کی روح نکل گئی۔ (وَالْعَبَاذُ بِاللَّهِ تَعَالَى) چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور عورتوں کو اس کے بارے میں بتانے کے بعد لوگوں سے کہا:

اے لوگو! نہ اس کی نماز جنازہ پڑھنا اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا کیونکہ یہ کافر ہو کر مرا ہے اور اس کے گھر والوں سے پوچھو کہ یہ کون سا گناہ کیا کرتا تھا؟“ تو گھر والوں نے بتایا: ”ہمیں کسی اور گناہ کے بارے میں تو علم نہیں مگر یہ کہ یہ شراب پیتا تھا اس لئے مرتے وقت شراب نے اس کا ایمان چھین لیا۔“

اے ضعیف و ناتواں بندے! توبہ کر لے اس سے پہلے کہ تو اپنے مہربان رب عزوجل سے دور ہو جائے، افسوس ہے اس شخص پر جس نے اپنے رب عزوجل کی

ان صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”در مختار“ کے حوالے سے بہار شریعت حصہ 4 میں فرماتے ہیں: ”مرتے وقت معاذ اللہ اس (یعنی مرنے والے) کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔“

(بہار شریعت، حصہ 4، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

نا فرمائی کی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوا، تو جب تک جسم میں روح موجود ہے توبہ میں جلدی کر اور بے شک موت کا علم تو واضح و روشن ہے اور توبہ کرنے والوں کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

(۱۳)..... سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”جب بندہ توبہ کرتا ہے تو فرشتے آسمان کی طرف بلند ہو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: ”اے ہمارے رب عزوجل! تیرا فلاں بندہ غفلت و کھیل کو دیکھ کر نیند سے بیدار ہو چکا ہے اور تیرے سامنے عاجزی کے ساتھ کھڑا ہے۔“ تو اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ”اے میرے فرشتو! آسمانوں اور زمینوں کو پاک نفوس کی حاضری کے لئے سجاد و اور توبہ کا دروازہ کھول دو تا کہ اس کی توبہ قبول ہو جائے (اور یہ سب) اس لئے کہ توبہ کرنے والے کی روح میرے نزدیک آسمانوں اور زمینوں سے زیادہ معزز ہے۔“

پس جو شخص توبہ کو لازم کر لے اور بارگاہِ الہی عزوجل میں حاضر ہو جائے اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم



اُبْرے خاتے کے اسباب کے متعلق مزید معلومات کے لئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ”اُبْرے خاتے کے اسباب“ کا مطالعہ فرمائیں۔

زانی کی سزا

تیسرا باب:

(۱)..... نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے

”زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ نقصانات ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔“

دنیا کے تین نقصانات یہ ہیں: (۱) زنا، زانی کے چہرے کی خوبصورتی ختم

کر دیتا ہے (۲) اسے محتاج و فقیر بنا دیتا ہے اور (۳) اس کی عمر گھٹا دیتا ہے۔

آخرت کے تین نقصانات یہ ہیں: (۱) زنا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی (۲)

کڑے و بُرے حساب اور (۳) جہنم میں مدتوں رہنے کا سبب ہے۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَبِئْسَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهَا أَنْفُسَهُمْ أَنْ

سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ

هُمُ خَالِدُونَ (پ ۶، المائدہ: ۸۰)

(۲)..... حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عبرت نشان ہے: ”زانی قیامت کے دن اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہرے

آگ کی طرح بھڑک رہے ہوں گے، وہ اپنی بدبودار شرمگاہوں کی وجہ سے مخلوق میں

پہچانے جائیں گے، ان کی شرم گاہیں بدبودار ہوں گی، ان کو منہ کے بل جہنم کی طرف

کھیٹا جائے گا، جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو حضرت مالک علیہ السلام ان کو آگ

کی ایسی قمیص پہنائیں گے کہ اگر اس کو اونچے اور مضبوط پہاڑ کی چوٹی پر لمحہ بھر کے لئے

رکھ دیا جائے تو وہ جل کر راکھ ہو جائے پھر حضرت مالک علیہ السلام فرمائیں گے: ”اے

عذاب کے فرشتو! ان زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دو جس طرح کہ یہ حرام دیکھتے تھے، ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں سے جکڑ دو جس طرح کہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے، ان کے پاؤں کو آگ کی بیڑیوں سے باندھ دو جس طرح کہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے۔“

عذاب کے فرشتے کہیں گے: ”ہاں! ہاں!! ضرور“ تو وہ ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو زنجیروں میں جکڑ دیں گے اور ان کی آنکھیں آگ کی سلائیوں سے داغ دیں گے تو وہ چیخ و پکار کرتے ہوئے فریاد کریں گے: ”اے عذاب کے فرشتو! ہم پر رحم کرو، ایک لمحہ کے لئے تو ہم سے عذاب کم کر دو۔“ فرشتے کہیں گے: ”ہم تم پر کیسے رحم کریں جبکہ رب العالمین قہار و جبار جل جلالہ تم پر غضب فرماتا ہے۔“

(۳)..... نبی مکرّم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: ”جس نے اپنی آنکھوں کو حرام سے پر کیا اللہ عزوجل اُس کی آنکھوں کو جہنم کے انگاروں سے بھر دے گا اور جس نے حرام کردہ عورت سے زنا کیا اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو قبر سے پیاسا، روتا، غمگین، سیاہ چہرہ اور تاریکی کی حالت میں اٹھائے گا اس کی گردن میں آگ کا طوق اور جسم پر پگھلے ہوئے تانبے کا لباس ہوگا، اللہ عزوجل نہ تو اس سے کلام فرمائے گا اور نہ ہی اسے پاک کرے گا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔“

(۴)..... نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو قبر میں اس اُمت کا نصف عذاب اس مرد اور عورت کو ہوگا (عورت کو تب ہوگا جب وہ راضی ہو) اور

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل اس زانی کی نیکیاں اُس عورت کے شوہر کو دے دے گا اور اس کے شوہر کے گناہ اس زانی کے ذمے ڈال دے گا اور اسے جہنم میں ڈال دے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب شوہر کو زنا کا علم نہ ہوا، اور اگر اس کے شوہر کو خبر ہوئی کہ کسی نے اس کی بیوی سے زنا کیا اور وہ خاموش رہا تو اللہ عزوجل اس پر جنت کو حرام فرما دے گا اس لئے کہ اللہ عزوجل نے جنت کے دروازے پر لکھ دیا ہے کہ ”وَيُوثِقُ“ پر حرام ہے (اور ویوثق وہ ہوتا ہے) جسے اپنے اہل خانہ کی ناپسندیدہ بات (یعنی گناہ) کا علم ہو اور وہ خاموش رہے ایسا شخص کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوگا اور بے شک ساتوں آسمان زانی اور دیوث پر لعنت بھیجتے ہیں۔“

(۵)..... بعض آسمانی صحیفوں میں ہے: ”زانی لوگ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے جائیں گے کہ ان کی شرمگاہوں پر آگ دہکتی ہوگی، ان کے ہاتھ ان کی گردنوں کے ساتھ بندھے ہوں گے، عذاب کے فرشتے ان کو گھسیٹتے ہوئے صدا لگائیں گے: اے لوگو! یہ زانی ہیں جن کے ہاتھ گردنوں کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں میں آگ لئے ہوئے آئے ہیں۔ پھر ان کی شرمگاہوں کو وسیع کر دیا جائے گا جس سے ان کی شرمگاہوں سے نہایت ہی سخت بدبودار آگ کی بھاپ

ان حضرت علامہ علاء الدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”در مختار“ میں دیوث کی تعریف یوں کرتے ہیں: ”هُوَ مَنْ لَا يَغَارُ عَلَى امْرَأَتِهِ أَوْ مُحْرَمِهِ“ یعنی دیوث وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی محرم پر غیرت نہ کھائے۔“
(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحدود، ج ۶، ص ۱۱۳، دار المعرفۃ بیروت)

نکلے گی، عذاب کے فرشتے کہیں گے: ”یہ ان زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے جنہوں نے زنا کرنے کے بعد توبہ نہیں کی تھی۔ تم سب ان پر لعنت کرو کہ اللہ عزوجل کی ان پر لعنت ہو۔“ اس وقت ہرنیک و بدآن پر لعنت کرتے ہوئے کہے گا: ”یا اللہ عزوجل! تو ان زانیوں پر لعنت فرما۔“

(۶) سَيِّدُ الْمُبْلِغِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت

نشان ہے: ”شب معراج میں نے کچھ مردوں اور عورتوں کو دیکھا کہ سانپوں اور بچھوؤں کے ساتھ قید ہیں اور وہ ان کو ڈس رہے ہیں، ہر کسی کی شرمگاہ کو سانپوں اور بچھوؤں کے درمیان گھسیٹا جا رہا ہے بچھو اپنے ڈنکوں سے انہیں ذلیل کر رہے ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی ایک تھیلی ہے وہ جسے بھی کاٹنے اس کے جسم میں زہریلی تھیلی اُٹیل دیتے اور ان کی شرمگاہوں سے پیپ بہتا ہے جس کی بدبو سے جہنمی چیختے چلاتے ہیں اور وہ اپنے بالوں سے لٹکائے گئے ہیں۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا: ”اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟“ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: ”یہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں۔“

ہم جہنمیوں کے فعل اور خدائے جبار عزوجل کے غضب سے اس کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۷) شہنشاہِ خوشِ نِصَال، بیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال،

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

”جس نے کسی اجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا تو وہ بروز قیامت اس حال میں آئے گا کہ

اس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہوگا اور اگر اس مرد نے اجنبیہ

سے زنا کیا ہوگا تو اس کی ران اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض گزار ہوگی: ”میں نے

فلاں مہینے میں فلاں جگہ پر فلاں کے ساتھ ایسا ایسا (یعنی زنا) کیا تھا۔“ اس وقت اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا تو اس کا چہرہ بغیر گوشت کے ہڈی کا رہ جائے گا، اللہ عزوجل اس گوشت سے فرمائے گا: ”میرے حکم سے لوٹ جا۔“ تو وہ گوشت دوبارہ اس کے چہرے پر جم جائے گا اور زانی کا چہرہ تارکول سے بھی زیادہ سیاہ ہو جائے گا، زانی جرأت کرتے ہوئے کہے گا: ”یارب عزوجل! میں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا۔“ اللہ تبارک و تعالیٰ زبان کو حکم دے گا: ”گوئی ہو جا۔“ پس وہ گوئی ہو جائے گی تو اس وقت اعضاء بدن بولنا شروع کر دیں گے۔ ہاتھ کہے گا: ”الہی عزوجل! میں نے حرام کو چھوا تھا۔“ آنکھ کہے گی: ”میں نے حرام کی طرف دیکھا تھا۔“ پاؤں کہیں گے: ”ہم حرام کی طرف چلے تھے۔“ شرمگاہ کہے گی: ”میں نے حرام فعل کیا تھا۔“ محافظ فرشتہ کہے گا: ”میں نے سنا تھا۔“ دوسرا فرشتہ کہے گا: ”میں نے لکھا تھا۔“ اور زمین کہے گی: ”میں نے دیکھا تھا۔“ تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: ”مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! مجھے تیری حرام کاری کا علم تھا اس کے باوجود میں نے تیری پردہ پوشی فرمائی۔ اے میرے فرشتو! اس کو پکڑ کر میرے عذاب میں ڈال دو اور اسے میری ناراضگی کا مزہ چکھاؤ، جس نے بے حیائی کی اس پر میرا غضب انتہائی سخت ہوگا۔“

پس اے لغزشوں اور عُیُوب میں مبتلا شخص! غفلت سے بیدار ہو جا،

موت کے بعد کون تیری طرف سے معافی مانگے گا اور توبہ کرے گا.....؟

(۸)..... سرکارِ والا مبارک، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار،

حبیبِ پروردگار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”اللہ عزوجل اپنے

بندے کو اس حال میں دیکھنا پسند فرماتا ہے کہ اس کا بندہ اس کی بارگاہ میں عاجزی و

انکساری کرتے ہوئے دعا میں مشغول ہو، اگر وہ اس سے مانگے تو وہ اسے عطا فرماتا ہے اور دعا کرے تو قبول فرماتا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ! اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ”میں توبہ کرنے والوں کا دوست، مخلوق کے دھتکارے ہوؤں کی ”جائے پناہ“ اور فریاد کرنے والوں کا ”فریاد رس“ ہوں۔ ہے کوئی جس نے مجھ سے سوال کیا ہو اور میں نے اسے محروم رکھا ہو، ہے کوئی جس نے توبہ کی ہو اور میں نے قبول نہ کی ہو اور ہے کوئی ایسا جس نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے اسے عطا نہ کیا ہو۔ میں کریم ہوں اور کرم میری طرف سے ہے، میں بخواد ہوں اور جو دو عطا میری ہی طرف سے ہے، میں اس کو بھی عطا کرتا ہوں جو مجھ سے مانگتا ہے اور اسے بھی جو نہیں مانگتا میری رحمت کے دروازے سے گنہگاروں کو دھتکارا نہیں جاتا۔“

پھر تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جو دو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ (پ ۸، الاعراف: ۲۳)

ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔



لوطی کی سزا

چوتھا باب:

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

آتَاتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَلَمِينَ ۝
وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ
مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ ط بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ
عَادُونَ ۝ (پ ۱۹، الشعراء: ۱۶۵، ۱۶۶)

ترجمہ کنزالایمان: کیا مخلوق میں مردوں سے
بدفعلی کرتے ہو اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے
لئے تمہارے رب نے جوڑیں بنائیں
بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو۔

لواطت کی مذمت پر احادیث مبارکہ:

(۱)..... حُسنِ أَخْلَاقٍ كَے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو قومِ لوط کا سا عمل (یعنی مرد سے بدفعلی) کرے تو کرنے والے
اور کروانے والے دونوں کو قتل کر دو۔“

(۲)..... حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”لواطت کی سزا یہ ہے
کہ لوطی کو بلند و بالا چوٹی سے پھینکا جائے پھر اوپر سے اس پر اس وقت تک پتھر
برسائے جائیں جب تک مرنے جائے اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قومِ لوط کو یہی
سزا دی تھی کہ ان پر آسمان سے پتھر برسائے گئے تھے۔“

اور لواطت کرنے والا اگر دنیا بھر کے پانی سے بھی غسل کر لے پھر بھی (اس کا

باطن) ناپاک ہی رہے گا جب تک کہ توبہ نہ کر لے، تو اسی لئے شیطان بھی جب مرد کو مرد
پر دیکھتا ہے تو عذاب کے خوف سے وہاں سے بھاگ جاتا ہے اور جب کوئی مرد کسی مرد
پر سوار ہوتا (یعنی بدفعلی کرتا) ہے تو عرشِ الہی عزوجل کانپ اٹھتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ

آسمان زمین پر گر پڑے، ملائکہ آسمان کے کناروں کو پکڑ کر اس وقت تک ”قُلْ هُوَ اللَّهُ

أَحَدٌ“ (پ ۳۰، اخلاص: ۱) کی تلاوت کرتے رہتے ہیں جب تک اللہ جبار و قہار عزوجل

کا غضب ٹھنڈا نہیں ہوتا۔“

(۳)..... ایک اور روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ

الصلوة والسلام جنگل میں کسی آگ کے قریب سے گزرے جس میں ایک شخص جل رہا تھا، تو

آپ علیہ السلام اس آگ کو بجھانے کے لئے پانی لائے تو اس آگ نے ایک لڑکے کی

شکل اختیار کر لی اور وہ مرد آگ کی صورت میں تبدیل ہو گیا تو اس پر حضرت سیدنا عیسیٰ

علیہ السلام رونے لگے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی: ”یارب عزوجل! ان دونوں کو ان

کی اصلی حالت پر لوٹا دے تاکہ میں ان کے گناہ کے بارے میں پوچھوں“ تو وہ آگ

ان دونوں سے دور ہو گئی تو آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ ان میں سے ایک مرد اور دوسرا

لڑکا تھا، اس مرد نے عرض کی: ”اے عیسیٰ علیہ السلام! میں دنیا میں اس لڑکے کی محبت میں

گرفتار تھا شہوت نے مجھے اس حد تک پہنچا دیا کہ میں نے جمعہ کی رات اس کے ساتھ

بد فعلی کی اور پھر دوسرے دن بھی اس کے ساتھ بد فعلی کی۔ ایک شخص ہمارے قریب آیا

اور کہا: ”تم ہلاک ہو جاؤ، اللہ عزوجل سے ڈرو۔“ میں نے اسے جواب میں کہا: ”مجھے نہ

اللہ عزوجل کا خوف ہے اور نہ ہی میں اس سے ڈرتا ہوں تو جب میں اور یہ لڑکا مر گئے تو

اللہ عزوجل نے ہم دونوں کو آگ کی صورت کر دیا، اب کبھی یہ آگ بن کر مجھے جلاتا ہے

اور کبھی میں آگ بن کر اس کو جلاتا ہوں اور میں یہ عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا۔“

ہم اللہ عزوجل کی اس کے غضب اور نار دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

(۴)..... شہنشاہ مدینہ، قرار قلب و سینہ، صاحب معطر پینہ، باعث نزول سیکنہ، فیض

گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: ”سات قسم کے لوگوں پر اللہ عزوجل

لعنت فرماتا ہے اور قیامت کے دن ان کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا اور ان سے کہا جائے گا: ”جہنم میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔“

وہ سات افراد یہ ہیں: (۱) قومِ لوط کا سا عمل کرنے اور (۲) کروانے

والا (۳) ماں اور اس کی بیٹی کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنے والا (۴) اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا (۵) عورت کے پچھلے مقام میں وطی کرنے والا (۶) ہشت زنی کرنے والا مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے اور (۷) اپنے پڑوسی کو ایذا دینے والا۔“

(۵)..... حضرت سیدنا سلیمان بن داؤد علی نبینا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام نے شیطان ملعون سے پوچھا: ”تجھے کون سا عمل (یعنی گناہ) زیادہ پسند ہے؟ ابلیس لعین نے کہا: ”مجھے لواطت

سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں اور چونکہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل یہ ہے کہ مرد کے اوپر مرد اور عورت کے اوپر عورت آئے (یعنی بد فعلی

کرے) اس لئے مجھے اس سے زیادہ محبوب کوئی عمل نہیں۔“ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا: ”تو ہلاک ہو جائے! ایسا کیوں ہے؟“ اس نے کہا: ”اس لئے کہ جس کو

اس کی عادت پڑ جاتی ہے اسے ایک گھڑی صبر نہیں ہوتا اسی لئے اللہ عزوجل کا اس پر شدید غضب ہوتا ہے اور جس پر اللہ عزوجل کا غضب شدید ہو جائے، وہ اسے توبہ سے

روک دیتا ہے۔“

(۶)..... سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عالیشان ہے: ”شترنج کھیلنا، گدھوں کی دوڑ کا مقابلہ کرانا، کتوں میں لڑائی کروانا،

مینڈھوں کی آپس میں ٹکر مروانا، مرغ بازی کرنا، تہبند کے بغیر حمام میں جانا اور تاپ

تول میں کمی کرنا یہ سب قومِ لوط کے افعال ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو

ایسے کام کرے اور ان کا سب سے بڑا گناہ عورت کا عورت سے اور مرد کا مرد سے لواطت (یعنی بد فعلی) کرنا تھا۔“

جب انہوں نے حیا کی چادر سروں سے اتار پھینکی اور اللہ عزوجل کی نافرمانیوں پر دلیر ہو گئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سروں کے بل اوندھا گرا دیا، ان کے شہروں کو الٹ دیا اور آسمان سے پتھروں کی بارش برسا کر انہیں عذاب دیا۔

(۷)..... حضرت سیدنا جعفر بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”قرآن مجید پڑھنے

والی دو عورتوں نے میرے پاس آکر پوچھا: ”کیا عورت کے عورت پر سوار ہونے (یعنی

بد فعلی کرنے) کے عمل کا ذکر کتاب اللہ عزوجل میں ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں، ہے اور

وہ تیج (نامی بادشاہ) کی قوم کے تذکرہ میں ہے، اسی سبب سے اللہ عزوجل نے اس کی قوم کو

ہلاک کر دیا تھا۔“ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کو خبر دی: ”ایسی عورتوں کے لئے آگ کی قمیصیں، چادریں، کمر بند، سرپوش اور آگ

ہی کے موزے تیار کئے گئے ہیں۔“

ایک اور حدیث پاک میں یوں آیا ہے: ”عورت جب عورت سے بد فعلی کرتی

ہے تو اللہ عزوجل ایک فرشتے کو حکم فرماتا ہے کہ وہ ان کے لئے آگ کی چادریں، قمیصیں اور

آگ کے موزے تیار کرے۔“ اور اس سے بڑھ کر یہ عذاب ہوگا کہ اس عورت کو بچھوؤں

سے بھری آگ میں پھینک دیا جائے گا اور عورت کے ساتھ اس کے پچھلے مقام میں وطی

کرنا (مرد سے) لواطت کرنے سے بھی بڑھ کر گناہ ہے اور ایسا تو کافر ہی کرتا ہے۔“

(۸)..... نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: ”اللہ

عزوجل اس گھر پر لعنت فرماتا ہے جس میں مُخَنَّث (یعنی ایسا مرد جو عورتوں کی شکل و صورت

اپنائے) داخل ہوتا ہے۔“

(۹)..... حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عبرت نشان ہے: ”اللہ عزوجل، مردانی عورتوں (یعنی مردوں کی وضع قطع اپنانے والیوں) اور

زنانے مردوں (یعنی عورتوں کی وضع قطع اپنانے والوں) پر لعنت فرماتا ہے۔“

(۱۰)..... نبی مملکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ”جو شخص قومِ لوط کا سا عمل کرتے ہوئے مرجائے تو وہ اپنی قبر میں ایک

گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہر پاتا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے

جس کی شکل و صورت اُچک لینے والے پرندے کی مانند ہوتی ہے وہ اسے اپنے پنجوں

سے اُچک کر قومِ لوط کی بستی میں پھینک آتا ہے تو وہ جہنم میں ان کے ساتھ سنگسار ہوگا

اور اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے: ”آيسُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ“ یعنی یہ شخص اللہ عزوجل

کی رحمت سے مایوس ہے۔“

(۱۱)..... نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”قیامت کے دن ایسے بچے لائے جائیں گے جن کے سر

نہیں ہوں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ جاننے کے باوجود ان سے پوچھے گا: ”تم کون ہو؟“

وہ عرض کریں گے: ”ہم مظلوم ہیں۔“ اللہ عزوجل پوچھے گا: ”تم پر کس نے ظلم کیا؟“ وہ

عرض کریں گے: ”ہمارے باپوں نے، کیونکہ وہ دنیا میں مردوں سے بد فعلی کر کے ہمیں

ان کے پچھلے مقام میں ڈال دیا کرتے تھے۔“ تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ”ان کے باپوں کو

جہنم میں ڈال دو اور ان کی پیشانیوں پر لکھ دو: ”آيسُنْ مِنْ رَحْمَتِي“ یعنی یہ سب

میری رحمت سے مایوس ہیں۔“

لہذا اے بندے! اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے، اس سے پہلے کہ تیرے اعضاء تیرے خلاف گواہی دیں اور تیری زبان کو حلق سے نکال لیا جائے تو اس کی رحمت سے محروم ہونے سے بچ اور نافرمانیوں، خطاؤں اور گناہوں سے توبہ کر لے، وہ مالک و مولیٰ عزوجل تمہیں تمہارے ناموں سے بلاتا ہے جو کسی وقت بھی کسی کام سے غافل نہیں۔ اے نافرمان بندے! اس کی بارگاہ میں گرو گروا کر گناہوں سے توبہ کر لے بے شک وہ کرم فرمانے والا، حلم والا اور غفور و رحیم ہے۔



غمخواری کا ثواب

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرتا

(یعنی تسلی دیتا) ہے اللہ عزوجل بروز قیامت اُسے عزت کا لباس پہنائے گا۔

(الترغیب والترہیب، ج ۴، ص ۳۴۴)

سُود خور کی سزا

پانچواں باب:

﴿۱﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا
أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً (پ ۲، آل عمران: ۱۳۰)

﴿۲﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ

الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ فَإِن لَّمْ

تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ

وَرَسُولِهِ

(پ ۳، البقرة: ۲۷۸، ۲۷۹)

اللہ عزوجل سے لڑائی کا مفہوم:

سود خور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرتا ہے

اور اللہ عزوجل اس سے جنگ کا اعلان فرماتا ہے۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس

کے اور اللہ عزوجل کے درمیان جنگ ہو اور اس سے اللہ عزوجل کی ناراضگی ہو۔

سود کی ممانعت پر احادیث مبارکہ:

(۱)..... سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَاحَةُ الْعَاشِقِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ”سب معراج مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی میں نے اپنے سر کے اوپر سے گرج

اور کڑک دار بجلی کی مثل ایک آواز سنی اور کچھ مردوں کو دیکھا جن کے پیٹ گھروں کی

مانند (بڑے بڑے) تھے جس میں سانپ اور بچھو جوش مارتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: ”یہ سودخور ہیں۔“

(۲)..... شہنشاہِ خوشِ نِصَال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس نے سود کھایا اگرچہ ایک ہی درہم ہو تو گویا اس نے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کیا۔“

(۳)..... سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، باذنِ پروردگار عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”عذاب کے فرشتے سود کھانے والوں کو اس طرح پچھاڑتے دیں گے جس طرح سخت بخار والا پچھاڑے کھاتا ہے۔“

(۴)..... تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”اللہ عزوجل نے سود لینے والے، سود دینے والے، سود کے گواہ اور سود کے لکھنے والے اور گودنے اور گدوانے والی (اس سے مراد سوتلی سے جسم میں چھید لگا کر اس میں رنگ یا سرمہ بھرتا ہے) اور حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔“

(۵)..... اللہ کے محبوب، دانائے عُیُوب، مُنْزَہٌ عَنِ الْعُیُوبِ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی در مختار کے حوالے سے فرماتے ہیں: ”نکاح بشرطِ تحلیل جس کے بارے میں حدیثِ پاک میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقد نکاح یعنی ایجاب و قبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے۔ زوج اول و ثانی اور عورت تینوں گناہ گار ہوں گے مگر عورت اس نکاح سے بھی بشرطِ حلالہ شوہر اول کے لیے حلال ہو جائے گی اور شرط باطل ہے اور شوہر ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں اور اگر عقد میں شرط نہ ہو اگرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلاً نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحق اجر ہے۔“

(بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۷۲، مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

وسلم کا فرمان ہے: ”آخری زمانے میں چار بری **حصلتیں** ظاہر ہوں گی: (۱) سود کھانا (۲) خرید و فروخت میں جھوٹی قسم کھانا (۳) ناپ اور (۴) تول میں کمی کرنا۔ جب یہ برائیاں ظاہر ہوں گی تو لوگوں میں کئی طرح کے امراض پھوٹ پڑیں گے اور اللہ عزوجل ان کو خونریزی میں مبتلاء کر دے گا۔“

﴿۳﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
ترجمہ کنز الایمان: جس دن سب لوگ رب
العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔
(پ ۳۰، لمطفین: ۶)

(یعنی سب کھڑے ہوں گے) سوائے سود خور کے کہ وہ کھڑا ہونا چاہے گا لیکن مجنون اور

مجنبوہ الحواس (یعنی بے ہوش) ہو کر گر پڑے گا یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔

(۶)..... حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس شخص نے جتنا سود کھایا اللہ عزوجل اتنا ہی اس کے پیٹ

کو آگ سے بھرے گا اور اگر اس نے (سود سے) کوئی مال کمایا تو اللہ عزوجل اس کا کوئی

عمل قبول نہ فرمائے گا اور سود خور اس وقت تک اللہ عزوجل کی ناراضگی اور لعنت میں رہتا

ہے جب تک اس کے پاس ایک بھی سودی قیراط (ایک مقدار) موجود ہوتا ہے۔“

(۷)..... شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض

گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے

چاندی برابر برابر ہونا چاہئے اور جو زائد (یعنی سود) ہے اس کے ذریعے سود لینے والے کو

جہنم میں داغا جائے گا اور سود نیکیوں کو ختم کرتا، عبادات کو باطل کرتا اور گناہوں کو

بڑھاتا ہے۔ اور جس روزہ دار نے سود کے مال سے افطار کیا اللہ عزوجل اس کا روزہ قبول

بڑھاتا ہے۔ اور جس روزہ دار نے سود کے مال سے افطار کیا اللہ عزوجل اس کا روزہ قبول

بڑھاتا ہے۔ اور جس روزہ دار نے سود کے مال سے افطار کیا اللہ عزوجل اس کا روزہ قبول

نہیں فرمائے گا اور جس نے اس حال میں نماز پڑھی کہ اس کے پیٹ میں حرام (یعنی سود) تھا اللہ عزوجل اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا اور اگر اس سودی مال سے صدقہ کیا تو اللہ عزوجل اس کا صدقہ قبول نہ فرمائے گا اور سود خور پر بروز قیامت کوئی لمحہ ایسا نہ گزرے گا کہ اللہ عزوجل اس پر لعنت نہ فرمائے۔“

یاد رکھئے! حق تعالیٰ کا سود خور سے اعلان جنگ ہے اور وہ اس کی طرف نظر

رحمت فرمائے گا نہ اس سے کلام فرمائے گا۔ پس اے بندے! تو اللہ عزوجل سے جنگ میں اپنی کمزوری پر نظر ڈال کہ کون مغلوب ہوگا اور جہنم میں ڈالا جائے گا۔



کم تولینے اور ڈنڈی مارنے والے کی سزا

(۱)..... سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے خود جہنم روزانہ پانچ مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اگر اس میں پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی تپش سے پکھل جائیں، نماز میں سستی اور ناپ تول میں کمی کرنے والے اس وادی میں قید کئے جائیں گے۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے زمین و آسمان کے برابر چوڑائی والی جنت کو ایک یا دو دانے (یعنی معمولی چیز) کے بدلے بیچ دیا۔“

(۲)..... نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”کم تولنے والا بروز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ، زبان نکلی ہوئی اور آنکھیں

نیلی ہوں گی، اس کی گردن میں آگ کا ترازو ہوگا (پھر دو پہاڑوں کے درمیان بٹھا کر) اس سے کہا جائے گا: یہاں سے یہاں تک تو لو، پھر اس کو دونوں پہاڑوں کے درمیان پچاس ہزار سال تک عذاب دیا جاتا رہے گا۔“

(۳)..... علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”کچھ چہرے قیامت کے دن کم تولنے کی وجہ سے سیاہ ہوں گے۔“



پانچ گناہوں کی دنیوی سزا

(۱)..... حضور نبی پاک، صاحب لؤلؤ لاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: ”اے لوگو! پانچ باتوں سے بچنے کے لئے پانچ باتوں سے بچو (۱) جو قوم کم تولتی ہے اللہ عزوجل انہیں مہنگائی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہے (۲) جو قوم بد عہدی کرتی ہے اللہ عزوجل ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے (۳) جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اللہ عزوجل ان سے بارش کا پانی روک لیتا ہے اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جاتا (۴) جس قوم میں فحاشی اور بے حیائی پھیل جاتی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو طاعون کے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے اور (۵) جو قوم قرآن پاک کے بغیر فیصلہ کرتی ہے اللہ عزوجل ان کو زیادتی (یعنی غلط فیصلے) کا مزا چکھاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے ڈر میں مبتلا کر دیتا ہے۔“

(۲)..... نبی مکرّم، نور مجسم، رسول اکرم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

ہے: ”پل صراط کی پشت پر آگ کے آنکڑے ہوں گے تو جس نے حرام کا ایک بھی درہم لیا ہو گا وہ آنکڑے اس کے پاؤں کو پکڑ لیں گے تو وہ اس وقت تک پل صراط سے نہیں گزر سکے گا جب تک اس درہم کا مالک بدلے میں اس کی نیکیوں میں سے نہ لے لے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس (مالک درہم) کے گناہ اس کے سر ڈال دیئے جائیں گے اور وہ جہنم میں گر پڑے گا، اس سے پہلے کہ تمہاری نیکیاں چھین لی جائیں جو مال ظلماً لیا ہے اسے اس کے مالک کو لوٹا دو۔“

(۳)..... نوز کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس نے کوئی شے چوری کی قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن میں آگ کا طوق ہو گا اور جس نے حرام کی کوئی شے کھائی اس کے پیٹ میں آگ بھڑکائی جائے گی اور وہ جس وقت اپنی قبر سے اٹھے گا ساری مخلوق اس کی بھیا تک آواز سے کانپ اٹھے گی یہاں تک کہ خدائے احکم الحاکمین عزوجل نے مخلوق کے درمیان جو فیصلہ فرماتا ہے فرمادے۔“

پس اے کمزور و ناتواں بندے! توبہ کے ذریعے اپنے گناہوں کی بیماری

کا علاج کر لے اور اپنے مولیٰ عزوجل سے دعا مانگ، شاید وہ تجھے (گناہوں سے) شفاء دے دے تو ممکن ہے کہ وہ تم پر رحم فرمائے اور تجھے اپنا قرب عطا فرمائے۔ اس سے پہلے کہ تجھے عذاب میں مبتلا کر کے غمگین و رُسوا کیا جائے اور تیری زبان گونگی ہو جائے اور تیرے دل پر مہر لگ جائے، تو اپنی آخرت کا زاویراہ خوب اکٹھا کر لے کیونکہ تھوڑا زاویراہ تجھے کافی نہ ہوگا۔



چھٹا باب: نوحہ کرنے والی کی سزا

﴿۱﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَأَنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ
الْوَارِثُونَ ﴿۱۲﴾ (پ ۱۲، الحجر: ۲۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ہم
ہی چلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم
ہی وارث ہیں۔

اپنے مینڈھے کو ذبح کرتے وقت جس طرح قصاب کی ناراضگی اچھی نہیں
ہوتی (بلا تشبیہ و تمثیل) اسی طرح اپنے بندے کو موت دیتے وقت اللہ عزوجل کی ناراضگی اس
(میت) کے لئے اچھی نہیں ہوتی۔

(۱)..... صحیح مسلم شریف میں ہے، سید المبلغین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کا فرمان ہے: ”میں اس شخص سے بیزار ہوں جس نے جھوٹی قسم کھائی، (کسی کے مرنے پر)
کپڑے پھاڑے اور چوری کی۔“

﴿۲﴾

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ
(پ ۱۹، الفرقان: ۷۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو جھوٹی گواہی
نہیں دیتے۔

۱۔ صدر الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الولی ”رد المحتار“ کے حوالے سے نوحہ کے بارے
میں بہار شریعت حصہ 4 میں لکھتے ہیں: ”نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا
جس کو بین کہتے ہیں، بالاجماع حرام ہے یوہیں واویلا وامصیبتا کہہ کے چلانا۔“

ایک قول یہ ہے کہ جھوٹی گواہی سے مراد ”نوحہ کرنا یعنی میت پر رونا پینا ہے۔“

(۲)..... شہنشاہِ خوشِ ہِصَال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال،

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لالِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

”نوحہ کرنے والی عورت اپنی قبر سے اس حال میں اٹھے گی کہ اس کے بال

بکھرے ہوئے اور گرد آلود ہوں گے اور اس پر خارش کا کرتا، اللہ عزوجل کی لعنت کی

چادر اور تارکول کا لباس ہو گا وہ اپنے ہاتھوں کو سینے پر رکھے چیختے اور چلائے ہوئے کہے

گی: ”ہائے بربادی“ فرشتے کہیں گے: ”امین (یعنی ایسا ہی ہو) پھر اس کو روہنے پینے کی

أجرت (یعنی بدلے) میں جہنم کی آگ دی جائے گی۔“

(۳)..... سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک

و مختار، حبیبِ پروردگار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”اللہ عزوجل نے

نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت فرمائی۔“

(۴)..... ایک سیدزادے ارشاد فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سے پوچھا: ”کیا تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جو دو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت،

محبوبِ رَبِّ العزت، حُسنِ انسانیت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی

مہاجرین کی عورتیں نوحہ کرتی تھیں؟“ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ”نہیں، (پھر فرمایا):

”اللہ عزوجل کی قسم! ایک عورت روتی ہوئی بارگاہِ رسالت مآب علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ

میں حاضر ہوئی جس کا باپ، بیٹا اور بھائی جنگ میں شہید ہو گئے تھے، حضور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے استفسار فرمایا: ”تجھے کس مصیبت نے رُلا یا ہے؟“ اس نے عرض

کی: ”میرے گھر کے تمام مرد فوت ہو گئے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تو

کی: ”میرے گھر کے تمام مرد فوت ہو گئے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تو

صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے۔“ اس نے عرض کی: ”اللہ عزوجل کی قسم! جب میرے لئے جنت ہے تو میں آج کے بعد کبھی نہ روؤں گی۔“

(پھر حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: اس زمانے کی عورتیں

چہروں کو نوچتی، گریبان چاک کرتی اور بالوں کو اکھیڑتی ہیں۔

(۵)..... حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”اللہ عزوجل کے نزدیک آوازوں میں بُری آوازیں دو ہیں۔

(۱) مصیبت کے وقت رونے پینے والی کی آواز اور (۲) خوشی کے وقت باجوں کی

آواز۔“ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”باجا بجانے والے اور سننے

والے پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔“

﴿۳﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ

وَالْمَحْرُومِ (پ ۲۶، الذاریات: ۱۹) میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا۔

(اس آیت کے تحت فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ) اس سے مراد

وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کو نعمت و خوشی کے وقت گانے والیوں اور مصیبت کے وقت

رونے پینے والیوں کو دیتے ہیں، جب کوئی اس حال میں مرتا ہے کہ اس پر قرض بھی

ہوتا ہے، اس کے پاس لوگوں کی امانتیں بھی ہوتی ہیں اور اس کے ذمہ لوگوں پر ظلم و ستم

کے مواخذے بھی ہوتے ہیں تو وہ اپنی روح نکلنے کے وقت دہشت زدہ اور بارگاہِ رب

العالمین جل جلالہ میں حاضر ہوتے وقت مصائب سے دوچار ہوتا ہے، وہ اپنے گناہوں

کے بوجھ کے ہلکا ہونے کی تمنا کرتا ہے اور شیطان قبر تک اس کے ساتھ جاتا ہے، پھر

جب فرشتے اس کے گناہوں کے سبب جھڑکتے اور عذاب کی وعید سناتے ہیں تو اس کو سن کر شیطان کہتا ہے: ”اے فلاں! کیا تو مجھے جانتا ہے؟ اللہ عزوجل کی قسم! میں تیری سزا و عذاب میں مزید اضافہ کراؤں گا وہ گناہ جو تو نے نہیں کیا اس پر بھی تیری پکڑ ہوگی، پھر شیطان اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے اور نوحہ کا دلال بن کر کہتا ہے: ”تمہارے مردوں پر تمہارا ماتم نہایت ہی آسان ہے، فلاں کی مثل غم بھی زیادہ ہو اور رونا بھی بہت زیادہ ہو اور فلاں کی طرح چیخ و پکار اور رونا پیٹنا بھی ہو، تم فلاں نوحہ کرنے والی کو بلا لاؤ اور اسے پیسے دے کر نوحہ کراؤ۔“

تو میت کے گھر والے نوحہ کرنے والی کو اجرت پر لاتے ہیں اور وہ بغیر کسی مصیبت کے روتی ہے اور اپنے آنسوؤں کو پیسے کے عوض بیچتی ہے اور زندہ لوگوں کو گھروں کے اندر فتنہ میں اور مردوں کو قبروں کے اندر عذاب میں مبتلا کرتی ہے، ان کا اجر و ثواب روکتی اور ان کے (گناہوں کے) بوجھ میں اضافہ کرتی ہے اور میت کی خوبیاں مبالغہ کے ساتھ بیان کرتی ہے پس اللہ عزوجل میت اور اہل میت پر ناراضگی فرماتا ہے۔ اور اس مردے کی قبر میں جہنم کی ستر (70) کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں جن میں سے سیاہ کتے میت کے پاس آتے ہیں اور اسے نوحہ ڈالتے ہیں اور عذاب کے فرشتے اس کے سر کو کوٹتے اور ضربیں لگاتے ہیں۔ مردہ کہتا ہے: ”ہائے ہلاکت! یہ عذاب کہاں سے آگیا؟“ ملائکہ کہتے ہیں: ”یہ تیرے گھر والوں کی طرف سے تیرے لئے تحفہ ہے۔“ مردہ کہتا ہے: ”اللہ تعالیٰ ان کو میری طرف سے جزائے خیر نہ دے۔ اے اللہ عزوجل! ان کو بھی ایسے ہی عذاب دے جیسے انہوں نے مجھے عذاب میں مبتلا کیا ہے۔“

ملائکہ کہتے ہیں: ”ضرور ہر ایک کو اسی طرح عذاب دیا جائے گا۔“ مردہ کہتا

ہے: ”نوحہ تو انہوں نے کیا، (میری) خوبیاں مبالغہ کے ساتھ بیان تو انہوں نے کیں، منہ پر طمانچہ تو انہوں نے مارے، مجھے کس گناہ کے سبب عذاب دیا جا رہا ہے؟“ تو اللہ عزوجل اس سے فرماتا ہے: ”تیرا گناہ یہ ہے کہ تُو نے اپنے گھر والوں سے وعدہ نہ لیا تھا کہ وہ تیرے مرنے کے بعد مجھ سے جنگ نہیں کریں گے، تو جو اپنے عزیز واقارب کو اس بات کی وصیت کرنا بھول جائے گا کہ وہ اپنے رب عزوجل سے جنگ نہ کریں تو اللہ عزوجل اس کو عذاب دے گا۔“

(۶)..... شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”نوحہ کرنے والی اگر اپنی موت سے ایک سال قبل توبہ نہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی کیونکہ اس کا گناہ بہت بڑا ہے، اگر وہ توبہ کئے بغیر مرگئی تو بروزِ قیامت اس حال میں اُٹھے گی کہ اس پر تارکول کا لباس اور خارش کی قمیص ہوگی، (جس پر نوحہ کیا گیا اس) مردہ کے علاوہ کسی کو بھی دوسرے کے گناہوں کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جاتا اور مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے کے برابر عذاب دیا جاتا ہے۔“

جب گھر والے کہتے ہیں: ”اے ہماری عزت! اور اے ہماری وجاہت! تیرے بعد ہمارا کون ہوگا؟ پس میت اپنی قبر میں اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے اور عذاب کے

ان فقہ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ (میت کو عذاب اس صورت میں ہوگا) ”جبکہ اس نے رونے کی وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور اس نے منع نہ کیا ہو یا یہ مطلب ہے کہ ان کے رونے سے میت کو تکلیف ہوتی ہے۔“

(انوار الحدیث، میت پر رونے کا بیان، ص ۲۱۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

فرشتے اہل میت کے ہر کلمہ پر میت کو ایک ضرب لگاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے جوڑ ٹوٹ جاتے ہیں اور فرشتے اسے کہتے ہیں: ”کیا تو ویسا ہی تھا جیسا کہ تیرے گھر والوں نے کہا؟ کیا تو ان کو رزق دیتا تھا؟ یا تو ان کا امیر یا کفیل تھا؟“ تو وہ اللہ عزوجل کی قسم کھا کر بارگاہ الہی عزوجل میں عرض کرتا ہے: ”یار رب عزوجل! میں تو بہت کمزور و ناتواں تھا اور تو ہی وہ پاک ذات ہے جو مجھے بھی اور ان کو بھی رزق دیتا ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں نے تجھے اس لئے سزا دی کیونکہ تو نے (مرنے سے پہلے) ان کو اس (نوح) سے منع نہیں کیا تھا۔“

(۷)..... حضرت سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”بروزِ قیامت نوحہ کرنے والی کو جنت و دوزخ کے درمیان ایک راستے پر کھڑا کیا جائے گا جبکہ اس کے کپڑے تار کول کے ہوں گے اور اس کے چہرے پر آگ کا نقاب ہوگا، فرشتے میت کو گھسٹ کر لائیں گے، اللہ عزوجل اس کی روح کو اس کے جسم میں واپس لوٹا دے گا۔ پس اسے نوحہ کرنے والی کے سامنے لٹا دیا جائے گا۔“

اور عذاب کے فرشتے اس سے کہیں گے: ”اس پر نوحہ کر جیسے دنیا میں تو نے اس پر نوحہ کیا تھا۔“ وہ کہے گی: ”مجھے آج کے دن شرم آتی ہے۔“ فرشتے اسے مارتے ہوئے کہیں گے: ”اے مَلْعُونَه (یعنی نعت کی گئی عورت)! دنیا میں تجھے اللہ عزوجل سے شرم کیوں نہ آئی، کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اللہ عزوجل تیری آواز سن رہا ہے؟“ پھر نوحہ کرنے والی (اس کے علاوہ) دوسری بات کہے گی تو اس کی ٹانگ کاٹ دی جائے گی، پھر کوئی اور بات

کہے گی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا جس پر وہ چلائے گی: ”ہائے! میری ہلاکت۔“
 اور میت کہے گی: ”میرا کیا گناہ ہے؟ فرشتے کہیں گے: ”تیرا گناہ یہ ہے کہ
 تُو نے مرنے سے پہلے ان کو (نوحہ کرنے سے) منع نہیں کیا تھا۔“ پھر فرشتے اسے ایسی مار
 ماریں گے کہ اس کے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تمام اعضاء بدن سے کٹ کر گر
 پڑیں گے اور جب بھی فرشتے اسے ایک ضرب لگائیں گے تو وہ اس زور سے چیخے گا
 کہ ساری مخلوق رو پڑے گی اور وہ ہمیشہ چیختا چلا تار ہے گا اور سات مرتبہ ٹکڑے ٹکڑے
 کیا جائے گا، پھر اگر وہ اہل خیر سے ہو تو اللہ عزوجل اسے جنت میں بھیج دے گا اور اگر
 اہل شر سے ہو تو جہنم میں ڈال دے گا۔

پھر **نوحہ** کرنے والی کو آگ کا نیزہ، آگ کی زرہ اور آگ کی ڈھال دی
 جائے گی اور آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے اور عذاب کے فرشتے اُسے کہیں گے:
 ”اے مَلْعُونُہ! چل! آج اپنے رب عزوجل سے جنگ کر جس طرح دنیا میں جنگ
 کیا کرتی تھی تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ آج کے دن کون مغلوب، ذلیل، خائب و خاسر
 اور آگ میں ڈالا جائے گا؟“ **نوحہ** کرنے والی کہے گی: ”ہائے! میری ہلاکت
 و بربادی!“ پھر اس کو اور جو اس کے ساتھ (نوحہ کرنے میں) شریک تھے، ان کو اور جو اس
 کے اس فعل پر راضی تھے، ان سب کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا اور اوندھے منہ
 گھیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“

(۸)..... نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس

نے **نوحہ** کے کلمات کہے اور وہ سات ہوئے تو وہ قیامت کے روز اس حال میں

اٹھائی جائے گی کہ اس پر تارکول کی چادر، خارش کا لباس اور اللہ عزوجل کی لعنت کا گرتا ہوگا اور وہ اپنے ہاتھوں کو سر پر رکھے ہوئے کہے گی: ”ہائے بربادی! ہائے ہلاکت۔“
تو جو فرشتہ اسے گھسیٹ رہا ہوگا، کہے گا: ”آمین (یعنی ایسا ہی ہو)۔“ یہاں تک کہ اسے (داروغہ جہنم) حضرت مالک علیہ السلام کے سپرد کر دے گا۔“

(۹)..... حضور نبی پاک، صاحب لؤلؤ لاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”اللہ تبارک و تعالیٰ نوحہ کرنے والیوں کی جہنم میں دو صفیں بنائے گا ایک صف جہنمیوں کی دائیں جانب اور ایک بائیں جانب اور وہ اس طرح جہنمیوں پر مہونگیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں۔“

(۱۰)..... حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کو (نوحہ کی مثل) اشعار گاتے ہوئے سنا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو دڑے سے اتنا مارا کہ اس کی اور ذہنی اتر گئی۔ لوگوں نے عرض کی: ”اے امیر المؤمنین! کیا اس کے لئے عزت و عظمت نہیں ہے؟“ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”خدا عزوجل کی قسم! ”نہیں“ اس لئے کہ اللہ عزوجل ہمیں صبر کا حکم فرماتا ہے اور یہ روکتی ہے اور اللہ عزوجل بے صبری سے منع فرماتا ہے اور یہ اس کا حکم دیتی ہے اور اپنے آنسوؤں پر اجرت لیتی ہے۔“

(۱۱)..... نبی مکرّم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”تین باتیں اللہ تبارک و تعالیٰ سے کفر کرنے کے مترادف ہیں: (۱) گریبان پھاڑنا (۲) بال موٹنا یا (فرمایا) رخسار پیٹنا اور (۳) نوحہ کرنا۔“

(آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا: ”فرشتے نوحہ کرنے والی اور گانا گانے

والی کے لئے دعائے رحمت نہیں کرتے، اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نوحہ کرنے والی، گانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرماتا ہے اور رخساروں پر طمانچے مارنے والی، اپنی مصیبت پر چیخنے چلانے والی، نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت فرماتا ہے۔“

(۱۲)..... نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”عورتوں کو جنازے کے پیچھے چلنے کی اجرت لینا جائز نہیں۔“

(۱۳)..... سَيِّدُ الْمُبْلَغِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت

نشان ہے: ”وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں) جو اپنے منہ پر طمانچے مارے،

گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کی طرح واویلا مچائے۔“

﴿۴﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور صبر اور نماز

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور

وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ

بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل

(پ، البقرة: ۴۵)

سے میری طرف جھکتے ہیں۔

(۱۴)..... شہنشاہِ خوشِ نصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ بؤد و

نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان

ہے: ”پل صراطِ جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا جس طرح پل نہر کے دائیں اور

بائیں کنارے پر نصب کیا جاتا ہے۔ اگر (گزرنے والا) مسلمان نمازی ہو تو اس کی

دائیں جانب ایک پردہ حائل ہو جائے گا اور اگر مصیبتوں اور آفات پر صبر کرنے

والا بھی ہوا تو اس کی بائیں جانب بھی ایک پردہ حائل ہو جائے گا اور اگر نہ نمازی ہو انہ صابر تو پیل صراط عبور کرتے وقت جہنم کے شعلے اس کے پہلوؤں کو کھا ڈالیں گے۔ تم صبر و نماز سے مدد طلب کرو تا کہ تم سے آگ کے شعلے دور کر دیئے جائیں۔“

(۱۵)..... سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار باذن پروردگار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”قیامت کے دن جب منادی ندا کرے گا ”کون ہے جس کا اللہ عزوجل پر قرض ہے؟“ تو مخلوق کہے گی: ”ایسا کون ہے جس کا قرض اللہ عزوجل پر ہو؟“ فرشتے کہیں گے: ”وہ جسے (دنیا میں) ایسی مصیبت میں مبتلا کیا گیا جس سے اس کا دل غمگین ہوا، آنکھوں سے آنسو بہے لیکن اس نے ثواب کی امید پر اللہ عزوجل کی رضا کے لئے صبر کیا آج وہ کھڑا ہو جائے اور اللہ عزوجل سے اپنا اجر لے لے۔“

چنانچہ (دنیا میں) مصیبت و آفات میں مبتلا ہونے والے بہت سے لوگ کھڑے ہو جائیں گے، فرشتے کہیں گے: ”دعویٰ بغیر دلیل کے (مستبر) نہیں ہوتا، تم اپنے نامہ اعمال ہمیں دکھاؤ۔“ فرشتے نامہ اعمال دیکھیں گے تو جس کے نامہ اعمال میں (اللہ عزوجل کی ناراضگی والا) غصہ اور فحش کلام پائیں گے تو اس سے کہیں گے: ”چل بیٹھ جا! تو صبر کرنے والوں میں سے نہیں۔“ اسی طرح جب عورت کے نامہ اعمال میں غصہ کرنا پائیں گے تو اسے بھی ان لوگوں میں سے واپس بھیج دیں گے اور صابر مردوں اور صابر عورتوں کو لیں گے اور انہیں عرش کے نیچے لے جا کر بارگاہِ رب العزت جن جلالہ میں عرض کریں گے: ”اے ہمارے رب عزوجل! یہ تیرے صابر بندے ہیں۔“

اللہ عزوجل فرمائے گا: ”ان سب کو شجرۃ البَلْوٰی (جنت میں ایک درخت کا نام ہے) کے پاس لے جاؤ۔“ وہ انہیں ایسے درخت کی طرف لے جائیں گے جس کی جڑ سونے کی اور پتے چاندی کے ہوں گے اور اس کا سایہ اتنا وسیع ہوگا کہ ایک گھڑ سوار اس کے نیچے سو سال تک چلتا رہے، صبر کرنے والے اس کے سائے میں بیٹھ جائیں گے۔ اللہ عزوجل یکے بعد دیگرے ہر مرد و عورت پر تجلّٰی فرمائے گا اور ان سے اس طرح ارشاد فرمائے گا جیسے کوئی دوست اپنے دوست سے گفتگو کرتا ہے:

اے میرے صابر بندو! میں نے تمہیں آزمائش میں اس لئے نہ ڈالا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے بلکہ اس لئے کہ تمہیں اپنی بارگاہ میں عزت دوں، میں نے چاہا کہ دنیا میں تمہیں آزمائش میں ڈال کر تمہارے گناہوں کو مٹا دوں اور جن درجات تک تم اپنے اعمال کے ذریعے نہیں پہنچ سکتے تھے (معصیت میں مبتلا کر کے) تمہیں وہ بلند درجات عطا کر دوں، تم نے میری رضا کی خاطر صبر کیا اور مجھ سے حیا کی اور میرے فیصلے پر غصے کا اظہار نہیں کیا تو آج میں تم سے حیا کرتے ہوئے نہ تمہارے لئے میزان رکھوں گا اور نہ تمہارے نامہ اعمال کو کھولوں گا۔ (قرآن کریم میں ہے:)

إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (پ ۲۳، الزمر: ۱۰)

ثواب بھر پور دیا جائے گا بے گنتی۔

لہذا میں تم سے حساب نہ لوں گا۔ پھر اللہ عزوجل فقراء سے اس طرح ارشاد

فرمائے گا: ”اے میرے فقراء بندو! میں نے تمہیں فقر میں تمہاری عزت کم کرنے کے لئے مبتلا نہ کیا تھا اور نہ ہی میرے نزدیک دنیا (کے مال و دولت) کی کچھ اہمیت و عزت ہے اور میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ جو کوئی دنیا کی کسی چیز کا مالک ہو، میں اس سے اس

کا حساب لوں گا اور اس سے پوچھوں گا: ”اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ میں نے تمہارے لئے فقر کو پسند کیا تا کہ تم سے حساب آسانی سے لیا جائے اور تمہیں پورا پورا اجر و ثواب دیا جائے اور جس نے دنیا میں تم فقراء کو ایک گھونٹ پانی پلایا، ایک لقمہ بھی کھلایا پرانا پھٹا ہوا کپڑا ہی پہنایا وہ آج (بروز قیامت) تمہاری شفاعت میں ہے۔“

پھر اللہ عزوجل اس عورت سے جس کا بچہ فوت ہو گیا تھا اس طرح ارشاد

فرمائے گا: ”اے میری بندی! میں تیرے بچے کی موت کا فیصلہ لوح محفوظ میں کر چکا تھا اور جب میں نے اس کی روح قبض کی تو تیرے دل نے جزع و فزع نہ کیا اور نہ ہی تیرا سینہ تنگ ہوا تو سن! آج میری رضا و خوشنودی کی تجھے خوشخبری ہو اور تجھے اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے زندگی والے گھر یعنی جنت میں اکٹھا کر دیا گیا جہاں نہ موت ہے اور نہ ہی غم و ملال اور ایسے مقام میں کہ جہاں سے کبھی نکلنا نہیں۔“

پھر اللہ عزوجل نابیناؤں، کوڑھ، جزام اور ہر طرح کی بیماری والوں کی بھی

دلجوئی فرمائے گا اور وہ اپنا اجر پا کر انتہائی خوش ہوں گے ان کے لئے ایسے جھنڈے ہوں گے جیسے حکماء و امراء کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ تو جس نے ایک بلا پر صبر کیا ہوگا اس کے لئے ایک جھنڈا لہرایا جائے گا اور جس نے دو قسم کی بلاؤں پر صبر کیا ہوگا اس کے لئے دو جھنڈے اور جس نے تین قسم کی مصیبتوں پر صبر کیا ہوگا اس کے لئے تین جھنڈے گاڑھے جائیں گے اور جو اس سے زیادہ بلاؤں میں مبتلا ہوگا اس کے لئے اسی قدر جھنڈے بلند کئے جائیں گے۔ فرشتے ان کو عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار کر کے ان کے سامنے جھنڈے لہراتے ہوئے جنت کی طرف لے چلیں گے تو لوگ ان کو دیکھ کر کہیں

گے: ”کیا یہ شہدا اور انبیاء کرام علیہم السلام ہیں؟“ فرشتے کہیں گے: ”اللہ عزوجل کی قسم! یہ شہداء ہیں نہ انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ یہ تو عام لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کے مصائب پر صبر کیا اور آج کے دن نجات پا گئے۔“

لوگ تمنا کریں گے: ”کاش! ہم بھی مصائب و آلام کی سختیوں میں مبتلا ہوئے ہوتے اور ہمارے گوشت قینچیوں سے کاٹے جاتے تاکہ ہمارے لئے بھی ان کے ساتھ حصہ ہوتا۔“ پھر جب وہ (صابر) لوگ جنت کے پاس پہنچ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو (جنت پر مقرر فرشتے حضرت سیدنا) رضوان علیہ السلام آ کر پوچھیں گے: ”یہ کون ہیں؟ فرشتے (حضرت سیدنا) رضوان علیہ السلام سے کہیں گے: ”دروازہ کھولو۔“

حضرت سیدنا رضوان علیہ السلام استفسار کریں گے: ”ان کا حساب کس وقت ہوا، انہوں نے کب نجات پائی حالانکہ ابھی تو چند لوگ ہی قبروں سے اُٹھے ہیں اور ابھی تک تو اللہ عزوجل نے نامہ اعمال بھی نہیں کھلوائے اور نہ ہی میزان رکھا ہے؟“ ملائکہ کہیں گے: ”یہ صبر کرنے والے ہیں ان پر حساب نہیں، اے رضوان! ان کے لئے جنت کا دروازہ

کھول دو تاکہ یہ چین و سکون کے ساتھ اپنے محلات میں بیٹھیں۔“ تب (حضرت سیدنا) رضوان علیہ السلام ان کے لئے جنت کے دروازے کھولیں گے، تو وہ اپنے جنتی گھروں میں داخل ہو جائیں گے، حُذَّام کلمہ پڑھتے اور تکبیر کہتے ہوئے خوشی و مسرت سے ان کا استقبال کریں گے، پھر وہ پانچ سو (500) سال تک جنت کے بلند درجات پر فائز رہیں گے اور مخلوق کے حساب سے فارغ ہونے تک ان کا مشاہدہ کرتے رہیں گے،

تو صبر کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔“

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ”یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کون سی چیز میزان کو بھاری کر دے گی؟“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”صبر اور جس کا صبر جتنا زیادہ ہوگا اس کے لئے پل صراط اتنا ہی چوڑا ہوگا۔“

(۱۶)..... تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزن جود و سخاوت، پیکر عظمت و شرافت،

محبوب رب العزت، محسن انسانیت عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”ہر

انسان پل صراط کو بال سے زیادہ باریک اور تلواریں سے زیادہ تیز نہ پائے گا اور ہلاک

ہونے والے ہی پل صراط کو اس حالت میں پائیں گے یقیناً لوگ پل صراط کو اپنے

اعمال کے مطابق پائیں گے مصائب پر صبر اور عبادات پر استقامت کے مطابق کسی

کے لئے تو وہ جزیرے کی چوڑائی کے برابر ہوگا، کسی کے لئے ایک ہاتھ کے برابر اور

کسی کے لئے چار انگل کے برابر ہوگا جبکہ کسی کے لئے بال سے زیادہ باریک اور تلواریں

سے زیادہ تیز ہوگا اور یہ اسی کے لئے ہوگا جس نے صبر کو اختیار نہ کیا ہوگا، جس میں صبر

نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔“

(۱۷)..... اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن الغیوب عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمان ذیشان ہے: جب کوئی بچہ فوت ہو جاتا ہے اور ملائکہ اس کی روح کو لے کر (آسمان کی

طرف) بلند ہوتے ہیں تو اللہ عزوجل سب کچھ جاننے کے باوجود استفسار فرماتا ہے: ”اے

میرے فرشتو! جب تم نے میری بندی سے اس کا بچہ، اس کے دل کا ٹکڑا لیا تو میری بندی

کو کیسا پایا؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”اے ہمارے رب عزوجل! وہ تیری آزمائش پر

راخی اور تیری نعمتوں کا شکر ادا کر رہی تھی۔“ تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ”میری بندی

راخی اور تیری نعمتوں کا شکر ادا کر رہی تھی۔“ تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ”میری بندی

کے لئے میرے عرش کے نیچے سونے کا گھر بناؤ اور اس کا نام بَيْتُ الصَّبْرِ رکھو۔“ اور ایک دوسری حدیث میں ہے: ”اس گھر کا نام بَيْتُ الْحَمْد رکھو۔“

(۱۸)..... حُسْنِ اخْلَاقِ كَيْفِ الْمَبْرُورِ، مَجْرُوبِ رَبِّ الْكَبِيرِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَفْرَمَانِ عَالِي شَانٍ هِيَ: ”جس نے اپنے ایک بچے کے مرجانے پر صبر کیا اللہ

عزوجل اس کے لئے اس کے نامہ اعمال میں اُحد پہاڑ کے وزن کے برابر اجر لکھ

دیتا ہے اور جس نے دو بچوں کے مرجانے پر صبر کیا تو اللہ عزوجل (قیامت میں) اسے ایسا نور

عطا فرمائے گا جو اُس کے آگے آگے ہوگا اور محشر کی ظلمت و تاریکی میں اس کے لئے

روشنی کرے گا اور جس نے اپنے تین بچوں کے مرجانے پر صبر کیا تو جہنم کو عبور کرتے

وقت اس کے لئے اُس کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور جس نے اپنی ایک

آنکھ کے ضائع ہونے پر صبر کیا تو وہ شخص اللہ عزوجل کا دیدار سب سے پہلے کرے گا اور اللہ

عزوجل نابیناؤں کو خلعتِ خاص سے نوازے گا اور تمام مصیبت زدوں سے پہلے ان کے

لئے جھنڈے لہرائے جائیں گے اور جس نے اپنی دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے پر

صبر کیا ہوگا اللہ عزوجل اس کے لئے عرش کے نیچے گھر بنائے گا اور اس کے لئے ایسی

بادشاہت ہوگی جس کی کوئی تعریف نہیں کر سکتا۔

اور جو نماز کے اہتمام کے لئے وضو غسل سے نہ گھبرایا اللہ عزوجل اس کے لئے

اس کے جسم کے ہر بال کے عوض ایک نیکی لکھ دے گا اور اللہ عزوجل اس وضو میں ٹپکنے والے

ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک اُس کی تسبیح کرتا رہے گا اور اس کا

آج اس (وضو یا غسل کرنے والے) کے لئے ہوگا اور جس نے لوگوں کے تکلیف دینے پر صبر کیا اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے جہنم اور اس کے دھوئیں کی تکلیف کو روک دے گا اور جہنم کا ایک دروازہ ”بَابُ التَّشْفِي“ ہے اس میں وہی داخل ہوگا جس نے اپنے غصے پر قابو نہ پایا اور جس نے اپنا غصہ دبایا اور اپنا حق اللہ عزوجل کی رضا کے لئے چھوڑ دیا جب وہ پل صراط پر سے گزرے گا تو اللہ عزوجل اس پر وہ دروازہ بند کر دے گا اور اللہ عزوجل اسے اذیت دینے والے کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں منتقل فرما دے گا اور اس کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں منتقل کر دے گا اور اللہ عزوجل کیا ہی اچھا فیصلہ فرمانے والا ہے۔

اور جس نے اپنے چھوٹے بچوں کے مرجانے پر صبر کیا اور رضائے الہی عزوجل کے لئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ، لَا حَوْلَیْ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا، کوئی طاقت ہے نہ قوت مگر اللہ کی مدد سے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔) کہا، ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اس سے راضی ہو جاتا ہے اور اس چھوٹے بچے کو حوض پر اس کے باپ کے لئے ذخیرۂ محفوظ فرما دیتا ہے جو اسے قیامت کے بڑی پیاس والے دن حوض سے سیراب کرے گا۔

(۱۹)..... شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلبِ دینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نُزولِ سیکنہ، فیضِ

گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”قیامت کے دن لوگ قبروں سے بھوکے پیاسے اٹھیں گے تو جس شخص نے گرمی کے دنوں میں نفلی روزے رکھے ہوں گے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت کے کھانے اور جنتی مشروبات بھیجے گا، اس کا روزہ آئے گا اور حوض سے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے جام بھر بھر کر اسے خوب سیراب کرے گا اور جس شخص کا بچہ نابالغی کی حالت میں فوت ہو گیا اور اس نے اس پر صبر

کیا ہوگا اور اللہ عزوجل کو ناراض کرنے والے الفاظ نہ بول کر اس سے جنگ نہ کی ہوگی تو وہ بچہ (اپنے والد کی مغفرت) کے لئے جھگڑے گا اور اس کو سیراب کرے گا۔

بے شک مسلمانوں کے تمام بچے حوض کے ارد گرد حور و غلمان کے ساتھ ہوں گے ان پر ریشم کے چبے اور نور کے رومال ہوں گے ان کے ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں اور سونے کے پیالے ہوں گے اور وہ اپنے والدین کو سیراب کریں گے، مگر وہ شخص جس نے اپنے بچوں کے مرجانے پر اللہ عزوجل سے شکوہ و شکایت کی ہوگی تو اللہ عزوجل اس کے بچوں کو اسے سیراب کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔“

ایک دوسری حدیث مبارکہ میں ہے: ”مسلمانوں کے بچے قیامت کے دن

موقف (یعنی بارگاہ الہی عزوجل) میں اکٹھے ہوں گے اس وقت اللہ عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا: ”ان کو جنت میں لے جاؤ۔“ جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہوں

گے تو خازنِ جنت حضرت سیدنا رضوان علیہ السلام فرمائیں گے: ”مرحبا! خوش آمدید!

اے مسلمانوں کے بچو! تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کوئی حساب نہیں۔“ وہ

پوچھیں گے: ”ہمارے ماں باپ کہاں ہیں؟“ خازنِ جنت فرمائیں گے: ”تمہارے

والدین تمہاری طرح نہیں ہیں اس لئے کہ ان پر گناہ، مواخذے اور برائیاں ہیں، ان

سے ان افعال کا حساب مواخذہ ہوگا۔“ تو وہ بچے کہیں گے: ”انہوں نے تو ہمارے

مرجانے پر صبر کیا تھا تا کہ آج کے دن انہیں اجر و ثواب عطا کیا جائے۔“ خازنِ جنت

اس پر انہیں کچھ جواب نہ دیں گے، تو وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر ایک چیخ

ماریں گے، تو اللہ عزوجل سب کچھ جاننے کے باوجود استفسار فرمائے گا: ”یہ چیخ کیسی

ہے؟“ تو ملائکہ عرض کریں گے: ”اے ہمارے رب عزوجل! یہ مسلمانوں کے بچے کہتے

ہیں کہ ہم اپنے والدین کے بغیر جنت میں نہیں جائیں گے۔ تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ”ان سب کو ان کے والدین کے ساتھ جنت میں داخل ہونے دو۔“ چنانچہ سب بچے اپنے اپنے والدین کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

خوشخبری ہے صبر کرنے والوں کے لئے اور خرابی ہے بے صبری کرنے والوں کے لئے کہ وہ کیسے اپنی بے صبری اور کم ہمتی سے اجر و ثواب کو کھودیتے ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں اور آپ سب کو اپنی رضا والے کاموں کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اور آپ سب کو اپنے فیصلوں پر غم و غصہ سے بچائے اور ہم سب کو اپنے فضل و احسان سے اپنا محبت بنا لے۔
(قرآن پاک میں ہے:)

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ (پ ۸، الاعراف: ۲۳)

ترجمہ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بڑا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔



ساتواں باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی سزا

﴿۱﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
(پ: البقرة: ۴۳)
ترجمہ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھو اور
زکوٰۃ دو۔

﴿۲﴾

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝
(پ: الانفال: ۴۳)

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو نماز قائم رکھیں
اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں
خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان
کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے
پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی مذمت پر احادیث مبارکہ:

(۱)..... سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عبرت نشان ہے: ”مسلمان جب مالکِ نصاب ہو جائے اور سونے کا نصاب بیس 20

مشقال (یعنی ساڑھے سات تولہ) ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ نصف مشقال (یعنی اڑھائی فیصد)

زکوٰۃ ادا کرے اور جو چاندی کے دو سو درہم کا مالک ہو جائے تو اس پر اس کی زکوٰۃ

واجب ہے جبکہ وہ اس کے قبضے میں ایک سال سے ہوں اور اس پر مال اٹھ جائے تو

اس میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر وہ اس مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو (قیامت کے دن)

سارا مال آگ کی مالا نہیں بن جائے گا۔“ چنانچہ،

﴿۳﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ لَا يَشْرُهُمْ بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ
جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ
وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۗ هَذَا مَا
كَنْزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ
تَكْنِزُونَ ۝ (پ ۱۰، التوبہ: ۳۴، ۳۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے
ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں
خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ ورنہ
ناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے
گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں
گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں
یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ
کر رکھا تھا اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔

(۲)..... نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو

مالکِ نصاب ہو اور زکوٰۃ ادا نہ کی قیامت کے دن اس کا مال ایک اژدھے کی شکل میں
آئے گا اُس کی آنکھوں میں آگ کے انگارے ہوں گے اور اس کے دانت لوہے کے
ہوں گے وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے پیچھے دوڑے گا اور اس سے کہے گا: ”اپنا بجل
کرنے والا دایاں ہاتھ مجھے دے تاکہ میں اسے کاٹ کر جدا کر دوں۔“ تو وہ بھاگے
گا، اژدھا کہے گا: ”گناہوں (کی سزا) سے بھاگ کر جانے کا ٹھکانا کہاں؟“ چنانچہ وہ
اسے پکڑ کر اس کا دایاں ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹ کر نکل جائے گا، پھر ہاتھ دوبارہ
آجائے گا (جیسا کہ پہلے تھا) پھر اژدھا اس کے بائیں ہاتھ کو کاٹ کھائے گا اور جب بھی
وہ اپنے دانتوں سے اسے کاٹے گا تو وہ درد سے ایسی چیخ مارے گا جس سے اہل محشر

کانپ اٹھیں گے پھر وہ اڑدھا اس کے ہاتھ کو کاٹ کر کھاتا رہے گا اور وہ ہاتھ بھی دوبارہ آتا رہے گا یہاں تک کہ وہ کٹے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں کھڑا ہوگا تو اللہ عزوجل اس سے سختی سے حساب لے گا پھر اس کو جہنم کا حکم سنایا جائے گا وہ اڑدھے سے پوچھے گا: ”تو کون ہے؟“ وہ جواب دے گا: ”میں تیرا وہ مال ہوں جس کی زکوٰۃ ادا کرنے میں تُو بخل کیا کرتا تھا تو آج میں تیرا دشمن ہوں، میں تجھے ہمیشہ عذاب دیتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل تجھے معاف کر دے اور فقراء (اپنے حق کے معاملہ میں) تجھ سے چشم پوشی کر لیں پھر اس کو سر کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“

(۳)..... حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، ستیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو بھی بکریوں، گایوں اور اونٹوں کا مالک بنا اور اس نے ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن وہ اموال جیسے دنیا میں تھے اس سے زیادہ طاقتور اور قوی ہو کر آئیں گے ان کے سینگ آگ کے ہوں گے وہ اپنے (زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے) مالک کو اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گے اور اپنے ناخنوں سے نوچیں گے یہاں تک کہ اس کا پیٹ چاک کر ڈالیں گے اور اس کی پیٹھ چھیل دیں گے وہ فریاد کرے گا مگر کوئی اس کی فریاد کو نہ پہنچے گا پھر وہ مال درندوں اور بھیڑیوں کی شکل میں اسے جہنم میں عذاب دے گا۔“

صدقہ کیا ہوا مینڈھا

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”میں عالم شباب (یعنی جوانی) میں

جہالت کی وجہ سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا میرے پاس کافی بھیڑ، بکریاں تھیں میں جن کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا تھا۔ ایک دن کسی فقیر نے مجھ سے ضرورت و حاجت کی شکایت کی تو میں نے اسے ایک مینڈھا دے دیا، اس رات جب میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ میری تمام بھیڑ، بکریاں میری طرف آ کر مجھے سینگوں سے مار رہی ہیں اور میں رو رہا ہوں اور بھاگ بھی نہیں سکتا اور نہ وہاں کسی مدد کرنے والے کو پاتا ہوں اتنے میں وہی مینڈھا آ گیا جسے میں نے فقیر پر صدقہ کیا تھا وہ ان کو مجھ سے ہٹانے لگا جب بھی اس ریوڑ میں سے کوئی مینڈھا مجھے سینگ مارنے کے لئے بڑھتا تو وہ مینڈھا ہا مانے کھڑا ہو جاتا اور اسے سینگ مار مار کر مجھ سے دُور کر دیتا لیکن چونکہ وہ زیادہ تھے اور یہ اکیلا، اس لئے وہ اس پر غالب آ جاتے قریب تھا کہ وہ مجھے ہلاک کر دیتے اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی اور خوف سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جا رہا تھا میں نے اسی وقت عزم کر لیا کہ اللہ عزوجل کی قسم! میں ضرور اس صدقہ کئے ہوئے مینڈھے میں اضافہ کروں گا۔ چنانچہ میں نے اپنے جانوروں میں سے دو تہائی صدقہ کر دیا اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے توبہ کر لی اور بے شک میں نے صدقہ نہ کی ہوئی بکریوں کی اپنے ساتھ عداوت اور صدقہ کی ہوئی بکریوں کا اپنے ساتھ عجیب معاملہ دیکھا۔“

(۴)..... نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عبرت نشان ہے: ”جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے تُوْبِحِل، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے اور مَوْتُث پر حرام ہے۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مَوْتُث کون ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ”وہ جو اپنے اہل کی طرف سے بدکاری کو جاننے کے باوجود خاموش رہے۔“

(۵)..... نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”جس نے اپنے مال کی پوری پوری زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کی تو آسمانِ دنیا میں اس کا نام گرییم، دوسرے آسمان میں جواد، تیسرے میں مطیع، چوتھے میں سخی، پانچویں میں مقبول، چھٹے میں محفوظ، ساتویں میں مغفور یعنی جس کے گناہ بخش دیئے گئے اور عرش پر اس کا نام حبیب اللہ (یعنی اللہ عزوجل کا دوست) رکھا جاتا ہے۔“

اور جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو آسمانِ دنیا میں اس کا نام بخیل (یعنی کجوں)، دوسرے آسمان میں شحیح (یعنی انتہائی حریص)، تیسرے میں ممسک (یعنی صدقہ روکنے والا)، چوتھے میں مفتون (یعنی فتنے میں مبتلا)، پانچویں میں عاصی (یعنی نافرمان)، چھٹے میں منوع یعنی جس کے لئے نہ مال میں برکت ہونے ہی نیکی سے کچھ حصہ ہو اور ساتویں آسمان میں اس کا نام مطرود (یعنی طر آیا ہوا) رکھا جاتا ہے اور اس کی نماز بھی مردود ہے کہ مقبول نہ ہوگی بلکہ اس کے منہ پر مار دی جائے گی۔“

صدقہ سے عمر میں اضافہ:

منقول ہے کہ ایک خوبصورت نوجوان حضرت سیدنا داؤد علی نبیہ السلام سے

والسلام کے پاس سلام کرنے حاضر ہوا، اسی رات اس کی شادی ہوئی تھی، اس وقت ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام بھی آپ علیہ السلام کے ہاں موجود تھے۔ انہوں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی: ”اے سیدنا داؤد علیہ السلام! کیا آپ اس نوجوان کو جانتے ہیں؟“

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”ہاں! یہ مؤمن نوجوان مجھ سے محبت کرتا ہے اور یہ اس وقت تک اپنے گھر میں داخل ہونا پسند نہیں کرتا جب تک مجھے دیکھ نہ لے اور سلام نہ کر لے۔“ حضرت ملک الموت علیہ السلام نے عرض کی: اے داؤد علیہ السلام! اس کی عمر کے صرف چھ دن باقی رہ گئے ہیں۔“ اس بات پر حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بہت غمگین ہوئے۔ مگر اس دن کے سات ماہ بعد جب اس نوجوان کو ملے تو وہ ابھی تک زندہ تھا۔

حضرت سیدنا ملک الموت علیہ السلام جب دوبارہ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ

الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: ”تم نے کہا

تھا کہ اس کی عمر کے صرف چھ دن باقی ہیں؟“ انہوں نے عرض کی: جی ہاں، لیکن جب

چھ دن گزرے اور میں نے اس کی روح قبض کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو اللہ عزوجل

نے ارشاد فرمایا: ”اے ملک الموت! میرے فلاں بندے کو چھوڑ دے اس لئے کہ جب

یہ (حضرت) داؤد علیہ السلام کے یہاں سے نکلا تھا تو اس نے ایک لاچار محتاج فقیر کو

دیکھا تو اسے اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ مال دے دیا، اس فقیر نے خوش ہو کر اس کے لئے

بسی عمر کی دعا کی تھی لہذا میں نے اس سے راضی ہو کر ان چھ دنوں کو ساٹھ (60) سال

میں بدل دیا اور اس پر مزید دس (10) سال اور بڑھا دیئے ہیں تم اس کی روح اس مدت

کے پورا ہونے تک قبض نہ کرنا اور میں نے لکھ دیا ہے کہ یہ نوجوان جنت میں (حضرت)

داؤد علیہ السلام کا رفیق ہوگا۔“

پاکی ہے اسے جو کریم، بہت زیادہ دینے والا ہے۔

(۶)..... سید المبلغین، رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَمْرٍ مِّنْ ذِي شَانِ هِيَ: ”ہر دن

آسمان سے بہتر (72) لعنتیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے ایک یہود پر دوسری نصاریٰ پر

اور باقی ستر (70) لعنتیں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں پر نازل ہوتی ہیں۔ ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے، اس کا ادا کرنے والا اللہ عزوجل کا حبیب بن جاتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے اور مال وراثت کے قبضہ میں چلا جاتا ہے، اب خواہ وراثت اس مال کی زکوٰۃ ادا کریں یا نہ کریں، ملائکہ اس مرنے والے کے لئے قیامت تک نیکیاں لکھتے رہتے ہیں اور وہ عذابِ قبر اور عذابِ جہنم سے نجات پا کر جنت میں داخل ہوگا، اور ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے وہ مال اور اس کا مالک خبیث ہیں اور اس کا گناہ قیامت تک صاحبِ مال کو ہوتا رہے گا اگرچہ وہ مال ایسے وراثت کے پاس چلا جائے جو اس کی زکوٰۃ ادا کریں۔

اور جو بندہ اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرتا ہے تو وہ مال قیامت کے دن نور کا ہار بن کر اس کی گردن میں آجائے گا اور وہ نور مومنین پر اس قدر روشنی کرے گا کہ وہ اس کی روشنی میں پل صراط سے گزر کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جو کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ مال آگ کا ایسا طوق بن کر اس (یعنی صاحبِ مال) کی گردن میں آپڑے گا کہ اگر اسے دنیا میں رکھ دیا جائے تو ساری دنیا جل کر راکھ ہو جائے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور سمندر خشک ہو جائیں۔“

ہم اللہ عزوجل کی ناراضگی سے اُس کی پناہ مانگتے ہیں اور اللہ عزوجل سے توبت، مغفرت اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔



آٹھواں باب:

قاتل اور قطع رحمی کرنے والے کی سزا

(۱) اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ
 جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا
 عَظِيمًا (پ ۵، النساء: ۹۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو
 جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم
 ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے
 اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور
 اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

قتلِ ناحق کی مذمت پر احادیث مبارکہ:

(۱)..... شہنشاہ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جود و نوال،
 رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”سب گناہوں
 سے بڑا گناہ کسی کو ناحق قتل کرنا ہے۔ جس نے چھری سے خودکشی کی ملائکہ جہنم کی
 وادیوں میں اس کو ہمیشہ ہمیشہ وہ چھری گھونپتے رہیں گے، وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور
 میری شفاعت سے مایوس رہے گا اور اگر اس نے بلند جگہ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی
 کی ہوگی تو فرشتے بھی ہمیشہ ہمیشہ اس کو جہنم کی وادیوں میں بلند چوٹی سے گراتے رہیں
 گے اور قتل کرنے والوں کو آگ کے کنوؤں میں قید کیا جائے گا اور اگر رسی سے لٹک کر
 خودکشی کی ہوگی تو ہمیشہ کے لئے اللہ عزوجل کی رحمت سے مایوس آگ کی شاخوں میں لٹکا
 رہے گا۔ اگر کوئی کسی جان کو ناحق قتل کرے تو یہ کھلی گمراہی ہے فرشتے اس کو آگ کی
 چھریوں سے ذبح کرتے رہیں گے جب بھی وہ اس کو ذبح کریں گے تو اس کے حلق

سے تارکول سے بھی زیادہ سیاہ خون بہے گا پھر وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جائے گا پھر ذبح کیا جائے گا، یہ سزا اس کو ہمیشہ ہمیشہ دی جائے گی اور قاتلوں کو آگ کے کنوؤں میں قید کیا جائے گا وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔“

(ہم اس گناہ و سزا سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں)

اسی طرح اس عورت کو سزا دی جائے گی جو اپنے پیٹ کے بچے کو ساقط

کردے (یعنی گرا دے)۔

﴿۲﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَإِذَا الْمَوْءُذَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ
سُئِلَتْ ﴿پ ۳۰، تکویر: ۸، ۹﴾
ترجمہ کنز الایمان: اور جب زندہ دبائی ہوئی
سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی۔

(۲)..... سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار،

حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”مَطْرُوحٌ (یعنی گرایا ہوا بچہ) قیامت

کے دن آئے گا اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مثل ہوگی وہ فریاد کرے گا: ”میں مظلوم

ہوں۔“ پھر وہ اپنی ماں کو لے کر آئے گا اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرے گا: ”اے

میرے رب عزوجل! تو اس سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟“ اللہ تبارک و تعالیٰ

اس کی ماں سے فرمائے گا: ”تو نے اس کو کیوں قتل کیا تھا، کیا تو یہ سمجھتی تھی کہ میں اسے

رزق نہیں دوں گا؟ بے شک میں نے کسی بھی جان کا قتل ناحق حرام کر دیا ہے۔“ (پھر

فرشتوں سے فرمائے گا) اے میرے فرشتو! اس کو (دارِ جہنم) حضرت سیدنا مالک علیہ السلام کے

سپرد کر دو تا کہ وہ اسے ”جُبُّ الْأَحْزَانِ“ میں قید کر دیں۔“ سخت مضبوط فرشتے اس کو

پکڑ لیں گے کیونکہ فرشتے اللہ عزوجل کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے یہ تو وہی کرتے

ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق اور زنجیریں ڈال کر منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لے جائیں گے اور حضرت سیدنا مالک علیہ السلام اُس کو ”جُبُّ الْأَحْزَانِ“ میں پھینک دیں گے۔ یہ آگ سے بھرا ایک گہرا کنواں ہے اس آگ کا نام ”نَارُ الْأَبَارِ“ ہے۔ جب جہنم سرد ہونے پر آتا ہے تو اس کنوئیں کا منہ کھول دیا جاتا ہے، جہنم اس کی حرارت سے پھر بھڑکنے لگتا ہے۔ اس میں درندے، بھیڑیے، سانپ اور بچھو ہیں جو جہنمیوں کو کاٹتے اور ڈستے ہیں اور اس میں عذاب کے فرشتے ہیں، جن کے ہاتھوں میں آگ کے نیزے ہیں جس سے وہ قاتلومی کو گھائل کرتے رہیں گے، اس عورت کو اس گڑھے میں پچاس ہزار سال تک عذاب دیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کے بارے میں جو چاہے فیصلہ فرمادے۔“

ہم اللہ عزوجل کے غضب اور عذاب سے اُس کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۳)..... تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، حُزْنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّتِ، حَسَنِ انْسَانِيَّتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: ”اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے بڑا گناہ اس جان کو قتل کرنا ہے جس کے قتلِ ناحق کو اللہ عزوجل نے حرام فرما دیا ہے اور کسی جان کو ناحق اذیت دینا حلال نہیں (پھر مثال بیان فرمائی) اگرچہ چڑیا ہی ہو کہ اگر کوئی شخص اس سے کھیلا یہاں تک کہ وہ مرگئی اور اسے بغیر حاجت کے ذبح بھی نہ کیا تو وہ قیامت کے دن کانوں کو پھاڑ دینے والی کڑک کی مثل آواز سے بارگاہِ الہی عزوجل میں عرض گزار ہوگی:

اے میرے اللہ عزوجل! اس سے پوچھ کہ اس نے بلا وجہ مجھے اذیت کیوں دی اور مجھے قتل کیوں کیا تھا؟ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: ”مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں تیرا حق ضرور دلاؤں گا اور سن لو! کوئی ظالم مجھ سے نہ بچ سکے گا، میں ہر اس شخص کو

عذاب دوں گا جس نے ناحق کسی جان کو اذیت دی ہوگی اور اگر میں کسی ظالم سے مظلوم کا پورا پورا بدلہ نہ دلاؤں تو میں خود بے جا کرنے والا ٹھہروں گا۔“

پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: ”میں ہی بدلہ دینے والا بادشاہ ہوں۔ میری عزت و جلال کی قسم! آج کے دن کسی پر ظلم نہ کروں گا اور آج کے دن کوئی ظالم مجھ سے نہ بچ سکے گا اگرچہ ایک طمانچہ ہو یا ہاتھ کی مار ہو یا ہاتھ کو مروڑا ہو اور میں سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کو بھی بدلہ دلاؤں گا اور لکڑی سے ضرور پوچھوں گا کہ تُو نے لکڑی کو خراش کیوں لگائی؟ اور پتھر سے ضرور پوچھوں گا کہ تُو نے پتھر کو تکلیف کیوں دی؟ اور وہ شخص کہ جس پر مظلوم کا حق ہے اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اپنی نیکیوں سے اس کا حق ادا نہ کر دے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اس کے سر ڈال کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔“

(۴)..... اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّهٌ مَعْنِ الْعُيُوبِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”سب سے بڑا گناہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور کسی جان کو ناحق قتل کرنا ہے اور جیسے میں، مشرک کی شفاعت نہیں کروں گا اسی طرح قتل ناحق کرنے والے کی بھی شفاعت نہیں کروں گا اور جس طرح مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا اسی طرح قاتل بھی جہنم میں رہے گا اور جس طرح اللہ عزوجل مشرکین پر سخت غضب فرماتا ہے اسی طرح قاتل پر بھی غضب شدید فرماتا ہے اور جس طرح قیامت کے دن مشرک پر لعنت فرمائے گا اسی طرح قاتل پر بھی لعنت فرمائے گا اور جب قاتل پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی لعنت پڑے گی تو وہ جہنم کے مختلف طبقات پر قتل کیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں دھنس جائے گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے جس طرح مشرکین کے لئے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے اسی طرح قاتل کے لئے

بھی عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔“ (پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی)

﴿۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝ (پ ۵، النساء: ۹۳)

سوائے اس کے جو توبہ کر لے۔

﴿۴﴾ اور ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝ (پ ۱۹، الفرقان: ۶۸)

﴿۵﴾ مزید ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان۔

الْأَمِنُ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ (پ ۱۹، الفرقان: ۷۰)

اور جب کسی عورت نے جان بوجھ کر اپنے بچے کو ساقط کیا اور پھر اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری سے گڑگڑا کر توبہ کی تو اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمالتا ہے کیونکہ غفور و رحیم رب عزوجل کا فرمانِ مغفرت نشان ہے:

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ ۖ وَهُوَ أَلَدُّ الْوَجْهِ ۗ
 (پ ۲۵، الشوریٰ: ۲۵) ترجمہ کنز الایمان: اور وہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

اور جنین لہ (یعنی پیٹ کا بچہ) ضائع کرنے کی دیت (یعنی خون بہا) اگر صورت بن چکی ہو تو چھ سو (600) درہم اس کے ورثاء یعنی باپ اور بھائیوں کے لئے ہوگی تو قتل کرنے والوں سے دیت کا مطالبہ کیا جائے گا یا اللہ عزوجل کے لئے ایک مؤمن غلام آزاد کیا جائے گا۔
 ﴿۷﴾ اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ ۖ
 تَوْبَةٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا
 (پ ۵، النساء: ۹۲) ترجمہ کنز الایمان: تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے تو وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

﴿۸﴾ اور ارشاد فرماتا ہے:

ان ”بہار شریعت“ میں جنین کی دیت کے بارے میں ہے ”کسی نے کسی حاملہ عورت کو ایسا مارا یا ڈرایا یا دھمکایا کوئی ایسا فعل کیا جس کی وجہ سے ایسا مرنے والا بچہ ساقط ہوا جو آزاد تھا۔ اگرچہ اس کے اعضاء کی خلقت مکمل نہیں ہوئی تھی بلکہ صرف بعض اعضاء ظاہر ہونے لگے تو مارنے والے کے عاقبہ پر مردگی دیت کا بیسواں حصہ یعنی پانچ سو درہم ایک سال میں واجب الادا ہوں گے ساقط شدہ بچہ مذکور ہو یا مونث اور ماں مسلمہ ہو یا کتابیہ یا مجوسیہ، سب کا ایک ہی حکم ہے۔“ (بہار شریعت، حصہ ۱۸، ص ۶۶-۶۷، مکتبہ رصوبہ)

اِنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ
 فسادِ فِي الْاَرْضِ فَكَانَ مَقْتَلِ النَّاسِ
 ترجمہ کنز الایمان: کہ جس نے کوئی جان
 قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین
 جمیعاًط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَانَ مَآ
 میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو
 اَحْيَا النَّاسِ جَمِيعًاط (پ ۶، المائدہ: ۳۲)
 قتل کیا اور جس نے ایک جان کو چلا لیا
 اس نے گویا سب لوگوں کو چلا لیا۔

یعنی اگر ایک ہزار افراد ایک قتل میں شریک ہو جائیں تو ان میں سے
 ہر ایک قتل کے جرم میں برابر کا شریک ہے اور سب پر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ہوگا اور
 جس نے کسی جان کو مجبوری کی حالت میں روٹی کا ایک ٹکڑا یا لقمہ کھلا کر یا پیاس کے
 وقت ایک گھونٹ پانی پلا کر یا اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت دور کرنے کے اس پر احسان
 کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کر دیا اور اللہ عزوجل کی تمام مخلوق پر احسان کیا۔“



حَسَنُ مُعَاشِرَتِ

(۵)..... شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض
 گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی
 عورتوں، بچوں، غلاموں اور لونڈیوں سے اچھا سلوک کرتا ہے۔“

(۶)..... سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ
 ذیشان ہے: ”اپنی عورتوں، اولاد اور جو بھی اس کی پرورش میں ہے، ان سے حسن
 سلوک کرنے والے کو راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرنے والے کا درجہ عطا کیا جائے گا۔“

(۷)..... نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”زکوٰۃ کے بعد افضل صدقہ وہ درہم ہے جو اپنی جان پر خرچ کرے تاکہ لوگوں کے سامنے سوال کرنے سے بچے اور وہ درہم ہے جو تو اپنے بچوں، غلاموں اور باندیوں پر خرچ کرے تاکہ وہ لوگوں کے محتاج نہ ہوں تو اللہ عزوجل اس کا اجر ستر (70) گنا بڑھا کر لکھے گا۔“

(۸)..... حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے حلال روزی کی طلب میں تھکاوٹ کی حالت میں شام کی تاکہ وہ خود کو لوگوں سے سوال کرنے سے بچائے تو وہ شام ہی کو بخش دیا جائے گا۔“

(۹)..... نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”اگر کوئی کسی کا فیصل (یعنی پرورش کرنے والا) ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرے۔“ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میری نہ اولاد ہے نہ بیوی اور نہ ہی خاندان، صرف ایک مرغی ہے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تو نے اس کے دانہ پانی میں ایک دن بھی کوتاہی کی تو اللہ تبارک و تعالیٰ تجھے حسن سلوک کرنے والوں میں نہ لکھے گا۔“

(۱۰)..... نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”تم پر یہ لازم ہے کہ اپنی عورتوں پر نرمی و مہربانی کرو، نہ ان پر ظلم کرو اور نہ ان پر تنگی کرو اس لئے کہ جب عورت پر ظلم کیا جائے تو اللہ عزوجل ایسا ہی ناراض ہوتا ہے جیسا کہ یتیم کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے۔“

(۱۱)..... سید المبلغین، رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِیْنَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”تم

میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں اور عورتوں کی عزت صرف کریم شخص ہی کرتا ہے اور ان کی اہانت و توہین صرف کمینہ و بد بخت ہی کرتا ہے۔“

(۱۲)..... شہنشاہِ خوشِ نِصَال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جُود و

نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

”مرد سے سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا پھر اس کی عورتوں، غلاموں اور لونڈیوں کے متعلق سوال ہوگا، تو اگر زندگی میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک اور احسان کیا ہوگا تو اللہ تبارک و تعالیٰ بھی اس پر احسان فرمائے گا اور عورت سے سب سے پہلے اس کی نماز کے متعلق پوچھا جائے گا پھر اس سے اس کے شوہر اور پڑوسیوں کے حقوق کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔“

(۱۳)..... مروی ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ

روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختارِ باذنِ پروردگارِ عزوجل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ

میں حاضر ہو کر عرض کی: ”یا رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مجھ میں بد خلقی کی

صفت ہے میں اپنی زوجہ اور گھر والوں کو زبان سے ایذا دیتا ہوں۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے گھر والوں کو ایذا دینے والے کا کوئی عذر اللہ عزوجل قبول

نہیں فرمائے گا اور نہ ہی اس کی کوئی نیکی قبول کی جائے گی اگرچہ اس نے ہمیشہ

روزے رکھے ہوں اور بہت زیادہ غلام اور باندیاں آزاد کی ہوں اور وہ شخص سب سے

پہلے جہنم میں داخل ہوگا۔ اسی طرح جب عورت اپنے شوہر کو ایذا یعنی تکلیف دیتی ہے تو

اس وقت تک اس کی نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی نیکی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی کر کے اس کے ساتھ اچھی زندگی نہ گزارے۔ یقیناً قیامت کے دن اللہ عزوجل تم سب سے ایک دوسرے کے متعلق پرسش فرمائے گا۔“

(۱۴)..... تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جوہر و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت،

محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”مرد پر واجب ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو نماز پڑھنے کا حکم دے اور اس کے ترک پر سرزنش کرے۔“

(۱۵)..... اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُيُوبِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”عورتوں کے معاملے میں اللہ عزوجل سے ڈرو کیونکہ وہ

تمہارے پاس قیدیوں کی صورت میں ہیں، تم نے ان کو اللہ عزوجل کے عہد و پیمان پر لیا

ہے اور اللہ عزوجل کے کلمہ (یعنی حکم) کے ذریعے ان کی شرم گاہیں تم پر حلال ہوئیں تم ان

کے لباس اور نفقہ (یعنی خرچ اور کھانا وغیرہ) میں وسعت رکھو، اللہ عزوجل تمہارے رزق میں

وسعت فرمائے گا اور تمہاری عمر میں برکت عطا فرمائے گا اور (یاد رکھو) تم جیسا کرو گے

اللہ عزوجل بھی ویسا ہی بدلہ تمہیں دے گا۔“

ٹیزھی پسلی

منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ

عزوجل کی بارگاہ میں حضرت سیدتنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلق کی شکایت کی، اللہ

عزوجل نے ان کی طرف وحی فرمائی: ”میں نے عورت کو ٹیزھی پسلی سے پیدا کیا ہے اور

وہ یوں کہ عورت یعنی حوا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو (حضرت) آدم (علیہ السلام) کی ٹیزھی بائیں

پسلی سے پیدا کیا گیا اور ٹیڑھی پسلی کو اگر تم سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے۔ لہذا اسے برداشت کرو اور وہ جیسی بھی ہو اس کے ساتھ گزارہ کرو، ہاں! اگر دین میں کمی دیکھو تو ضرور پورا کرو۔“

مرد پر بیوی کے حقوق

(۱۶)..... حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیویوں اور لونڈیوں کو وضو، اس کی نیت، تیمم، حیض و نفاس اور جنابت سے غسل، استحاضہ کے احکام اور وضو و نماز کے فرائض و سنن کی تعلیم دے اور (خصوصاً) عقائدِ اہلسنت (کی تعلیم)، غیبت، چغلی اور نجاست سے بچنے، فضول گوئی سے خاموشی، ذکر و آداب بجالانے پر استقامت اور گناہ اور برائی سے اجتناب کی تعلیم دے اور اگر اپنی کم علمی کی وجہ سے ان کو سکھانے سے قاصر ہے تو (کسی اور سے) پوچھ کر بتائے، ورنہ ان کو رخصت دے کہ وہ مسائل و احکام کے متعلق کسی اور (محرم) سے پوچھیں اور مرد کو اپنی عورتوں کو ایسی جگہ جانے سے منع نہیں کرنا چاہئے جہاں وہ اللہ و رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سن کر اپنے دین کے احکام کو جان سکیں اور جہنم میں جانے سے بچ جائیں۔“

(۱۷)..... اسی وجہ سے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔“ یعنی علم سے مراد دین کے فرضِ علوم ہیں۔

۱: الحمد للہ عزوجل تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں اسلامی بہنوں کے مختلف شہروں میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں جس میں دین کے بنیادی احکام اور سنتیں سکھائی جاتی ہیں، تمام اسلامی بہنوں سے شرکت کی مدنی التجاء ہے۔

حُسْنِ سَلُوكِ

مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنی زوجہ، اولاد، غلاموں اور باندیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے ان کو کھانا کھلانا، کپڑے مہیا کرنا اور دینی (فرض) امور کی تعلیم دینا بھی اس پر لازم ہے اور یہ سب حلال طریقہ سے کرے اور اس کے لئے ان معاملات میں کسی بھی وجہ سے کوتاہی جائز نہیں جیسا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿۹۹﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ
وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ
لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ
مَا يُؤْمَرُونَ ﴿۲۸﴾ (تحریم: ۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

(اس آیت کریمہ میں) اللہ عزوجل نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو

(جنم کی) آگ سے بچائے اور اپنے گھر والوں کو بھی اسی طرح اس سے بچائے جس طرح اپنے آپ کو بچاتا ہے۔“

(۱۸)..... سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عائشان ہے: ”بروزِ قیامت ہر حاکم سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اُس سے اُن کے متعلق پوچھا جائے گا اور عورت اپنے شوہر کے مال میں حاکم ہے اس سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی۔“

(۱۹)..... نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”مرد اپنے رب

عزوجل سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہ ہوگا کہ وہ (دنیا

میں) اپنے گھر والوں سے لاعلم رہا تھا۔“

(۲۰)..... مروی ہے کہ مرد سے تعلق رکھنے والوں میں پہلے اس کی زوجہ اور اس کی اولاد

ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچے قیامت میں) اللہ عزوجل کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کریں

گے: ”اے ہمارے رب عزوجل! ہمیں اس شخص سے ہمارا حق لے کر دے، کیونکہ اس

نے کبھی ہمیں دینی امور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا جس کا ہمیں علم نہ تھا

پھر اس شخص کو حرام کمانے پر اس قدر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جھڑ جائے گا پھر اس

کو میزان کے پاس لایا جائے گا، فرشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس

کے عیال میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: ”میری نیکیاں کم ہیں۔“ تو وہ اس

کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آکر کہے گا: ”تُو نے مجھے سو دکھلایا تھا۔“

اور اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا اس طرح اس کے گھر والے اس کی سب نیکیاں

لے جائیں گے اور وہ اپنے اہل و عیال کی طرف حسرت و یاس سے دیکھ کر کہے گا:

”اب میری گردن پر وہ گناہ و مظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔“

(اس وقت) فرشتے کہیں گے: ”یہ وہ (بد نصیب) شخص ہے جس کی نیکیاں اس

کے گھر والے لے گئے اور یہ ان کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔“

پس مرد پر واجب ہے کہ وہ حرام سے بچے اور اپنے گھر والوں سے حسن

سلوک کے ساتھ پیش آئے۔



صلہ رحمی اور قطع رحمی کا بیان

(۲۱)..... حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”صلہ رحمی رزق کو بڑھاتی اور عمر میں زیادتی کرتی ہے، صلہ رحمی عرش سے لٹکی ہوئی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کرتی ہے: ”اے اللہ عزوجل! تو اسے ملا جو مجھے ملائے اور تو اسے کاٹ جو مجھے کاٹے۔“ تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ”میری عزت و جلال کی قسم! میں ضرور اس کو ملاؤں گا جو تجھے ملائے گا اور ضرور اسے قطع کروں گا جو تجھے قطع کرے گا۔“



ایک عبرت ناک واقعہ

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے: ”ایک نیک و صالح عجمی شخص میرا دوست تھا اور وہ مکہ مکرمہ کے پاس رہا کرتا تھا، ساری ساری رات بیٹ اللہ (یعنی خانہ کعبہ) کا طواف کرتا رہتا اور ہمیشہ قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا۔ عرصہ دراز تک اس کا یہی معمول رہا، میں نے اُسے کچھ سونا بطور امانت دیا اور خود یمن چلا گیا جب میں واپس لوٹا تو وہ مرچکا تھا میں نے اس کی اولاد سے اپنی امانت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: ”اللہ عزوجل کی قسم! تم جو کہتے ہو، ہمیں اس کی کچھ خبر نہیں اور نہ ہمیں اس امانت کا علم ہے۔“ مجھے بے حد دکھ ہوا، خیر! میری ملاقات حضرت سیدنا

مالک بن دینار علیہ رحمۃ الغفار سے ہوئی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”اے میرے بھائی! شہیں کیا پریشانی ہے؟“ میں نے سارا ماجرا انہیں کہہ سنایا تو انہوں نے فرمایا: ”جمعہ کو آدھی رات کے وقت مَطَاف (یعنی طواف کی جگہ) میں کوئی نہ ہو تو تم رکن و مقام (یعنی رکن یمانی اور مقام ابراہیم) کے درمیان کھڑے ہو کر با آواز پکارنا، اے فلاں! تو اگر وہ واقعی اللہ عزوجل کا مقبول و صالح بندہ ہو تو اس کی روح تجھ سے کلام کرے گی اس لئے کہ ارواح مؤمنین رکن و مقام کے درمیان جمع ہوتی ہیں۔“ وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ ”جب جمعہ کی رات آئی تو آدھی رات کے وقت میں نے رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارا، اے فلاں! لیکن کسی نے مجھ سے کوئی کلام نہ کیا، جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کو بتایا تو آپ نے یہ آیت پڑھی: ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ (پ ۲، البقرہ: ۱۵۶) ترجمہ کنزالایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔“ اور فرمایا: ”وہ عجمی شخص جہنمی تھا لیکن تم ایسا کرو کہ یمن چلے جاؤ، وہاں ایک کنواں ہے جس کا نام ”بِسْوَبْرُوْهُوْت“ ہے اس کنوئیں میں عذاب دیئے جانے والوں کی روئیں جمع ہوتی ہیں اور وہ کنواں جہنم کے منہ پر ہے۔ تم آدھی رات کے وقت کنوئیں کے کنارے کھڑے ہو کر یوں ندا کرنا: ”اے فلاں کی روح! تو اس کی روح تجھ سے کلام کرے گی۔“ چنانچہ (یمن پہنچنے کے بعد) میں اس کنوئیں کے قریب جا کر بیٹھ گیا، آدھی رات کے وقت میں نے دیکھا کہ دو شخصوں کو لاکر اس کنوئیں میں اتارا گیا، دونوں رورہے تھے ایک نے دوسرے سے پوچھا: ”تو کون ہے؟“ دوسرے نے جواب دیا: ”میں ایک ظالم شخص کی روح ہوں جو دنیا میں

بادشاہ کا پہرے دار تھا اور حرام کھاتا تھا، ملک الموت علیہ السلام نے مجھے اس کنوئیں میں پھینک دیا اور اب مجھے اس میں عذاب دیا جائے گا۔“ دوسرے نے کہا: ”میں عبد الملک بن مروان کی روح ہوں جو نافرمان اور ظالم شخص تھا اب مجھے اس کنوئیں میں عذاب دینے کے لئے لایا گیا ہے۔“ جب میں نے ان دونوں کی چیخ و پکار سنی تو گھبراہٹ کی شدت سے میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پھر میں نے اس کنوئیں میں جھانک کر با آواز پکارا: ”اے فلاں“ تو اس شخص کی آواز آئی: ”لَبَّيْكَ“ (یعنی میں موجود ہوں) اور وہ اس حالت میں تھا کہ اسے عذاب دیتے ہوئے مارا پیٹا جا رہا تھا، میں نے اس سے پوچھا: ”اے میرے بھائی! وہ امانت کہاں ہے جو میں نے تیرے پاس رکھوائی تھی؟“ اس نے جواب دیا: ”وہ امانت فلاں جگہ فلاں زینے کے نیچے مدفون ہے۔“ پھر میں نے پوچھا: ”اے میرے بھائی! کس گناہ کے سبب تجھے بدبختوں کے مقام پر لایا گیا؟“ اس نے جواب دیا: ”میری بہن کے سبب، اس لئے کہ میری ایک غریب بہن مجھ سے کہیں دور سرزمینِ عجم پر رہتی تھی، میں اس کی پرواہ کئے بغیر اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول ہو گیا اور مکہ مکرمہ میں رہنے لگا اور اس مدت میں نہ مجھے اس کی کوئی فکر ہوئی اور نہ میں نے اس کے بارے میں (کسی آنے والے سے) کچھ پوچھا، جب میں مر گیا تو اللہ عزوجل نے اسی بات پر میری پکڑ فرمائی اور (مجھ سے) فرمایا: ”تو اس کو کیسے بھول گیا؟ اس کے پاس کپڑے نہیں تھے اور تو کپڑے پہنے ہوئے زندگی گزارتا تھا، وہ بھوکی رہتی اور تو سیر ہو کر کھاتا، وہ پیاسی رہتی اور تو سیر ہو کر پیتا تھا (پھر اللہ عزوجل نے فرمایا) میری عزت و جلال کی قسم! میں قطع رحمی کرنے والے پر رحم نہیں کروں

گا، اسے لے جاؤ اور ”بِشْرُ بَرُّهُوت“ میں ڈال دو۔“ تو ملک الموت علیہ السلام نے مجھے اس کنوئیں میں ڈال دیا اور آہ! اب مجھے عذاب دیا جا رہا ہے۔“ اے میرے بھائی! تم میری بہن کے پاس جا کر اس سے (میرے لئے) معافی کی درخواست کرو اور اس عذاب سے میرے چھٹکارے کے لئے ”کچھ کرو“ ممکن ہے اللہ عزوجل مجھ پر رحم فرمائے کیونکہ اللہ عزوجل کے ہاں قطع رحمی کے علاوہ میرا کوئی اور گناہ نہیں۔“

وہ بزرگ فرماتے ہیں: ”(پہلے میں) اس جگہ گیا (جہاں امانت مدفون تھی) اور اس کو کھودا، اس سے ایک تھیلی نکلی جس میں میری امانت موجود تھی وہ اسی حالت میں تھی جیسی میں نے اپنے ہاتھ سے باندھی تھی۔“ چنانچہ اپنی امانت کو لے کر میں عجم کے شہر چلا گیا وہاں جا کر اس کی بہن کے متعلق لوگوں سے معلومات کی، بالآخر! جب میری اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے اسے اول تا آخر سارا ماجرا کہہ سنایا تو وہ رونے لگی پھر میں نے اس کے بھائی کے چھٹکارے کے لئے اس سے کہا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محتاجی کی شکایت کرنے لگی، میں نے کچھ دنیاوی مال اسے دے دیا اور وہاں سے لوٹ آیا۔ پس ہر مؤمن کو چاہئے کہ صلہ رحمی کو اختیار کرے۔“

(۲۲)..... نبی مکرّم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عالیشان ہے: ”میں نے جنت میں سونے، موتی، یاقوت اور زبرجد کے محلات دیکھے جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے میں نے پوچھا: ”اے میرے بھائی جبرائیل علیہ السلام! یہ محلات ڈھکانے کس کے لئے ہیں؟“ تو انہوں نے عرض کی: ”اس شخص کے لئے جو صلہ رحمی کرے، سلام کو عام کرے، نرمی سے گفتگو کرے، یتیموں سے نرمی کرے اور رات

کے وقت جب لوگ سو جائیں تو وہ نماز (یعنی صلوٰۃ اللیل یا تہجد) پڑھے۔“

(۲۳)..... نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”جس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنی بیوی کے برے اخلاق پر صبر کیا تو اللہ

عزوجل اس شخص کو حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور جس

عورت نے اپنے شوہر کی بد اخلاقی پر صبر کیا تو اللہ عزوجل اس کو اپنی راہ میں جہاد کرنے

والے کی مثل اجر عطا فرمائے گا اور جس عورت نے اپنے شوہر پر ظلم کیا اور اس سے ایسی

بات کا مطالبہ کر کے اس کو اذیت دی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا تھا تو رحمت و عذاب

کے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں اور اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا اور جس عورت نے

اپنے شوہر کی اذیت و تکلیف پر صبر کیا اللہ عزوجل اس کو حضرت آسیہ (جو فرعون کی بیوی تھیں) اور

حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرح اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔“

بے شک اللہ اَصْدَقُ الصَّادِقِينَ ارشاد فرماتا ہے: ”جس نے صلہ رحمی

کی میں اس کی عمر میں اضافہ کروں گا، اس کے مال میں برکت دوں گا، اس کے گھر کو

آباد کروں گا، موت کی سختیاں اس پر آسان کر دوں گا اور جنت کے دروازے اس کو

پکارتے گے: ”ہماری طرف آ جاؤ۔“

(۲۴)..... سَيِّدُ الْمُبْلِغِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”قطع رحمی

کرنے والے پر رحمت نازل نہیں ہوتی۔“

ہم محرومی سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں اور اس سے قبولیت و معفرت کا اور آگ سے امان کا سوال کرتے ہیں۔



جنت میں بھی علماء کی حاجت ہوگی

مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ پر نور ہے: جنتی جنت میں علماء کرام کے محتاج ہوں گے، اس لئے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”تَمَنُّوْا عَلٰی شَيْئِمَّ يَعْنِيْ ”مجھ سے مانگو، جو چاہو“، وہ جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اپنے ربِّ کریم عزوجل سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے، یہ مانگو وہ مانگو، جیسے وہ لوگ دنیا میں علماء کرام کے محتاج تھے جنت میں بھی ان کے محتاج ہوں گے۔

(الفردوس الاخبار بماثور الخطاب ج ۱، ص ۲۳۰، حدیث ۸۸۰، الجامع

لصغیر“ للسیوطی ص ۱۳۵، حدیث ۲۲۳۵)

نواں باب: والدین کے نافرمان کی سزا

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

إِمَّا يَلُغْنَ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا
أَوْ كِلَهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٍ وَلَا
تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا
(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۳)

ترجمہ کنز الایمان: اگر تیرے سامنے ان
میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو
ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور
ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

والدین کی نافرمانی کی مذمت پر احادیث مبارکہ:

(۱)..... شہنشاہ خوش حصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جود و نوال،
رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اگر
کلام عرب میں لفظ ”آف“ کے علاوہ کوئی اور ایسا لفظ ہوتا جس میں لفظ ”آف“ کی
جائے کم تکلیف کا معنی پایا جاتا تو اللہ عزوجل یہ نہ فرماتا: ”فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٍ“ (بلکہ
وہی کم تکلیف والا لفظ فرمایا جاتا) بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن
سلوک کرنے کا تاکید حکم ارشاد فرمایا ہے۔“

(۲)..... سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و

مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”والدین کا

نا فرمان اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے یہاں تک کہ وہ اس (نماز و روزہ) میں

یکتا و منفرد ہو جائے اور اس کا انتقال اس حال میں ہو کہ اس کے والدین اس پر ناراض

ہوں تو وہ اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ عزوجل اس پر غضب فرمائے گا۔“

(۳)..... تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، محزونِ جو دو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ”جہنم میں والدین کے نافرمان اور شیطان کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔“

(۴)..... اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُيُوبِ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”شبِ معراج مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ آگ کی شاخوں پر لٹکے ہوئے ہیں، میں نے امینِ وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا: ”اے میرے بھائی جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟“ انہوں نے عرض کی: ”یہ والدین کے نافرمان ہیں۔“

(۵)..... حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے اپنے والدین کو گالی دی اس کے سر پر جہنم میں اس قدر آگ کے انکارے برسیں گے جس قدر آسمان سے زمین پر بارش کے قطرے برستے ہیں۔“

ہم اللہ عزوجل کی ناراضگی، جہنم کی آگ اور اس میں داخل کرنے والے ہر عمل سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۶)..... شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سیکنہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ”مجھے کوئی شے اس قدر غمگین نہ کرے گی جس قدر والدین کے نافرمانوں کا عذاب رنج و غم میں ڈالے گا (قیامت کے بعد) میں جنت میں ہوں گا کہ مار پیٹ کی وجہ سے والدین کے نافرمانوں کی چیخ و پکار اور ان کے رونے کی آواز سنوں گا، میرے دل میں ان کے لئے شفقت بھر آئے گی تو میں عرش

کے نیچے سجدے میں گر کر ان کے حق میں شفاعت کروں گا۔ (اس وقت) اللہ عزوجل فرمائے گا: ”اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! اپنا سراٹھالیجئے کیونکہ میں والدین کے نافرمانوں کو اس وقت تک جہنم سے نہیں نکالوں گا جب تک کہ ان کے والدین ان سے راضی نہ ہو جائیں۔“ تو میں اپنی جگہ لوٹ آؤں گا اور ان سے توجہ ہٹالوں گا میں دوبارہ آکر ان کی چیخ و پکار سنوں گا تو پھر عرش کے نیچے سجدہ کروں گا، اللہ عزوجل مجھ سے فرمائے گا: ”اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! اپنا سراٹھالیجئے، اے میرے محبوب! آپ نے جب بھی مانگا میں نے عطا کیا مگر والدین کے نافرمانوں کو جہنم سے نہیں نکالا جائے گا جب تک کہ ان کے والدین ان سے راضی نہ ہو جائیں۔“

میں دوبارہ اپنی جگہ لوٹ جاؤں گا اور وہ مجھے بھلا دیئے جائیں گے، میں ایک مرتبہ پھر اس طرف آؤں گا تو ان کا سخت گریہ اور روناسن کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کروں گا: ”اے اللہ عزوجل! (داروغہ جہنم حضرت) مالک (علیہ السلام) کو حکم دے کہ وہ ان کے طبقے کا دروازہ کھولیں تاکہ میں ان کا عذاب دیکھ سکوں کیونکہ میں ان کی بہت زیادہ چیخ و پکار سنتا ہوں۔“ تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ”میں مالک کو اس کا حکم دے چکا ہوں۔“

(آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:) میں اسی وقت (حضرت) مالک

(علیہ السلام) کے پاس جاؤں گا تو وہ میرے لئے دروازہ کھول دیں گے میں دیکھوں گا کہ کچھ لوگ آگ کی شاخوں میں لٹکے ہوئے ہیں اور عذاب کے فرشتے ان کی پیٹھوں اور رانوں پر آگ کے کوڑے برسارہے ہیں اور ان کے پاؤں کے نیچے

سانپ، بچھو گھوم پھر رہے ہیں اور انہیں ڈس رہے ہیں، میں ان پر رحم کی وجہ سے رو پڑوں گا اور تیسری مرتبہ عرش کے نیچے آ کر سجدہ کروں گا۔

اللہ عزوجل فرمائے گا: ”یہ نافرمان، والدین کی رضامندی کے بغیر جہنم سے

نہیں نکل سکتے۔“ تو میں عرض کروں گا: ”اے میرے رب عزوجل! ان کے والدین

کہاں ہیں؟“ اللہ عزوجل فرمائے گا: ”وہ جنت میں اپنے ٹھکانوں میں ہیں، ان میں

سے بعض تو مقامِ اعراف (جو جنت و جہنم کے درمیان ایک مقام ہے) میں، بعض جنت الماویٰ

میں اور دوسرے بعض اس کے علاوہ دوسری جگہوں میں ہیں۔“ میں عرض کروں گا:

”اے میرے مالک و مولیٰ عزوجل! مجھے ان کے جنتی والدین کی پہچان عطا فرما۔“ تو اللہ

عزوجل مجھے ان کی پہچان عطا فرمائے گا، میں ان کے پاس جا کر ان سے کہوں گا:

”کاش! تم اپنی اولاد کو دیکھتے، ان پر عذاب کے فرشتے مقرر کئے گئے ہیں جو ان کو

عذاب دے رہے ہیں، مجھے ان کے رونے اور چیخنے نے غم میں مبتلا کر دیا ہے۔“ تو

والدین ان تکالیف کو یاد کریں گے جو دنیا میں ان کی اولاد کی طرف سے انہیں پہنچی

ہوں گی، ایک کی ماں کہے گی: ”یا رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ اس کو

عذاب ہی میں رہنے دیں کیونکہ اس نے میری توہین کی، مجھے گالی دی، میرا دل

دکھایا، اور اس کے پاس مال و دولت کی کمی نہ تھی مگر میں رات بھوکے گزارتی، میرے

پاس تن ڈھا پینے کے بھی کپڑے نہ تھے اور اس کی بیوی عمدہ اور مہنگے کپڑے پہنتی تھی۔“

ایک اور عرض کرے گا: ”آپ اُسے عذاب ہی میں رہنے دیں کیونکہ

میں جب کبھی اُس کو اچھی بات کی تلقین کرتا تھا تو وہ مجھے مارتا تھا اور مجھے اپنے گھر سے

نکال دیتا تھا اور یہ اس کا معمول تھا کہ وہ ایسا کرتا رہتا تھا۔“

الغرض دنیا میں جو گزرا، ان کے دلوں میں اس کی رنجش باقی رہے گی، میں

ان سے کہوں گا: ”دنیا تو گزر گئی اور جو ہونا تھا ہو گیا، اب انہیں معاف کر دو اور میں نے تمہارے پاس قدم رنجا فرما کر تمہیں عزت دی ہے لہذا تم بھی ان سے درگزر کرو۔“

اس وقت اللہ عزوجل فرمائے گا: ”اے میرے محبوب! اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم! آپ ان کے لئے مشقت نہ اٹھائیں، میری عزت و جلال کی قسم! میں والدین

کی دلی رضامندی کے بغیر ان کی اولاد کو جہنم سے نہیں نکالوں گا۔“ تو میں عرض کروں

گا: ”اے میرے رب عزوجل! ان کے والدین کو حکم دے کہ یہ میرے ساتھ چل کر اپنی

اولاد کے عذاب کو دیکھیں امید ہے انہیں ان پر رحم آجائے۔“ اللہ عزوجل ان کو میرے

ساتھ چلنے کا حکم فرمائے گا وہ جہنم کی طرف آئیں گے تو حضرت مالک علیہ السلام (یعنی

داروغہ جہنم) ان کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیں گے۔

جب وہ اپنی اولاد اور ان کے عذاب کو دیکھیں گے تو رونا شروع کر دیں گے

اور کہیں گے: ”اللہ عزوجل کی قسم! ہمیں معلوم نہ تھا کہ انہیں اس قدر سخت عذاب ہو رہا

ہے۔“ والدین میں سے ہر ایک اپنی اولاد کے لئے چیخ و پکار کرے گا اور جب ان کی

اولاد اپنے ماں باپ کے رونے کی آواز کو سنے گی تو ان میں سے ہر کوئی اپنی ماں سے

کہے گا: ”اے میری ماں! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے اور عذاب نے مجھے ہلاک

کر دیا ہے، اے میری ماں! تو تو کبھی یہ برداشت نہیں کرتی تھی کہ میں دھوپ یا اس کی

تپش میں ایک گھڑی بھی بیٹھوں یا مجھے کاٹا چبھ جائے، اے میری ماں! (آج) تو نے

کیسے میرے عذاب کو سن کر اس پر صبر کر لیا، کیا تو میری کھال اور ہڈیوں پر رحم نہیں کھائے گی؟“ اس وقت ان کے والدین روتے ہوئے عرض کریں گے: ”اے ہم سے محبت کرنے والے، اے سراپا حسن و خوبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ ان کی شفاعت فرمائیے۔“

اللہ عزوجل ان کے والدین سے فرمائے گا: ”چونکہ میں نے تمہاری ہی وجہ سے ان پر غضب کیا لہذا اب تمہاری ہی سفارش سے میں ان کو جہنم سے نکالوں گا۔“ وہ عرض کریں گے: ”اے ہمارے معبود و مالک عزوجل! ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر اپنا فضل و احسان فرما۔“

تو اللہ عزوجل ان کے والدین سے فرمائے گا: ”کیا تم دونوں اپنی اولاد سے راضی ہو گئے؟“ وہ عرض کریں گے: ”ہجی ہاں۔“ اللہ عزوجل حکم فرمائے گا: ”جس کے والدین اس کو نکالنے پر راضی ہیں اس کو جہنم سے نکال دو اور جن کا یہ مطالبہ نہیں ان کی اولاد کو عذاب میں ہی رہنے دو یہاں تک کہ میں ان کے بارے میں جو چاہوں فیصلہ فرمادوں۔“

چنانچہ حضرت مالک (علیہ السلام) ان کو اس حال میں نکالیں گے کہ وہ جل کر کونکہ ہو چکے ہوں گے تو ان پر نہر حیات کا پانی بہایا جائے گا، اس سے ان پر نیا گوشت، کھال اور بال اُگ آئیں گے پھر وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

(۷)..... سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”میں تمہیں نماز اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، بے شک اس سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کبھی ایسا ہوتا ہے انسان کی زندگی تین سال رہ جاتی ہے اور وہ اپنے

والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو اللہ عزوجل تین سالوں کو تیس (30) سال کر دیتا ہے اور اگر وہ اپنے والدین کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی عمر کے تیس (30) سالوں کو تین سال یا (فرمایا) تین دن کر دیتا ہے۔“

(پھر ارشاد فرمایا:) ”گھر والوں اور رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک عمر کو

زیادہ کرتا ہے اور ان پر ظلم، عمر اور رزق میں کمی کرتا ہے اور اللہ عزوجل کے غضب کا سبب ہے، اور اگر اللہ تبارک و تعالیٰ قطع رحمی کرنے والے کو دنیا میں عذاب نہ دے تو اس کے عذاب کو موت کے بعد تک مؤخر فرما دیتا ہے اور اس کی روح کو قیامت تک جہنم کے منہ پر واقع ”بئر برہوت“ (نامی) کنوئیں میں قید رکھا جائے گا۔“

(۹)..... حضور نبی پاک، صاحب لؤلؤ لاک، سیاح افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عبرت نشان ہے: ”جس نے والدین کی نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل اور اس کے

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اور والدین کے نافرمان کو جب قبر میں دفن کر

دیا جائے گا تو قبر اس کو اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک

دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی اور قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت

عذاب ان تین اشخاص کو ہوگا (۱) والدین کا نافرمان (۲) زانی اور (۳) اللہ عزوجل کا

شریک ٹھہرانے والا۔“

دینکنے والا گدھا

ایک بزرگساز رضی اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”ایک رات میں قبرستان میں

داخل ہوا، میں نے ایک قبر کو دیکھا کہ اس سے دُھواں نکل رہا ہے پھر کیا دیکھتا ہوں کہ

وہ قبر شق ہوئی اور اس سے ایک سیاہ فام فرشتہ نمودار ہوا، جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز

ہے اور وہ اس سے ایک گدھے کے سر پر ضربیں لگا رہا ہے اور وہ گدھا رینگتا ہے پھر وہ (گدھا) آگ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا قبر سے باہر آ گیا تو عذاب کے فرشتے نے اس کو واپس قبر میں دھکیل دیا اور خود بھی اس کے پیچھے قبر میں داخل ہو گیا اور قبر بند ہو گئی۔

میں متعجب ہو کر اس کی فکر میں مبتلا ہو گیا، پھر ایک عورت سے میری ملاقات ہوئی، میں نے اس واقعہ کے متعلق اس سے دریافت کیا تو اس نے بتایا: ”یہ شخص زنا کرتا اور شراب پیتا تھا، اس کی ماں جب اسے سمجھاتی تو یہ اس سے جھگڑتا اور کہتا: ”ایسے ہی چینے جا جیسے گدھا رینگتا ہے۔“ جب یہ مر گیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے قبر میں اس کو گدھا بنا دیا اور اب ہر رات عذاب کا فرشتہ اس کو قبر سے نکالتا ہے اور اس کو مارتے ہوئے کہتا ہے: ”اے گدھے! رینک (یعنی گدھے کی طرح چیخ) پھر اسے زنجیروں سے گھسیٹتے ہوئے قبر میں دھکیل دیتا ہے اور قبر بدستور بند ہو جاتی ہے۔“

لہذا مومن کو چاہئے کہ وہ رحمت الہی عزوجل سے دوری اور عذاب سے ڈرتے ہوئے اپنے آپ کو مشقتوں اور سختیوں کا عادی بنائے۔

ہم اللہ عزوجل کے غضب، جہنم اور جہنمیوں کے عمل سے اُس کی پناہ مانگتے ہیں۔



سوال باب: گانے باجے کی ممانعت

(۱)..... نبی مکرّم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

خوشبودار ہے: ”قیامت کے دن عرش کے نیچے سے ندا کی جائے گی: ”کہاں ہیں وہ لوگ

جو دنیا میں اپنی سماعت کو لہو و لعب، باجوں اور بیکار باتوں سے بچایا کرتے تھے کہ آج میں

ان کو اپنی حمد و ثناء سناؤں اور خبر دوں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔“

(۲)..... نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: ”مجھے باجوں کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا

ہے اور بے شک اللہ عزوجل لَيْلَةُ الْقَدْرِ (یعنی شب قدر) میں بھی باجے بجانے والوں پر

نظر رحمت نہیں فرماتا۔“ نیز شَبَابَةَ (یعنی سیٹی بجانا) بھی حرام ہے۔

(۳)..... حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”میں حضرت سیدنا عمر

بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی چرواہے کی

بانسری کی آواز سنی تو اپنی انگلیوں سے کانوں کو بند فرمایا اور راستے سے ایک طرف

ہٹ کر تیز تیز چلنے لگے پھر (کچھ دور جا کر) دریافت فرمایا: ”اے نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا

بانسری کی آواز آنا بند ہو گئی؟“ میں نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اپنی انگلیاں کانوں سے ہٹالیں اور (اُسی) راستے کی طرف لوٹ آئے اور فرمایا: ”میں

نے سید المبلغین، رحمۃ اللعلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی بانسری کی آواز نہیں سنی۔“

﴿۱﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا
مُكَّاءً وَتَصَدِيَةً (پ ۹، الانفال: ۳۵) ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی۔

مفسرین کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: ”مُكَّاءٌ منہ سے سیٹی بجانا اور

تَصَدِيَةً تالی بجانا اور گانا ہے اور فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جب عید کا دن ہوتا تو (کافر) لوگ مساجد (یعنی عبادت گاہوں) میں گانے گاتے اور سیٹیاں بجایا کرتے تھے تو حق تبارک و تعالیٰ نے ان کے اس فعل کی مذمت فرمائی اور ان کو دردناک عذاب کی وعید سنائی۔“

(۲)..... شہنشاہ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال،

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

”باجا بجانے والے اور سننے والے دونوں ملعون ہیں، تو جس نے دنیا میں گانے باجے

سنے وہ جنت میں خوش کرنے والی آوازوں کو سننے سے ہمیشہ محروم رہے گا، مگر یہ کہ وہ

توبہ کر لے (اور ارشاد فرمایا) حضرت راؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز (خوش الحانی میں) نو

سو (900) مزا میر (یہ شیطانی مزا میر نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی حمد و پاکی ہوگی) کی آوازوں کے

برابر ہوگی جس دن اللہ تبارک و تعالیٰ کا دیدار ہوگا اس دن وہ اپنی آواز سنائیں گے لہذا

اُس خوش کن آواز کے لئے اس دنیاوی آواز کو سننا ترک کر دو۔“

﴿۲﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ترجمہ کنز الایمان: ان کے لئے ہے اُس میں جو

چاہیں اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے (پ ۲۶، ق: ۳۵)

جنت کا بیان

نیکیوں کی جزائیں

(۱)..... سرکارِ والا اعتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار

بِإِذْنِ پروردگارِ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جب قیامت کے

دن جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو خوبصورت

مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اور ایک منادی ندا کرے گا: ”اے جنتیو! چڑھاؤ اور

اے جہنمیو! چڑھاؤ۔“ تو اہل جنت اور اہل جہنم سب چڑھا آئیں گے ان سے کہا جائے

گا: ”کیا تم جاننا چاہتے ہو یہ کیا ہے؟“ تو وہ کہیں گے کیوں نہیں۔“ کہا جائے گا: ”یہ

موت ہے“ پھر اس مینڈھے کو جنت و دوزخ کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور

منادی ندا کرے گا: ”اے جنتیو! تم جنت میں ہمیشہ رہو گے اب کوئی موت نہیں اور

اے جہنمیو! تم دوزخ میں ہمیشہ رہو گے اب کوئی موت نہیں۔“ اس وقت جہنمیوں کو

بہت زیادہ حسرت ہوگی اور روتے ہوئے (جہنم کی طرف) لوٹ جائیں گے اور جنتی

بہت خوش ہوں گے اور (خوشی خوشی) اپنے محلات کی طرف لوٹ جائیں گے۔

اللہ عزوجل جنتیوں کے لئے گانے والی حور عین بھیجے گا اور وہ جنت کے

باغات میں سفید چمکدار موتی کے ایوانوں میں بیٹھے ہوں گے جس کا طول یعنی لمبائی سو

سال کی مسافت ہوگی اور اس کی چوڑائی پانچ سو سال کی مسافت ہوگی اور سب عورتیں

(حضرت) فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھی ہوں گی اور ایک دوسرے ایوان

میں تمام مرد نبی (کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے حضور بیٹھے ہوں گے اور ان کے لئے

بچھونے اور مسندیں لگائی جائیں گی پھر وہ حور آگے بڑھ کر ان کو ایسی خوش کن آواز میں حق تبارک و تعالیٰ کی حمد سنائے گی کہ اس سے اچھی آواز کسی سننے والے نے کبھی نہ سنی ہوگی اور اس میدان میں ایسے درخت ہوں گے جن کی ہر ٹہنی میں نوے (90) قسم کے ساز ہوں گے ملائکہ ان درختوں کو اس حور کے سامنے کر دیں گے اور اللہ عزوجل اس حور سے فرمائے گا: ”میرے ان بندوں کو (میری حمد و ثناء کے نغمے) سناؤ جنہوں نے دنیا میں میری خاطر گانوں (اور باجوں) سے اپنے کانوں کو بچائے رکھا اور دنیا میں میرے کلام (یعنی قرآن مجید) اور میرے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کو سن کر خوش ہوتے تھے، تو آج ان کے لئے میرے ہاں خوشی اور عزت ہے۔“

پھر حور عین حق تبارک و تعالیٰ کی تسبیح، اس کی حمد، بزرگی اور وحدانیت کے نغمے گائے گی اور عرش کے نیچے سے ان سازوں پر ایسی ہوا چلے گی کہ سب لوگ حق تعالیٰ کی ملاقات کی خوشی و مسرت میں جھوم اٹھیں گے اور وجد میں آجائیں گے، ملائکہ ان کو سونے کی کرسیاں پیش کریں گے جن پر سونے کے منقش بچھونے (یعنی کور) ہوں گے اور وہ سبز باریک ریشم کے ہوں گے جن کا آستر قتادیز (یعنی اُن کا اندرونی حصہ سنگین ریشم) کا ہوگا تو سب جنتی ان کرسیوں پر بیٹھ جائیں گے ملائکہ کہیں گے کہ حق تبارک و تعالیٰ تم سے فرماتا ہے: تم نے دنیا میں نماز و عبادت کی جو مشقت اٹھائی وہ کافی ہے اب تم جھوم جھوم کر اپنے اعضاء کو مشقت میں نہ ڈالو اور ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ، یہ کرسیاں تمہیں لے کر پلک جھپکنے کی دیر تک ناز و فخر سے چلیں گی، ان میں روح اور پر ہیں، چنانچہ سب لوگ کرسیوں پر بیٹھ جائیں گے وہ کرسیاں پلک جھپکنے کی دیر تک ان

کو لئے جھومتی رہیں گی اگر جنتی نعموں (کی آوازیں) دھیمی ہوں گی تو وہ کرسیاں بھی آہستہ آہستہ جھومیں گی اور اگر گانا پُر جوش ہو تو کرسیاں بھی پر جوش ہو جائیں گی اور خوشی کے مارے اپنے آپ سے بے خبر ہو جائیں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو حسب مراتب یہ (نعت) عطا فرمائے گا اور ان کو

ایسا صاف ستھرا لباس عطا فرمائے گا جو نورِ رحمنِ عزوجل سے طمع و مزین ہوگا جس کی کڑھائی و نقش و نگار سونے کے ہوں گے، اس نقش و نگار کے وسط میں یہ لکھا ہوا ہوگا:

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هٰذِهِ الْخَلْعَةُ نُسِجَتْ بِرَسْمِ فُلَانَةِ بِنْتِ

فُلَانَةٍ اَوْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (یعنی اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا، یہ

لباس فلاں کی بیٹی فلاں یا فلاں کے بیٹے فلاں کی مکرم کے لئے بنایا گیا ہے)“ جب وہ لباس پہنیں

گے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہیں گے حق تبارک و تعالیٰ علیحدہ علیحدہ ہر مرد

و عورت کو سلام فرمائے گا اور ان سے فرمائے گا: ”میری اطاعت کرنے والے بندوں کو

”خوش آمدید!“ میں تم سے راضی ہو گیا ہوں کیا تم بھی مجھ سے راضی ہو؟“ تو وہ

عرض کریں گے: ”اے ہمارے رب عزوجل! تمام تعریفیں اور شکر تیرے لئے ہے ہم

کیسے راضی نہ ہوں کہ تو نے ہمیں اس قدر عزت سے نوازا۔“ تو حق تبارک و تعالیٰ

فرمائے گا: ”تم نے میری حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کیا اور جس کام میں تمہیں

حکم دیا اس پر عمل کیا اور میرے لئے روزے رکھے، میرے لئے نماز پڑھی اور تم

میرے قُرب سے دوری کے خوف سے روتے تھے اور میری مخالفت نہیں کرتے تھے

میری عزت و جلال کی قسم! اب میں تمہیں اتنا عطا کروں گا جو تمہیں کافی ہوگا اے

میرے محبوبو! اے میرے مطیع و فرمانبردار اور مجھ سے محبت کرنے والے بندو! اب تم

اپنے محلات کی طرف لوٹ جاؤ۔

تو وہ محلات ان کے لئے کھولے جائیں گے ہر کسی کو ایک محل ملے گا اور ہر محل کے ستر (70) ہزار دروازے ہوں گے ہر دروازہ پر ستر (70) ہزار درخت ہوں گے ہر درخت کی ستر (70) ہزار ٹہنیاں ہوں گی ہر ٹہنی پر ستر (70) ہزار اقسام کے پھل ہوں گے، ایک پھل دوسرے پھل سے مشابہت نہ رکھتا ہوگا ہر درخت کا سنا سونے کا اور پتے چاندی کے ہوں گے ہر پھل مٹکے کے برابر ہوگا، درختوں کی ہر دو قطاروں کے درمیان سونے کے ستر (70) تخت ہوں گے ہر تخت کی لمبائی تین سو (300) گز ہوگی جب وہ اس پر بیٹھنا چاہیں گے تو تخت اتنا جھک جائے گا کہ ایک ہاتھ اونچا باقی بچے گا اور جب وہ ٹھیک طرح سے بیٹھ جائیں گے تو وہ اتنا بلند ہو جائے گا کہ جیسے ہوا میں پہاڑ بلند ہوتا ہے، اگر ان کے دل میں یہ بات آئی کہ وہ تخت ان کو لے کر چلے تو وہ جنت کی زمین پر چلنا شروع کر دے گا اور اگر جنتی چاہیں گے کہ وہ ان کو لے اڑے تو وہ درختوں کے درمیان اڑنا شروع کر دے گا۔

اور وہ اپنے سروں کے اوپر سے جو چاہیں گے پھل توڑ کر کھائیں گے، ہر تخت پر ستر (70) ہزار پھونے ہوں گے، ان پر سنگین ریشم کے سرہانے اور گاؤتکیے ہوں گے ہر تخت کے ارد گرد ستر (70) خدام ہوں گے، ہر خادم کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ ہوگا جو ستر (70) ہزار موتیوں سے جڑا ہوا ہوگا، ہر پیالے میں مختلف رنگوں کے مشروب ہوں گے اور ہر ولی کے لئے ستر (70) حور عین اور خدمت گار باندیاں ہوں گی ہر حور پر ستر (70) حلیے ہوں گے ایسا لگے گا کہ عنقریب ان کا نور آنکھوں کو اچک لے گا اور ستر (70) ہزار اقسام کے زیورات ہوں گے جو موتیوں اور جواہرات سے جڑے ہوئے

ہوں گے اللہ عزوجل کا ولی ان میں سے جس سے چاہے گانفع اٹھائے گا۔“

﴿۳﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ ترجمہ کنزالایمان: اور انھیں اس میں ان کا رزق ہے صبح و شام۔ (پ ۱۶، مریم: ۶۲)

(۲)..... تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جو دو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت،

محبوبِ ربِّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جب جنت میں صبح ہوگی تو ایک فرشتہ محل کا دروازہ کھٹکھٹائے گا، خادم پوچھے گا: ”کون ہے؟“

اللہ عزوجل کی طرف سے آنے والا فرشتہ کہے گا: ”تمہارے سردار مرد یا عورت کے لئے

نمازِ صبح کے بدلے ہدیہ لایا ہوں۔“ چنانچہ وہ دروازہ کھولے گا، فرشتہ داخل ہو کر کہے گا:

اللہ عزوجل تمہیں سلام فرماتا ہے اور تمہارے لئے فرماتا ہے: ”تم دنیا میں میری طرف

صبح کی نماز بھیجا کرتے تھے تو میں قبول فرمایا کرتا تھا حالانکہ میں نے تمہیں جزاء نہ

دکھائی تھی۔“ (پھر فرشتہ کہے گا) اور اب یہ ہدیہ اللہ عزوجل نے تمہاری طرف نمازِ صبح کی جزاء

کے طور پر بھیجا ہے۔“ پھر وہ فرشتہ سونے کا دسترخوان بچھائے گا اس پر ستر (70)

طشتریاں ہوں گی دس سونے کی، دس چاندی کی، دس یاقوت کی، دس زمر کی، دس موتی

کی، دس مرجان کی اور دس عقیق کی ہوں گی ہر طشتری میں ایسا کھانا ہوگا کہ دوسرے

کھانے سے مشابہت نہ رکھتا ہوگا اور اس پر برف سے زیادہ سفید روٹی ہوگی، اور یہ سب

اس ذات کی قدرت سے ہوگا جو کسی چیز کے لئے فرماتا ہے: ”كُنْ (یعنی ہو جا) تو وہ ہو

جاتی ہے۔“ وہ طشتریاں ریشم کے سبز رومالوں سے ڈھکی ہوں گی۔

پھر ایک اور فرشتہ آئے گا اس کے پاس سونے کا دوسرا طباق ہوگا جس میں اللہ

عزوجل کی طرف سے پھل، شاہی تاج، ہار، کنگن، پازیب اور انگشتریاں (یعنی انگوٹھیاں) ہوں گی ہر جنتی کو دس انگشتریاں دی جائیں گی جن کے نگینوں پر سبز نور سے کچھ نہ کچھ لکھا ہوا ہوگا، انگوٹھے کی انگشتری کے نگینے پر لکھا ہوگا: ”اے بندے! میں تجھ سے راضی ہوں۔“ دوسری انگلی کی انگوٹھی کے نگینے پر لکھا ہوگا: ”تم میرے لئے ہو اور میں تمہارے لئے۔“ تیسرے پر: ”تم میرے قُرب سے کبھی نہ اکتاؤ گے۔“ چوتھے پر: ”ہمیشہ رہنے والے گھر میں تم میرے قُرب سے لذت اٹھاؤ گے۔“ اور پانچویں پر: ”تم نے دنیا میں کھیتی بوئی اور آخرت میں کاٹی۔“ اور چھٹے نگینے پر: ”تم نے میری خاطر (راتوں) کو لمبے لمبے سجدے کئے جب کہ لوگ غافل تھے۔“ ساتویں نگینے پر: ”آج تمہارے لئے میرے مشاہدے اور دیدار کی خوش خبری ہے۔“ آٹھویں نگینے پر:

لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَمَلُونَ 0
(پ ۲۳، الصافات: ۶۱)

ترجمہ کنز الایمان: ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہئے۔

اور نویں نگینے پر:

سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ
فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ 0 (پ ۱۳، الرعد: ۲۴)

ترجمہ کنز الایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

اور دسویں نگینے پر:

سَلَّمَ نَفَقُولَا مِن رَّبِّ رَحِيمٍ 0
(پ ۲۳، یس: ۵۸)

ترجمہ کنز الایمان: ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔

لکھا ہوا ہوگا۔“

(حضرت) جبرائیل علیہ السلام ہر مرد و عورت کو دس دس انگوٹھیاں پہنائیں گے اور تین تین کنگن بھی پہنائیں گے جن میں ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا اور تیسرا موتیوں کا ہوگا ہر کنگن پر سبز نور سے لکھا ہوا ہوگا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ میں اللہ عزوجل ہوں آج تم بغیر دربان اور بغیر وزیر کے اپنی حاجتیں میری بارگاہ میں پیش کرو، اے میرے بندو! طِبُّتُمْ فَأَدْخُلُوهَا خَلِيدِينَ 0 (پ ۲۳، الزمر: ۷۳) ترجمہ کنز الایمان: تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔“

پھر ان کے سروں پر عزت کا شاہی تاج رکھا جائے گا اور جنت کے زیورات دنیا کے زیورات کی طرح بھاری نہ ہوں گے اور دنیا کے زیور سے تو شور کی آواز آتی ہے جبکہ جنت کا زیور اللہ عزوجل کی تسبیح دھیمی دھیمی اور خوش کن آواز میں بیان کرے گا جس سے سننے والے خوشی سے جھوم اٹھیں گے، پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: ”میرے اطاعت گزار بندوں کو ”مَسْرُوحًا“ اے میرے فرشتو! ان کو خوشی کے نغمے سناؤ۔“ چنانچہ ملائکہ جائیں گے اور ان کے لئے جنت کی گانے والی حور عین کولائیں گے اور ٹہنیوں اور درختوں پر سیٹیاں نصب کریں گے تمام درختوں کی ہر ٹہنی پر ستر (70) ہزار جلتی ساز ہوں گے، عرش کے نیچے سے ہوا چل کر ان جنتی سازوں میں داخل ہوگی تو ان سے ایسے نغمے سننے جائیں گے جن سے اچھے نغمے سننے والوں نے نہ سنے ہوں گے۔

پھر اللہ عزوجل حور عین سے فرمائے گا: ”میرے بندوں کو خوشی کے نغمے سناؤ کیونکہ یہ میری رضا کے لئے دنیا میں گانوں کی آواز سے اپنے کانوں کو بچاتے تھے، میرے ذکر اور میرے کلام (یعنی قرآن مجید) کو سن کر لطف اندوز ہوا کرتے تھے، تو تم ان کو

اپنی آواز میں میری حمد و ثناء سناؤ۔“ تو حورِ عین گائیں گی اور ساز بھی ان کے ہم آواز ہو کر بجتے ہوں گے سب لوگ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اسے سن کر خوشی سے مست و بے خود ہو جائیں گے جب وجد و سرور سے آفاقہ ہوگا اور سیر ہو جائیں گے تو عرض کریں گے: ”اے ہمارے رب عزوجل! ہم دنیا میں تیرا ذکر اور تیرا پیارا کلام پسند کیا کرتے تھے۔“ تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ”ہاں! بے شک میرے پاس تمہارے لئے وہ سب کچھ ہے جس کی تمہیں جنت میں خواہش ہے اور تم اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔“

پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: ”اے داؤد (علیہ السلام)! تو وہ عرض کہہیں گے:

”لَبَّيْكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ (یعنی اے تمام جہانوں کے مالک میں حاضر ہوں)۔“ اللہ عزوجل فرمائے گا: ”اے داؤد (علیہ السلام)! میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم منبر پر کھڑے ہو کر میرے محبوب بندوں کو ”زبور شریف“ کی دس سورتیں سناؤ۔“ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام منبر پر تشریف فرما ہو کر زبور شریف کی دس سورتوں کی تلاوت فرمائیں گے، حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز جو کہ گانے والی جنتی حوروں کی آواز سے بھی بڑھ کر ہوگی اس سے اہل جنت خوشی و مسرت سے وجد و سرور میں آجائیں گے جیسے نشے میں ہوں اور حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی آواز (خوش الحانی تھی) نوے (90) مزامیر کی آواز کے برابر ہوگی جب اہل جنت کو (وجد سے) سیر ہو کر آفاقہ ہوگا تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ”اے میرے بندو! کیا تم نے اس سے اچھی آواز کبھی سنی تھی؟“ تو وہ عرض کریں گے: ”نہیں، اللہ عزوجل کی قسم! آج تک ہمارے کانوں نے نہ تیرے نبی حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی آواز کی مثل آواز سنی تھی اور نہ اس سے بہتر اور پیاری آواز سنی تھی۔“

پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: ”میری عزت و جلال کی قسم! میں تمہیں اس سے بھی

زیادہ اچھی آواز سناؤں گا، اے میرے محبوب! اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منبر پر

تشریف فرما ہو کر سورہ یس اور سورہ طہ کی تلاوت کیجئے۔ تو سلطانِ دو جہاں، صاحبِ قرآن، صاحبِ حسنِ صوتِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تلاوت فرمائیں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آواز حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی آواز سے ستر (70) گنا زیادہ خوش کن ہوگی، سارے جنتی، ان کے نیچے کرسیاں، عرش کی قندیلیں، ملائکہ، حور و غلماں اور بچے سب خوشی سے وجد و سرور میں آجائیں گے اور جنت کی کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سورہ یس اور سورہ طہ کی تلاوت پر آپ کی آواز کی نغمگی اور حسن سے نہ جھومتی ہوگی۔

پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: ”اے میرے محبوب بندو! کیا تم نے اس سے بھی زیادہ اچھی آواز کبھی سنی تھی؟“ تو وہ عرض کریں گے: ”تیری عزت اور جلال کی قسم! جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی اور اپنے محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے زیادہ میٹھی آواز کسی کی نہیں سنی۔“ اللہ عزوجل فرمائے گا: ”میری عزت و جلال کی قسم! میں تمہیں اس سے بھی زیادہ میٹھی اور زیادہ سریلی آواز سناؤں گا پھر اللہ تبارک و تعالیٰ خود سورہ انعام سنائے گا، جب جنتی حق تبارک و تعالیٰ کا کلام سنیں گے تو وجد و مستی میں ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے تمام مال و اسباب، پردے، حجابات، محلات، درخت، حوریں اور نور کے سمندر بے قرار ہو جائیں گے، باغات جھوم اٹھیں گے، تمام درخت اور نہریں کلامِ عزیز و غفار عزوجل کی مٹھاس سے وجد کرنے لگیں گی جنت بھی وجد میں آجائے گی اس کے ستون خوشی سے لہرائیں گے، عرش، کرسی، ملائکہ سب جھومنے لگیں گے اور جنت اپنے تمام ساز و سامان سمیت محبت و شوق سے وارفتہ ہو جائے گی۔

اس کے بعد اللہ عزوجل (اپنی شایان شان) اپنے وجہ کریم سے حجاب اٹھا دے گا اور فرمائے گا، ”اے میرے بندو! میں کون ہوں؟“ لوگ عرض کریں گے، ”تو اللہ عزوجل، ہمارے رزق کا مالک ہے۔“ اللہ عزوجل فرمائے گا: ”اے میرے بندو! میں سلام (یعنی سلامتی دینے والا) ہوں اور تم مسلمان ہو، میں مؤمن (یعنی امان دینے والا) ہوں اور تم مؤمنین ہو، میں حبیب ہوں اور تم مُحَبِّبِین (یعنی محبت کرنے والے) ہو، یہ میرا کلام ہے تم اسے سنو، یہ میرا نور ہے تم اسے دیکھو اور یہ میرا وجہ کریم ہے تم اس کا دیدار کرو۔“

اس وقت سب جنتی اللہ تبارک و تعالیٰ کے وجہ کریم کا دیدار بغیر واسطے اور بغیر حجاب کے کریں گے، جب حق تعالیٰ کے وجہ کریم کا نور ان کے چہروں پر پڑے گا تو ان کے چہرے نور سے جگمگا اٹھیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم پر نظر ڈال کر لطف اندوز ہوں گے تو تین سو (300) سال تک اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کی طرف اس طرح نظر جمائے دیدار کرتے رہیں گے کہ وجہ کریم کو دیکھنے کی لذتِ شدید کی وجہ سے ان میں کسی کو یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ پلک بھی جھپک سکے وہ اپنے دیکھنے کی لذت سے اس کے جمال میں محو ہو جائیں گے، ان کی نگاہیں اللہ عزوجل کی صفتِ کمال پر جمی ہوں گی۔

اللہ عزوجل لذت بھرے خطاب کے ساتھ انہیں مخاطب کر کے فرمائے گا: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اے میرے محبوب بندو! آج تم جتنا چاہو مجھ سے فیض حاصل کر لو اور خوب سیراب ہو جاؤ تمہارے لئے میرے وجہ کریم سے پردے اٹھا دیئے گئے ہیں۔“ پھر حق تبارک و تعالیٰ ہر مرد و عورت کو ایک ایک انار عطا فرمائے گا جس کا چھلکا سونے کا ہوگا اس کے اندر انار کے دانوں کی جگہ رنگ برنگے خلتے ہوں گے ایک حلہ سبز، ایک زرد، ایک سفید اور ایک حلہ مختلف رنگوں پر سونے سے کڑھا ہوا ہوگا۔

پھر اللہ عزوجل (اپنے اور بندوں کے درمیان) حجاب کو حائل کر کے فرمائے گا:
 ”اے میرے بندو! اپنے ٹھکانوں پر چلے جاؤ میں تم سے راضی ہوں اور میں نے
 تمہارے حسن میں ستر (70) گنا اضافہ کر دیا ہے۔“

تمام مرد اور عورتیں ایک ہی مکان میں ہوں گے لیکن ان کے درمیان نور کا
 ایک حجاب ہوگا یہاں تک کہ ایک دوسرے کی بیویوں کو نہ دیکھیں گے مردوں کے لئے
 جو اعزاز ہوگا اتنا ہی اعزاز عورتوں کے لئے بھی ہوگا، جب حق تبارک و تعالیٰ تجلی فرمائے
 گا تو تمام مرد و عورتیں اس طرح ایک ساتھ مشاہدہ حق تعالیٰ کریں گے جیسے سورج کے
 طلوع ہوتے وقت ساری مخلوق ایک ہی وقت میں اسے دیکھ لیتی ہے اور بے شک اللہ
 تبارک و تعالیٰ تشبیہ دیئے جانے سے پاک ہے اور نہ کوئی اس کے مشابہ و مثل ہو سکتا ہے۔

پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: ”اے میرے فرشتو! میرے بندے جن سواریوں
 پر آئے تھے انہیں ان کے علاوہ نئی سواریاں پیش کرو۔“ ملائکہ انہیں سرخ یا قوت کا
 گھوڑا پیش کریں گے جس کی زین بھی سرخ ہوگی اور اس کے بازو سبز ہوں گے جو کہ
 سبز خلوں سے بھرے ہوئے ہوں گے پھر اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا: ”بازار معرفت
 (یعنی ایک دوسرے کی پہچان کے بازار) کی سیر کرو، تو وہ وہاں سیر کرتے ہوئے ایک دوسرے
 سے گفتگو کریں گے تو کوئی کسی کو (پہچان) کر کہے گا: ”یہ تو وہی ہے، اے میرے بھائی!“

تم جنت میں کس جگہ رہتے ہو؟“ تو دوسرا جواب دے گا کہ میں فلاں جنت میں فلاں
 جگہ رہتا ہوں۔“ اس طرح ایک دوسرے سے متعارف ہوں گے پھر ملائکہ کہیں گے:
 ”جب تم دنیا کے بازار میں جاتے تھے اور تمہیں کوئی کپڑا یا کوئی چیز پسند آ جاتی تو قیمت
 ادا کئے بغیر تم اسے نہیں لے سکتے تھے مگر تمہارے رب عزوجل نے تمہارے لئے اس بازار
 میں ہر شے رکھوا دی ہے جس چیز کی تمہیں خواہش ہو قیمت ادا کئے بغیر لے سکتے ہو۔“

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنْزَّهٌ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ وصلى الله تعالى عليه وآله وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: ”پھر وہ بچھونوں، قالینوں، مختلف رنگ کے تکیوں، حُلّوں اور برتنوں کی طرف دیکھیں گے تو جو کوئی کسی چیز کا ارادہ کرتے ہوئے اس پر نظر ڈالے گا تو اس کے پیچھے آنے والے فرشتے اس شے کو اٹھالیں گے پھر ان کا گزر بنی آدم کی تصاویر پر ہوگا تو جو صورت جنتی کی آنکھ میں اپنے چہرے سے زیادہ بھلی معلوم ہوگی تو ابھی وہ اسے دیکھے گا ہی کہ اس کا چہرہ بھی اسی جیسا ہو جائے گا اور جس صورت کو بھی چاہے گا وہ زیب و زینت اور حسن میں اس کی صورت ہو جائے گی اور (قدرتِ الہیہ عَزَّوَجَلَّ سے) وہ (سابقہ) صورت اس سے زائل ہو جائے گی پھر جنتی، بازار میں مختلف حُلّوں اور پردوں کو دیکھیں گے، فرشتے کہیں گے: ”جسے بھی اڑنے کی خواہش ہے وہ ان پردوں اور حُلّوں کو پہن کر اڑ سکتا ہے۔“ چنانچہ وہ ان پردوں کو پہن لیں گے اور جہاں وہ چاہیں گے ان کے پر نہیں لے کر اڑیں گے۔“

اس کے بعد وہ اپنے ٹھکانوں کو روانہ ہو جائیں گے اور جب اپنے محل میں داخل ہوں گے تو (ہر کسی کی) بیوی اس سے کہے گی: ”آج آپ کے حسن میں کس قدر اضافہ ہو گیا اور آپ کا نور کتنا بڑھ گیا ہے“ تو وہ جنتی اس سے کہے گا: ”آج میں نے اپنے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا تو میرے چہرے پر میرے رب کریم کے وجہ کریم کا نور واقع ہوا۔“ پھر شوہر بیوی سے کہے گا: ”عظمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تمہارے چہرے کا نور اور حسن بھی تو کچھ کم نہیں۔“ زوجہ کہے گی: ”میرا چہرہ نور سے کیوں نہ جگمگائے کہ اس پر بھی میرے رب عَزَّوَجَلَّ کا نور واقع ہوا ہے۔“ تو یوں جنتیوں کے چہرے انوارِ الہی عَزَّوَجَلَّ سے چمکتے دکتے رہیں گے اور یہ نعمتیں دَارُ الْقَرَارِ (یعنی

جنت) میں ان کے لئے دائمی اور ابدی ہوں گی۔“

﴿۴﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ تَرْجَمَهُ كَنْزًا لِأَيِّمَانٍ: وَهُوَ جَوَائِمَانٌ لِّلَّائِ
طُوبَى لَّهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ۝ اور اچھے کام کیے ان کو خوشی ہے اور
(پ ۱۳، الرعد: ۲۹) اچھا انجام۔

(۳)..... حُسنِ أَخْلَاقِ كَيْفَ يَكُونُ نَبِيٌّ كَبِيرٌ عَزِيزٌ جَلِيلٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرْمَانِ عَالِي شَانٍ هِيَ: ”طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ میرے
گھر میں اور ٹہنیاں جنت کے محلات پر سایہ لگن ہیں۔ جنت میں کوئی ایسا محل نہیں جس
پر اس کی ایک ٹہنی نہ ہو، ہر ٹہنی تمام اقسام کے دنیاوی پھل اٹھائے ہوئے ہے اور ہر ٹہنی
پر تمام دنیاوی کلیاں موجود ہیں مگر اس ٹہنی کے پھل اور کلیاں دنیاوی پھلوں اور کلیوں
سے زیادہ خوبصورت، عمدہ اور وافر مقدار میں ہوں گے۔ طوبیٰ درخت میں انگور لگے
ہوں گے ہر خوشہ انگور کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت ہے اور اس کا دانہ پانی سے بھرے
ہوئے مشکیزے کی مانند ہے۔“ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ سینہ،
باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ
عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایک دانہ مجھے، میرے گھر والوں اور میرے خاندان کو
کافی ہوگا؟“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک ایک دانہ تجھے، تیرے
گھر والوں اور تمہاری قوم کے دس افراد کے لئے کفایت کرے گا، اور طوبیٰ درخت
میں کھجوریں بھی ہوں گی ہر کھجور مشکیزے کے برابر ہوگی ہر دو کھجوروں کا وزن ایک

اونٹ جتنا ہوگا اور وہ سورج کی طرح چمکتی ہوں گی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا: ”اس میں بھئی (سیب کے مشابہ ایک پھل)، سیب، انار، آڑو اور خوبانیاں بھی ہیں ہر دو پھلوں کا وزن اونٹ کے بوجھ کے برابر ہے اس درخت کو پیدا کرنے والے کے علاوہ طوبیٰ درخت کے اوصاف حقیقتاً کوئی بھی نہیں جانتا، جنت میں ہر مؤمن کے لئے اس درخت کی ایک ٹہنی ہوگی اور اس کا نام اس ٹہنی پر لکھا ہوا ہوگا اور اس ٹہنی پر ہر قسم کے پھل ہوں گے حتیٰ کہ وہ گھوڑوں کو اپنی زینوں کے ساتھ، اونٹوں کو اپنی نکیلوں کے ساتھ اور خدمت گار مردوں اور عورتوں کو اٹھائے ہوئے ہوگی۔ ہر شاخ میں ہار، کنگن، انگوٹھیاں، تاج اور اشیاء خورد و نوش سے بھرے ٹوکے بھی ہوں گے اور یہ سب شاخ کے پتوں کی جگہ پر ہوں گے۔ جب بھی کوئی مؤمن ایک ٹوکرا توڑے گا اس کی جگہ دو ٹوکے آجائیں گے اور اگر ایک پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دو پھل آگے آئیں گے۔

طوبیٰ درخت کے نیچے بہت سے میدان ہیں اس کے سائے میں کوئی سوار اگر ایک سو سال تک چلتا رہے تو بھی اس کی مسافت ختم نہ ہوگی، ان میدانوں میں شراب (طہور)، دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی، ان نہروں میں چھوٹی اور بڑی مچھلیاں ہوں گی، ان مچھلیوں کی جلد چاندی کی اور سنے (یعنی جھلکے) دینار کی طرح سونے کے ہوں گے، ان کا گوشت بغیر ہڈی اور بغیر کانٹے کے، برف سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا، ان نہروں میں سرخ یا قوت کی سواریاں ہوں گی جن میں سوار ہو کر اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ ان میدانوں میں اپنے محلات کی سیر کریں گے۔

پہلے محل کی دیواریں سبز، دوسرے کی زرد، تیسرے کی سرخ اور چوتھے محل کی

دیواریں سفید ہوں گی، چاشت کے وقت سب محلات کے رنگ ایک ہی طرح کے ہو جائیں گے اور تمام محلات کا رنگ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔

اور جب ظہر کا وقت ہوگا تو ان محلات کی عمارتیں سونے، چاندی، یا قوت اور موتی کی ہو جائیں گی اور عصر کے وقت کوئی دیوار زرد تو کوئی سفید ہو جائے گی یہ محلات اس کی قدرت سے رنگ بدلتے رہیں گے جو کسی چیز کو کہتا ہے ”سُكُنْ لِعَيْنِي هُوَ جَا“ تو وہ ہو جاتی ہے تو وہ اس رنگ برنگی تبدیلی سے بڑے خوش ہوں گے اور جنت میں ہر مؤمن کے لئے ٹھکانے، گھر اور عظیم الشان املاک ہوں گی، ان پر اور ان کے دروازوں پر اس کا نام لکھا ہوگا اور ان میں اس کے لئے خدام اور حور و غلام ہوں گے اور وہ اسے کلمہ طیبہ اور تکبیر کہتے ہوئے اس کا استقبال کریں گے، جنتی وہاں آنے پر بہت خوش ہوگا۔

اور (حضرت سیدنا) رضوان علیہ السلام تشریف لا کر اولیاء کرام کو تنہائی مہیا کریں گے، ان میں سے ہر ولی کے لئے ایک خیمہ اور دلہن ہوگی جس کے جسم پر خلتے اور زیور ہوں گے۔ وہ ولی سے کہے گی: ”اے اللہ عزوجل کے ولی! مجھے کافی عرصے سے آپ کی ملاقات کا شوق تھا تمام خوبیاں اس اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہم دونوں کو ایک جگہ اکٹھا فرمایا تو بندہ مؤمن کہے گا: ”اے اللہ عزوجل کی بندی! تو مجھے کیسے جانتی ہے حالانکہ آج سے پہلے تو نے مجھے کبھی نہیں دیکھا؟“ وہ دلہن کہے گی: ”اللہ عزوجل نے مجھے آپ کے لئے پیدا فرمایا اور آپ کا نام میرے سینے پر لکھا اور یہ منازل پیدا فرما کر ان کے دروازوں پر آپ کا نام لکھ دیا اور یہ تمام حور و غلام بھی آپ کے لئے پیدا کئے ہیں اور ان کے رخساروں پر آپ کا نام اس خوبصورتی سے لکھ دیا ہے کہ وہ نام چہرے پر

تل سے زیادہ خوبصورت لگتا ہے اور یہ (سب) اس وقت ہو جب آپ دنیا میں اللہ عزوجل کی عبادت کرتے، نماز پڑھتے اور طویل دن میں روزہ رکھتے تھے تو اللہ عزوجل حضرت رضوان کو حکم فرماتا کہ ”وہ ہمیں (یعنی حوروں کو) اپنے پروں پر اٹھا کر لے جائے تاکہ ہم آپ کا دیدار کریں اور آپ کے افعالِ حسنہ دیکھیں۔“ تو ہم سے حضرت رضوان علیہ السلام فرماتے: ”یہ تمہارا سردار ہے اس وقت ہم نے آپ کو دیکھا اور پہچان لیا اور جب کبھی ہمیں آپ کے دیدار کا شوق ہوتا تو ہم محلات کے دروازوں سے نکل کر حضرت رضوان سے کہتیں: ”اللہ عزوجل کی قسم! ہم اپنے محلات میں اٹن وقت تک داخل نہیں ہوں گی جب تک اپنے سرداروں کا دیدار نہ کر لیں تو حضرت رضوان علیہ السلام ہمیں (آسمان) دنیا کی طرف لے جاتے اور ہر حور اپنے سردار کو دیکھ لیتی لیکن اُسے (یعنی سردار کو) اس دیکھنے کا علم تک نہ ہوتا تھا۔“

اگر وہ حور اپنے سردار کو رات کی تاریکی میں نماز پڑھتا دیکھتی تو خوش ہو کر کہتی: ”اطاعت کئے جاؤ تاکہ تمہاری خدمت ہو اور کھیتی اُگائے جاؤ تاکہ کاٹ سکو۔ اے میرے سردار! اللہ عزوجل آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی اطاعت کو قبول فرمائے خدا عزوجل کی اطاعت میں فناء ہونے کے بعد اور طویل عمر گزارنے کے بعد اللہ عزوجل مجھے اور آپ کو ملا دے گا اور میں آپ سے ملنے کے شوق میں آس لگائے بیٹھی ہوں۔“ پھر ہم جنت میں اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ جاتی تھیں اور آپ اس معاملے سے بے خبر دنیا ہی میں ہوتے تھے۔“ اور دنیا میں کوئی بھی مومن ایسا نہیں جس کے لئے جنت میں خدام اور حور و غلمان نہ ہوں جو اسے دیکھتے ہیں اور وہ ان سے بے خبر ہوتا ہے اور جب وہ اس کو عبادت میں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور (عبادت

سے) غافل دیکھ کر غمگین ہوتے ہیں۔

(آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: ”پھر جنتیوں کو ان کے باغات سے پھل پیش کئے جائیں گے، ایک اور فرشتہ داخل ہوگا اس کے ساتھ ایک گٹھڑی ہوگی جس میں سونے کے نقش و نگار والے حُلے ہوں گے، جن پر ان کے عظیم نام لکھے ہوئے ہوں گے وہ فرشتہ کہے گا: ”اے اللہ عزوجل کے ولی! ان حُلّوں کو دیکھئے اگر ان کی صورت پسند ہے تو ٹھیک ورنہ میں اسے آپ کی پسندیدہ صورت میں تبدیل کر دوں گا۔“

پھر دوسرا فرشتہ اپنے ساتھ مختلف قسم کے زیورات لے کر حاضر خدمت ہوگا دنیا کے زیورات تو شور پیدا کرتے ہیں لیکن آخرت کے زیورات ایسی آواز میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے جس سے سامعین کو راحت و خوشی ہوگی (ان نعمتوں پر) مومن اللہ عزوجل کے لئے سجدہ شکر بجلائے گا، پھر وہ فرشتے جو نماز فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے ہدیے لے کر آئے ہوں گے وہ اسے سلام کرتے ہوئے ہدیے پیش کریں گے، جب فرشتے اس کو ہدیے دے کر فارغ ہوں گے تو بندہ مومن تمام خالی برتنوں کو جمع کر کے فرشتوں کے حوالے کرے گا، یہ دیکھ کر فرشتے مسکراتے ہوئے اس سے کہیں گے، ”تم ابھی تک خود کو دنیا میں گمان کر رہے ہو کہ ہدیہ کھا کر (یا لے کر) برتن صاحب ہدیہ کو دے دیا کرتے تھے، دنیا میں تو ہدیہ دینے والے کو ان برتنوں کی قلت کی وجہ سے ان کی محتاجی ہوتی تھی، اور یہ برتن رب عظیم عزوجل کی طرف سے ہیں جو غنی اور عزت و کرم والا ہے اس کی ملکیت میں کوئی کمی نہیں آتی نہ اس کے خزانے فنا ہونے والے ہیں اور وہ ایسی ذات ہے جو کسی شے کو فرماتا ہے: ”کُنْ یعنی ہو جا۔“ تو وہ ہو جاتی ہے تو یہ برتن اور جو کچھ اس میں ہے سب تمہارے لئے ہے کیونکہ تم دنیا میں

روزانہ پانچ نمازیں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش کرتے تھے، اب تم کو اللہ عزوجل کی طرف سے جزاء کے طور پر روزانہ پانچ ہدیے ملیں گے اور جو دنیا میں اللہ عزوجل کے لئے فرائض و نوافل کی کثرت کرتا تھا تو حق تبارک و تعالیٰ کی طرف سے بطور جزاء اس کے عمل کے مطابق ان پانچ ہدایا سے زیادہ بھی عطا فرمائے جائیں گے۔“

اے میرے بھائی! جس نے رب تعالیٰ کی عبادت کی جنت میں اس کی خدمت کی جائے گی، جس نے کھیتی اُگائی وہ اُسے کاٹے گا اور جو خسارے میں رہا وہ شرمندہ ہوگا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ”یا رسول اللہ عزوجل وصلى الله تعالى عليه وآله وسلم! کیا جنت میں دن اور رات ہوں گے؟“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں کبھی بھی اندھیرا نہ ہوگا اور جس طرح آسمان، دنیا کی چھت ہے اسی طرح عرش جنت کی چھت ہے اور عرش نور سے لبریز ہے اور اس کی تخلیق سبز، سرخ، زرد اور سفید نور سے ہوئی ہے اور عرش کے نور کے رنگوں سے دنیا اور آخرت میں موجود تمام نوروں کی زردی، سبزی، سرخی اور سفیدی متصف ہے اور دنیا سے سورج میں موجود نور، عرش کے نور سے رائی کے دانہ برابر ہے، لیکن (جنت میں) دن اور رات کی پہچان اس طرح ہوگی کہ رات کے وقت محلات کے دروازے بند ہو جائیں گے اور پردے لٹکا دیئے جائیں گے اور مومن اپنی ازواج کے ساتھ پردے میں اور حور عین کے ساتھ خلوت و تنہائی میں رات بسر کرے گا اور بعض جنتی ایسے بھی ہوں گے جو تنہائی میں بخشش فرمانے والے مالک و مولیٰ عزوجل کے مشاہدے میں مستغرق ہوں گے، دن ہوتے ہی محلات کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پردے اٹھا دیئے جائیں گے اور پرندے

چھہاتے ہوئے اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کریں گے، فرشتے جنتیوں کو سلام کریں گے پھر حق تبارک و تعالیٰ کے حکم سے تحائف لائیں گے (جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا) اور ان کی اولاد، بہن بھائی اور رشتے داران سے ملاقات کو آئیں گے۔

پس افسوس ہے اس شخص پر جو جہنم میں گیا اور ایسی دائمی نعمتوں سے محروم ہو گیا۔ جب مومن اپنے کسی دوست کو دیکھنا چاہے گا تو ایسا تخت اس کو لے چلے گا جس کی رفتار (آنکھوں کو) اچک لینے والی بجلی سے بھی زیادہ تیز ہوگی اور جب دل میں کسی دوسرے دوست کو دیکھنے کی خواہش ہوگی تو وہ تخت اس کو اعلیٰ قسم کے گھوڑے کی رفتار میں لے جائے گا، وہ دونوں دوست جنت کے میدانوں میں ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور اس کے باغات میں ایک دوسرے سے گفتگو کر کے بے حد خوش ہوں گے پھر وہ دونوں واپس اپنی جگہ اپنے محلات کی طرف لوٹ جائیں گے۔

ہر محل کے کمرے بڑے بڑے ہوں گے، ہر کمرے کے ستر (70) دروازے ہوں گے، ہر دروازے کے دونوں پٹ سونے کے ہوں گے، ہر دروازے پر ایسا درخت ہوگا جس کا تناسرخ مرجان کا ہوگا، اس میں ستر (70) ہزار ٹہنیاں ہوں گی، ہر ٹہنی ستر (70) ہزار موتیوں سے بھری ہوگی بعض موتی انڈے کے برابر، بعض چنے کے برابر اور دوسرے بعض اس سے بھی چھوٹے ہوں گے، جنتی چھوٹے بڑے موتیوں میں سے جو سوتی بھی لینا چاہیں گے تو زلیں گے جب بھی جنتی کوئی موتی توڑے گا تو اس کی جگہ دو سوتی اور نکل آئیں گے، کوئی درخت زمر سے لدا ہوا ہوگا تو کوئی یا قوت سے بھرا ہوا ہوگا، جنتیوں کو جس کی چاہت ہوگی اسے لے کر (بطور زیور) پہنیں گے اور ان درختوں پر سبز رنگ کے پرندے ہوں گے، ہر پرندہ اونٹ کے برابر ہوگا اور اس درخت کی ٹہنیوں

پر بیٹھا اللہ عزوجل کی تسبیح کرتا ہوگا اور کہتا ہوگا: ”اے اللہ عزوجل کے ولی! جنت کے پھلوں سے کھاؤ اور اس کی نہروں سے پیو کہ یہ سب اپنی ہی ملکیت ہے۔“

پھر اللہ عزوجل کی قدرت سے وہ پرندہ دسترخوان پر پیش ہو جائے گا اور مختلف اقسام میں اس کا کچھ حصہ بھنا ہوا، کچھ تلا ہوا، کچھ بیٹھا اور کچھ نمکین وترش پکا ہوا ہوگا، مؤمنین مرد و عورت اور حور عین اس میں سے کھائیں گے یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں باقی رہ جائیں گی پھر وہ پرندہ اللہ عزوجل کی قدرت سے پہلے کی طرح (زندہ) ہو جائے گا اور ٹہنی پر بیٹھ کر اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کرنا شروع کر دے گا اور وہ خلعے (یعنی لباس) اللہ عزوجل کے اولیاء کے اشتیاق میں ہیں کہ کب وہ ان کو پہنیں گے اور بے شک محلات اور تمام جواہر اسی ذات کے بنائے ہوئے ہیں جو کھنی شے کو فرماتا ہے: ”مُكْنٌ لِّعَنِي هُوَ جَاءٌ“ تو وہ ہو جاتی ہے، ان محلات میں کوئی جوڑ توڑ نہ ہوگا۔

مؤمن ستر (70) سال تک ان (محلات) میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرے گا، ایک محل سے دوسرے محل، ایک باغ سے دوسرے باغ مزے کرتا، گھومتا رہے گا۔ جنت الفردوس کے گھوڑے سرخ یا قوت کے ہوں گے، ان کی زینیں سبز زرد کی، پد سونے کے اور رانیں چاندی کی ہوں گی اور جنتی گھوڑے کے دو ہاتھ اور دو پاؤں ہوں گے وہ کہے گا: ”اے اللہ عزوجل کے ولی! مجھ پر سوار ہو جائیے۔“ اگر جنتی چلنے کا ارادہ کرے گا تو وہ چلے گا اور اڑنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اڑنے لگے گا اسی طرح اونٹنیاں اور اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ بھی ہوں گے جب مؤمن ان گھوڑوں میں سے کسی پر سوار ہوگا تو وہ باقی گھوڑوں پر فخر کرے گا اور مؤمن اپنی بیویوں اور خادماؤں میں سے جسے چاہے گا اپنے ساتھ سوار کرے گا، وہ گھوڑا نہیں سیر کراتے ہوئے ایک

ساعت میں ستر (70) سال کی مسافت طے کر کے جنت کے وسط میں پہنچ جائے گا۔ پھر وہ سونے اور موتی کا ایک ایسا محل دیکھیں گے جس میں جواہر (یعنی موتیوں) کا ایک درخت ہوگا جو عمدہ پوشاکیں (یعنی لباس) اٹھائے ہوئے ہوگا اس کے پتے زیورات (یعنی سونے چاندی) کے ہوں گے اس میں بے شمار پھل ہوں گے ہر پھل مشکیزے کے برابر ہوگا اور وہ شہد سے زیادہ میٹھے ہوں گے جب وہ اس پھل کو کھائیں گے تو بیج باقی رہ جائے گا ہر بیج میں سے ایک باندی یا غلام نکلے گا اس کے رخسار پر اس کے مالک کا نام ایسے لکھا ہوا ہوگا کہ چہرے پر تل سے زیادہ خوبصورت دکھائی دے گا، وہ باندی کہے گی: ”آپ پر سلامتی ہو اے اللہ عزوجل کے ولی! میں تو عرصہ دراز سے آپ کے اشتیاق میں تھی۔“

پھر وہ ان محلات کے درمیان دودھ اور صاف شفاف شہد کی نہریں دیکھیں گے، ان نہروں پر یاقوت، مرجان اور موتی کے خیمے ہوں گے جن میں خدام اور خور و غلماں کی کثرت ہوگی، وہ سب کہیں گے: ”اے اللہ عزوجل کے ولی! ہم طویل عرصے سے آپ کے مشتاق ہیں۔“

مؤمن اپنی بیویوں کے ساتھ نعمتوں اور لذتوں میں رہے گا وہ بیوی کے حسن و جمال سے لطف اندوز ہوگا اور بیوی اس کے حسن و جمال سے لطف اندوز ہوگی، شوہر کا نام بیوی کے اور بیوی کا نام شوہر کے سینے پر تل سے زیادہ خوبصورت لکھا ہوا ہوگا اور ان پر انوار و تجلیات کی وجہ سے شوہر اپنا چہرہ بیوی کے چہرے اور سینے کے نور میں دیکھے گا اور بیوی اپنا چہرہ شوہر کے چہرے اور سینے کے نور میں دیکھے گی۔

جنتی اسی حال میں ہوں گے کہ ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے ان کے

لئے ہدیے آئیں گے اور فرشتے کہیں گے: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ! (یعنی اے اللہ تعالیٰ کے دوستو! تم پر سلامتی ہو) یہ ہدیہ تمہارے رب عزوجل کی طرف سے ہے۔"

﴿۵۵﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (پ ۱۳، الرعد: ۲۳) ترجمہ کنز الایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

خدّام دسترخوان لائیں گے بعض موتی کے، بعض یاقوت اور بعض سونے کے ہوں گے ان پر ایسے برتن ہوں گے جن میں مختلف اقسام کے کھانے ہوں گے (پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی):

وَلَسَحِمٍ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ ترجمہ کنز الایمان: اور پرندوں کا گوشت (پ ۲۷، الواقعة: ۲۱) جو چاہیں۔

ان دسترخوانوں پر موتیوں سے جڑے ہوئے سبز رومال ہوں گے، جنتی اور اس کی بیوی (جو دنیا میں تھی) ایک ساتھ کھانا کھائیں گے اس لئے کہ (جو ہدیہ اللہ عزوجل کی طرف سے آئے گا) وہ نصف تو شوہر کے لئے ہوگا اور نصف بیوی کے لئے ہوگا کیونکہ اس نے بھی اللہ عزوجل کی اطاعت میں زندگی گزاری تھی۔

اور وہ اللہ عزوجل کے دیدار سے لذت حاصل کریں گے اور وہ دسترخوان اللہ عزوجل کے ولی، اس کی زوجہ، حور و غلام اور خدّام کے لئے کافی ہوں گے، نہ ان میں سے کچھ کم ہوگا اور نہ ان میں تغیر واقع ہوگا، ان کے سروں کے اوپر سے ٹہنیوں پر پرندے ایسی آواز میں اللہ عزوجل کی حمد و ثناء اور بزرگی بیان کریں گے جس سے جنتی وجد میں آجائیں گے اور سننے والوں نے اس سے زیادہ اچھی آواز نہ سنی ہوگی، فرشتے دائیں اور بائیں جانب آکر ان سے گفتگو کرتے ہوں گے اور ان کو رب عزوجل کی

بشارتیں سنائیں گے وہ کھانا کھائیں گے مگر ان کا کھانا بغیر بھوک کے ہوگا اور جب وہ سیر ہو جائیں گے تو انہیں بول و براز کی حاجت نہ ہوگی بلکہ سیر ہونے کے بعد ان کو مُشک سے زیادہ خوشبودار اور پاکیزہ پسینہ آئے گا جسے ان کا لباس جذب کر لے گا، ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اور نہ ان کی جوانی فنا ہوگی، ان کی نعمتیں عارضی نہ ہوں گی بلکہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی۔

پھر اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں ہر جمعہ کو اپنے دیدار کے لئے بلائے گا، ان میں سے کچھ لوگوں کو سال میں ایک مرتبہ جبکہ کچھ کو ہر مہینے ایک مرتبہ بلائے گا اور کچھ ہر تین سال بعد مشاہدہ حق تعالیٰ کریں گے اور کچھ لوگوں کو تمام مدت میں صرف ایک ہی مرتبہ دیدار ہوگا اور یہ اللہ عزوجل کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ، اللہ عزوجل سے محبت اور دنیا میں اس کی عبادت کے اعتبار سے ہوگا۔

ہر جمعہ کو اس کا مشاہدہ کرنے والی قوم وہ ہوگی جنہوں نے اپنی جوانی اور بلوغت سے موت کے دن تک تمام عمر اسی کی عبادت میں صرف کر دی اور ہر مہینے ایک مرتبہ اس کا دیدار کرنے والے وہ لوگ ہوں گے کہ جب تک ان میں جوانی کی رمت موجود تھی انہوں نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی اور ہر سال ایک مرتبہ اس کی زیارت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں اپنے رب عزوجل کی عبادت کی اور فقط ایک مرتبہ دیدار حق عزوجل کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی عمر نا فرمانیوں میں گزار دی تو انہیں ان کے رب تعالیٰ نے پسند نہ فرمایا لیکن انہوں نے (مرنے سے پہلے) توبہ کر لی تو اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو بھی محروم نہ رکھے گا اور وہ لوگ دوسرے اہل جنت سے درجے میں کم ہوں گے۔

پس اے اللہ عزوجل کے بندو! اپنی جوانی کے دنوں کو اطاعتِ خداوندی عزوجل میں گزارنے میں سبقت لے جاؤ، اور اپنے رب تعالیٰ کے دیدار کے شوق میں خوب عبادت کرو کیونکہ ایک دن ایسا ہوگا جس میں اللہ عزوجل اپنے اولیاء پر تجلّی فرمائے گا وہ یوں کہ جب جمعہ کا دن ہوگا جس کا نام اہل جنت کے ہاں ”یَوْمُ الْمَزِيدِ“ ہے، اللہ عزوجل تمام محلات کے دروازوں پر سیب بھیجے گا، ہر ولی کو ایک ایک سیب دیا جائے گا، جب وہ اسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لے گا تو اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے اور درمیان سے ایک حور نکل آئے گی جس کے پاس مہر کیا ہوا ایک خط ہوگا وہ کہے گی: ”اللہ عزوجل تمہیں اپنے سلام سے نوازتا ہے اور یہ تمہارے نام اس کا خط ہے۔“ جب وہ اس کو کھولے گا تو اس میں یہ لکھا ہوا ہوگا: ”یہ خط اللہ عزوجل کی طرف سے فلاں بن فلاں کے نام ہے، میں تمہاری ملاقات کا مشتاق ہوں اور اگر تم بھی میری ملاقات کا شوق رکھتے ہو تو میری زیارت کے لئے آ جاؤ۔“ (خط پڑھ کر) وہ کہے گا: ”میری کیا حیثیت کہ وہ مجھ سے پوچھے یہ تو شخص اس کا فضل و کرم ہے جب میرا رب عزوجل مجھ سے ملاقات کا مشتاق ہے تو میں بھی اس کے دیدار کا بے حد شوق رکھتا ہوں۔“

پھر شریف مرد اور پردہ نشین عورتیں سوار ہو جائیں گے تمام مرد ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اور تمام عورتیں حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور حاضر ہونے کے لئے چل پڑیں گی، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم براق پر سوار ہوں گے، آپ کے لئے لواءِ الحمد (یعنی وہ جھنڈا جو قیامت میں نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا جائے گا) لہرایا جائے گا اور وہ جھنڈا چار ہزار سبز ریشم کے کپڑوں کا ہوگا اس پر نور سے لکھا ہوا ہوگا،

”أُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ رَبِّ غَفُورٌ“ یعنی امت گناہ گار ہے اور رب عزوجل بخشنے والا ہے۔ ملائکہ اس جھنڈے کو نوری ستونوں پر باندھ کر حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سراقدم پر بلند کر کے لہرائیں گے، اس جھنڈے کے پیچھے پیچھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ساداتِ کرام کا عظیم لشکر اپنے گھوڑوں پر سوار ہاتھوں میں ”رَايَاثُ الْوِصَالِ“ یعنی قُرب و وصال کے جھنڈے لئے چلیں گے یہاں تک کہ (حضرت سیدنا) آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محل تک پہنچ جائیں گے (حضرت سیدنا) آدم علیہ السلام استفسار فرمائیں گے: ”یہ کون ہیں؟“ ملائکہ عرض کریں گے: ”یہ آپ کے بیٹے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت ہے، ان کو اللہ عزوجل نے اپنے دیدار کے لئے بلایا ہے۔“

(حضرت سیدنا) آدم علیہ السلام فرمائیں گے: ”اے میرے محبوب! اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے آنے تک ٹھہریئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے بھی بلایا ہے۔“ چنانچہ آپ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور آپ کی اولاد سے (حضرت سیدنا) شیت، (حضرت سیدنا) ہانبل، (حضرت سیدنا) ادریس علیہم السلام اور نیک لوگ گھوڑوں پر سوار ہو جائیں گے اور سب (حضرت سیدنا) موسیٰ کلیم اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلیں گے (حضرت سیدنا) موسیٰ علیہ السلام گھوڑوں کے ہنہانے اور ملائکہ کے پروں کی آواز سن کر پوچھیں گے: ”یہ کون ہیں؟“ ملائکہ عرض کریں گے: ”یہ آپ کے بھائی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔“ (حضرت سیدنا) موسیٰ علیہ السلام کہیں عرض کریں گے: ”اے میرے محبوب! اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے آنے تک ذرا رُک جائیئے میں بھی چلتا ہوں اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے بھی بلایا ہے۔“ تو (حضرت سیدنا) موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی